تذکرہ جمیل

حالات و تعلیمات و سفرنامہ

حضرت علامہ مولانا حاجی محمد جمیل نقشبندی کیلانی مدظلہ

تحریر
حضرت علامہ مولانا محمد الیسین نقشبندی قصوری

تحریک تعلیمات نقشبندیہ

کتاب	تذکرہ جمیل
مرتب	محمد یٰسین قصوری نقشبندی
سرورق	اے، ڈی گرافکس
تاریخ اشاعت	رمضان المبارک 1436ھ جولائی 2015
تعداد	**1100**
ناشر	تحریک تعلیماتِ نقشبندیہ

کتاب مفت ملنے کا پتہ

طیب کریانہ سٹور

تحریکِ تسلیمات نقشبندیہ

رینجرز ہیڈکوارٹر لاہور

0322-4757685

فہرست ذِکرِ جمیل

ابتدائیہ	۳
حمد باری تعالیٰ جل شانہ	۶
نعتِ مصطفیٰ ﷺ	۶
خاندانی پس منظر	۷
ولادت باسعادت	۱۴
تعلیم و تربیت	۱۵
مذہبی و تعلیمی خدمات	۲۰
انعقادِ محفل میلادِ مصطفیٰ ﷺ	۲۱
شرف بیعت و حصول	۲۲
اولیاء کرام سے عقیدت و محبت	۲۴
رضائے الٰہی کا حصول	۳۸
وجدانی کیفیت کی ایک مثال	۳۹
عشق رسول کی اعلیٰ مثال	۴۰
بدعات و رسومات سے نفرت	۴۱
معمولات شبانہ روز	۴۲
ذریعہ معاش	۴۴
زیارت حرمین شریفین	۴۵
پاکستان سے حجاز مقدسہ کا سفر	۵۲
بیت اللہ کی حاضری	۷۶
حجاز مقدس سے پاکستان واپسی کا سفر	۸۱
-----	۸۴
فہرست اولاد نرینہ	۸۵
دعوت میت سے متعلق تین اہم فتوے	۹۱
کرامات اولیاء	۱۰۰
سفرنامہ	۱۱۰

ابتدائیہ

صوفیاء کرام اور علماء ربانی کا ہمیشہ سے یہ طریقہ چلا آرہا ہے کہ انانیت، شہرت اور ریا کاری کی غلاظت سے اپنے دامن کو بچا کر اپنی اصلاح نفس کرتے ہیں محض رضائے الٰہی کے لیے عوام کی فلاح وتربیت کی کوشش کرتے ہیں دنیاوی طمع ولالچ سے بالاتر ہو کر اپنے خدام اور متعلقین کی اصلاح عقائد واعمال کر کے مقصد حیات حاصل کر لیتے ہیں اولیاء وصالحین کا وجود سعید یقیناً مسلمانوں کے لیے ایک نعمت غیر مترقبہ کی حیثیت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کے اس عظیم انعام پر جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے ان لوگوں کا ذکر خیر گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے جامع الصغیر اور شرح سراج المنیر میں مشہور حدیث ہے:

عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ذِکْرُ الْاَنبیاء من العبادة وذکر الصاحین کفارة

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر عبادت اور صالحین کا ذکر گناہوں کا کفارہ ہے

(حضرت علامہ محمد انوار اللہ چشتی: انوار احمدی ص ۱)

ان لوگوں کا ذکر خیر کرتے وقت رحمت باری تعالیٰ کا نزول ہوتا ہے حضرت امام سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب ''مقاصد حسنہ'' میں حضرت سفیان ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول نقل کرتے ہیں:

عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ

صالحین کا ذکر خیر کرتے وقت رحمت باری تعالیٰ کا نزول ہوتا ہے

(حضرت علامہ محمد انوار اللہ چشتی: انوار احمدی ص ۱۹)

ولی کامل حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کا شمار بھی ایسے ہی لوگوں میں ہوتا ہے زمانہ حصول علم سے آپ ہمارے مشفق ومہربان ہیں اُس وقت بھی وہ اسلوب عبادت وریاضت، تقویٰ وطہارت، امانت وصداقت، سیرت وکردار، نشست وبرخاست،

گفتار ورفتار، خورد ونوش، مزارات اولیاء پر حاضری وکسب فیض، احترام علماء ومشائخ، آداب وخدمت اساتذہ اور دیگر اوصاف حمیدہ کے سبب ادارہ کے تمام طلباء سے منفرد وممتاز تھے۔

۱۹۹۱ء میں حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے عمرہ کی شکل میں زیارت حرمین شریفین کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے اس سفر کے دوران دو عمرے کیے۔ ایک عمرہ حضرت عبداللہ (والد گرامی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے جبکہ دوسرا عمرہ اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے کیا۔ اس مبارک موقع پر محبت الٰہی اور عشق رسول ﷺ میں ڈوب کر ''سفر نامہ زیارت حرمین شریفین'' مرتب کیا۔ چند عقیدتمند نوجوان آپ سے یہ سفر نامہ مطالعہ کی غرض سے لے گئے، انہوں نے گہری نظر سے مطالعہ کیا جس سے قلوب اذہان کو جلا اور تازگی حاصل ہوئی جس کے نتیجہ میں وہ نمازی بن گئے اپنے چہرے پر داڑھی مبارک سجالی اور سروں پر دستار رکھنے کی سعادت حاصل کر لی سفر نامہ واپس کرتے وقت انہوں نے اس کی اہمیت وتاثیر کے پیش نظر اس کی اشاعت کا مشورہ دیا۔ حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے بھی اس کی اشاعت کا پروگرام بنالیا۔

کتاب ''ذکر جمیل'' کے دو باب ہیں۔ پہلا باب ولی کامل حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کے مختصر مگر جامع احوال وآثار جبکہ دوسرا باب سفر نامہ زیارت حرمین شریفین'' پر مشتمل ہے۔ ''سفر نامہ'' حضرت حاجی صاحب مدظلہ العالی کی تحریر ہے۔

عشق نبی کا جب سے حاصل ہوا قرینہ
ایک آنکھ میں ہے مکہ ایک آنکھ میں مدینہ

سفر نامہ ایک کامل معلم کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کے مطالعہ سے روح کو جلا اور دل کو سرور حاصل ہوتا ہے۔ باادب حج یا عمرہ ادا کرنے کا ذوق پیدا ہوتا ہے یہ کاوش قابل تحسین ہے اللہ تعالیٰ بوسیلہ مصطفےٰ ﷺ قبول فرمائے اور قارئین کو مستفید ومستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

خدا لگتی بات تو یہ ہے کہ حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ علم وعمل، تعلیم و تربیت اور روحانی کمالات کے حوالہ سے جامع شریعت وطریقت، مصلح اعظم عصر حاضر حضرت علامہ مفتی محمد عبدالغفور شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے صحیح جانشین ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ظاہری زندگی کی طرح بعد از وصال بھی حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ہر ہفتے میں ایک دو بار حضرت حاجی صاحب کو زیارت سے مشرف فرما کر روحانی فیوض و برکات سے فیضیاب کرتے ہیں۔

قارئین سے التماس ہے کہ اس کتاب میں کوئی خوبی پائیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصور کریں اور اگر کوئی خامی پائیں تو راقم الحروف کی کم علمی کوتاہی پر محمول کریں۔ مطلع کرنے پر فراغ دلی سے تسلیم کر لیا جائے گا بلکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تلافی کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆

حمد باری تعالیٰ جل شانہٗ

الٰہی ! حمد سے عاجز ہے یہ سارا جہاں تیرا
جہاں والوں سے کیونکر ہو سکے ذکر و بیاں تیرا
زمین و آسمان کے ذرے ذرے میں تیرے جلوے
نگاہوں نے جدھر دیکھا نظر آیا نشاں تیرا
ٹھکانہ ہر جگہ تیرا سمجھتے ہیں جہاں والے
سمجھ میں آ نہیں سکتا ٹھکانہ ہے کہاں تیرا
تیرا محبوب پیغمبر تیری عظمت سے واقف ہے
کہ سب نبیوں میں تنہا ہے وہی اک راز داں تیرا
جہانِ رنگ و بو کی وسعتوں کا راز داں تو ہے
نہ کوئی ہمسفر تیرا، نہ کوئی کارواں تیرا
تیری ذات معلیٰ آخری تعریف کے لائق
چمن کا پتہ پتہ روز و شب ہے نغمہ خواں تیرا

ترجمہ نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۔ اے بادِ صبا! جب مدینہ طیبہ میں تیرا گزر ہو تو آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں میرے حالات کے بارے میں عرض کر دینا۔

۲۔ یا رسول اللہ! آپ تمام جہان کے بادشاہ ہیں، آپ مجھ ناچیز پر بھی نظر کرم فرمائیں۔

۳۔ عشق و محبت سے سرشار یہ میری جان لے جا اور آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اطہر پر قربان کر دے۔

۴۔ خواہ جامی آپ کی عنایت و مہربانی سے پہلے بھی فیضیاب ہو چکا ہے۔ اے خدا! یہ

شفقت و مہربانی دوبارہ فرمائیں

☆☆☆☆☆

۱﴾ یارسول اللہ! آپ کے غم فراق میں میرا جسم ناکارہ اور میری جان پارہ پارہ ہوگئی میرا دل گناہوں کے سبب غم و اندوہ میں مبتلا ہو کر بالکل بے کار ہو گیا ہے۔

۲﴾ یارسول اللہ! اگر میرا نصیبہ بیدار ہو جائے اور آپ مجھ نادار مسکین کی طرف تشریف لے آئیں میرے پاس تو کوئی ایسی چیز نہیں جو حضور عالی کے روبرو شایان شان پیش کر سکوں۔ ہاں جس مقام پر آپ کے نعلین پاک کا نشان پڑے گا۔ میں ضرور اس پر اپنی جان مشتاق قربان کر دوں گا۔

۳﴾ جو کچھ میں نے کیا ہے اس پر سخت پریشان ہوں اور گناہوں کے سبب میرا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے۔ یارسول اللہ! میں بے حد شرمندہ ہوں' میں نہایت شرمندہ ہوں اور از حد شرمندہ ہوں۔

۴﴾ میں آپ کی شراب محبت سے مست ہوں اور آپ کی زنجیر غلامی کا پابند ہوں۔ یارسول اللہ! میں یہ نہیں کہتا کہ مجھ کو کچھ آتا ہے یا میں کسی کام کے لائق ہوں۔

۵﴾ یارسول اللہ! جب آپ گناہگاروں کی شفاعت کے لیے بحضور پروردگار کمر ہمت باندھیں تو جامی گناہگار کی آپ سے یہ التجا ہے کہ اس حالت پریشانی میں مجھ کو فراموش نہ فرمائیں۔

خاندانی پس منظر

حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ آرائیں برادری کے چشم و چراغ ہیں۔ یہ خاندان جدی پشتی زمانہ قدیم سے دوگیج ٹاؤن نزد رینجرز ہیڈ کوارٹرز، غازی روڈ لاہور میں آباد چلا آرہا ہے۔ عبادت و ریاضت، امانت و دیانت، شرافت و خدا ترسی، حسن عقائد و نظریات اور مہمان نوازی ایسے اوصاف کے اعتبار سے اس خاندان کو عزت و احترام کی نگاہ سے

دیکھا جاتا تھا اور دیکھا جا رہا ہے۔ تعمیر مسجد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا، اس کی نگرانی کرنا، اسے آباد کرنا اور تمام نجی مسائل کا حل اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تلاش کرنا اس کی امتیازی خصوصیات ہیں، پہلے یہ خاندان ''آرائیں برادری'' کے ساتھ مشہور تھا بعد میں ''مہروں کا خاندان'' کے ساتھ مشہور ہوا۔ اب اسی نام سے جانا اور پہچانا جاتا ہے۔

اس خاندان کے چند اہم افراد کے اسماء گرامی یہ ہیں: حضرت میاں جلال دین، حضرت میاں تاج دین، حضرت علامہ مفتی محمد عبد الغفور نقشبندی شرقپوری، حضرت میاں محمد لطیف اور حضرت میاں محمد شفیع رحمہم اللہ تعالیٰ۔ ان بزرگوں کا مختصر تعارف سطور ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت میاں جلال دین رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے زمانے میں آرائیں برادری کے سربراہ تھے۔ ہر وقت عبادت و ریاضت اور، اوراد، وظائف میں رہنا طرہ امتیاز تھا۔ دنیاوی معاملات سے دور رہنے کے لیے زیادہ وقت مسجد میں گزارتے تھے۔ مشہور ہے کہ انہوں نے بطور ذریعہ معاش تا حیات کوئی کام نہیں کیا۔ تہجد گزار، حق گو اور حسن اخلاق وغیرہ اوصاف کے حامل تھے۔ مہمان نوازی محبوب مشغلہ تھا۔ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی 1928ء) کے دست اقدس پر اعزاز بیعت حاصل کیا اور تربیت پائی۔ ایک دفعہ خواب میں حضرت میاں صاحب شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور شرقپور شریف میں حاضر ہونے کی تلقین ہوئی۔ ولی کامل کی طرف سے اشارہ پاتے ہی شرقپور شریف میں حاضر ہو گئے۔ جب حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی تو دریافت کیا کہ بیلیا! آپ کس مقصد کے لئے آئے ہیں؟ عرض کیا: حضور! اللہ تعالیٰ کا راستہ پوچھنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: بیلیا! میں بھی اس کے راستے کا متلاشی ہوں۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیعت سے مشرف کیا اور وظائف کی بھی تلقین فرمائی۔ اعزاز بیعت حاصل کرنے کے بعد عبادت و ریاضت، تلاوت قرآن اور وظائف میں مزید ذوق پیدا ہوا جو زندگی بھر ترقی پذیر رہا۔

مستری محمد شریف آف دوگنج شریف، لاہور نے ایک دفعہ اپنے مرشد کامل حضرت سید محمد ابراہیم شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی 1967ء) کی خدمت میں حضرت میاں جلال دین رحمہ اللہ تعالیٰ کی کثرت عبادت وریاضت، خشوع وخضوع اور التزام تہجد کا ذکر کیا تو ساتھ ہی دریافت کیا: حضور! ان کی کوئی کرامت دیکھنے میں نہیں آئی؟ شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: اس کثرت عبادت اور التزام تہجد سے بڑھ کر کون سی کرامت ہو سکتی ہے؟ آپ اسم بامسمیٰ تھے۔ چہرہ بارعب، باوقار، روشن اور داڑھی مبارک سے مزین تھا۔ پیر ومرشد کے فدائی اور پیرخانہ سے انتہائی درجہ کی عقیدت ومحبت رکھتے تھے۔ اپنے پوتے ''محمد عبدالغفور'' کو پیر خانہ کے ادارہ ''جامع حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ'' میں داخل کروایا جو ممتاز عالم دین بنے اور ''جامع شریعت وطریقت، مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبدالغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے نام سے مشہور ہوئے'' حضرت میاں جلال دین رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 1984ء میں وصال فرمایا۔ قبرستان دوگنج ٹاؤن، برلب غازی روڈ لاہور میں مدفون ہوئے۔

حضرت میاں تاج دین رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت میاں جلال دین رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں دوگنج ٹاؤن شریف، لاہور میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں ہی قرآن پاک پڑھ لیا تھا۔ میٹرک تک سکول کی تعلیم حاصل کی۔ عابد وزاہد وتہجد گزار تھے۔ کچھ عرصہ محکمہ ریلوے میں خدمات انجام دیتے رہے۔ بعد میں ریلوے کی نوکری چھوڑ کر سنت رسول ﷺ تصور کرتے ہوئے تجارت کو ذریعہ معاش بنایا۔ اپنی دکان بنا لی اور نہایت امانت داری سے دکان چلاتے رہے۔ اذان ہونے پر نماز کے لیے باقاعدگی سے دکان بند کر دیتے۔ خشوع خضوع اور اطمینان کے ساتھ نماز پڑھنے کے بعد دوبارہ دکان کھول لیتے۔ دکان کے تمام سامان کی مالیت کا حساب لگا کر باقاعدگی سے ہر سال زکوٰۃ ادا کرتے تھے۔ کم گو، خداترس، محب خلق خدا، بااصول اور انصاف پسند تھے۔ امور مسجد میں گہری دلچسپی لیتے۔ فجر کی نماز کے بعد اپنے گھر اہل محلہ کے بچوں کو محض رضائے الٰہی کے لیے قرآن کریم کی تعلیم دیتے۔ حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی صاحب

دامت برکاتہم العالیہ نے بھی قرآن پاک آپ سے پڑھا۔ والد گرامی کی اجازت سے حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری المعروف حضرت کرمانوالے رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا اور تربیت پائی۔ اپنے پیر ومرشد سے انتہائی درجہ کی عقیدت ومحبت رکھتے تھے اور پیرخانہ کے بھی آداب بجالاتے۔ مرشد کامل کے صاحبزادگان کو بھی مرشد کا مقام دیتے اور ان کا دلی احترام کرتے تھے۔ مسجد نور (چینی مسجد نزد مغلپورہ پھاٹک، لاہور) میں حاضر ہوتے اور مولوی چراغ دین رحمہ اللہ تعالیٰ سے تربیت حاصل کرتے۔ مولوی چراغ دین رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت کرنے، ان کے حکم کی تعمیل کرنے اور ان کے پاس حاضری کو اپنی سعادت تصور کرتے تھے۔ آپ عاشق رسول ﷺ تھے۔ حضور انور ﷺ کا ذکر کرتے یا سنتے وقت آنکھوں میں آنسو آجاتے تھے۔ نعت مصطفیٰ بڑی محبت سے سنتے تھے۔ مزارات اولیاء پر حاضری دیتے اور کسب فیض کرتے۔ شرقپور شریف، حضرت کرمانوالہ شریف اور کیلیانوالہ شریف میں اعراس کی تقریبات میں باقاعدگی سے حاضر ہوتے تھے۔ کئی بار زیارت حرمین شریفین کا شرف حاصل کیا۔ آداب کو بجا لاتے ہوئے بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حاضری کی سعادت حاصل کی۔ عجز وانکساری کا مجسمہ تھے۔ اپنے اسم گرامی کے ساتھ لفظ ''حاجی'' استعمال نہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے کئی صاحبزادے عطا فرمائے۔ اپنے صاحبزادگان میں سے ایک کو ممتاز عالم دین بنایا اور ایک کو حافظ قرآن (حاجی حافظ محمد مشتاق صاحب) بنایا۔ 1998ء میں دوگنج شریف میں وصال پایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ☆ قبرستان دوگنج ٹاؤن، لاہور میں مدفون ہوئے۔

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اسی خاندان کے چشم وچراغ تھے۔ آپ 1938ء میں دوگنج ٹاؤن لاہور کینٹ میں حضرت میاں تاج دین رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پیدا ہوئے۔ دادا جان حضرت میاں جلال دین رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''محمد عبدالغفور'' نام تجویز کیا۔ تعلیم کا آغاز قرآن کریم سے کیا۔ ابتدائی تعلیم (چار جماعت تک) گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول، صدر لاہور سے حاصل کی۔ 1952ء میں دادا جان کے حکم کی تعمیل اور والد

گرامی کی خواہش کے احترام میں ''جامع حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ'' شرقپور شریف میں داخل ہوئے۔ وقت کے ممتاز شیوخ سے علوم اسلامیہ کی تکمیل کی۔ از ابتدا تا کتب موقوف علیہ کی تکمیل اسی ادارے سے کی۔ دورہ حدیث کی سعادت دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور سے حاصل کی۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد شاہ قادری، حضرت علامہ مفتی محمد مہر دین جماعتی نقشبندی اور حضرت علامہ حافظ محمد علی پسروری رحمھم اللہ تعالیٰ سے علمی استفادہ کرنے کا شرف حاصل کیا۔ حضرت علامہ محمد عبدالغفور الوری، حضرت علامہ مفتی سید مزمل حسین شاہ نقشبندی دامت برکاتہما العالیہ اور حضرت علامہ سید طالب حسین شاہ گردیزی رحمہ اللہ تعالیٰ علماء آپ کے ہم سبق تھے۔ ''جامع حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ'' شرقپور شریف دارالمبلغین حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اور جامع نظامیہ رضویہ (لاہور) میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ 1968ء میں جامع فاروقیہ رضویہ گوجر پورہ، لاہور کی بنیاد رکھی جس میں تاحیات تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ حضرت علامہ مفتی محمد اشرف نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت علامہ مولانا محمد دلاور حسین صاحب، حضرت علامہ مولانا محمد عارف صاحب (اوکاڑہ) حضرت علامہ مولانا محمد جمیل نقشبندی صاحب، حضرت علامہ مولانا محمد فاروق نورانی صاحب اور حضرت مولانا حاجی محمد عبدالرؤف نورانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ وغیرہ آپ کے تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔ مختلف مساجد میں امامت وخطابت کی خدمات انجام دیتے رہے تقریباً عرصہ پچاس سال تک تدریس فرماتے رہے۔ طلباء سے شفقت ومہربانی سے پیش آتے۔ لباس سنت کے مطابق تہبند، کرتا، دستار اور ٹوپی پر مشتمل تھا۔ جوتا سادہ ودیسی استعمال کرتے تھے۔ آپ عاشق رسول ﷺ تھے۔ ذکر رسول ﷺ کرتے اور سنتے وقت آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ کئی بار رسالت مآب ﷺ کی خواب میں زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ ایک سے زائد مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری سے بہرہ ور ہوئے۔ مدینہ طیبہ میں بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حاضری کی سعادت حاصل کی۔ حضرت میاں غلام اللہ المعروف ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست

اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا۔ مرشد کامل کے خادم ومنظور نظر تھے۔ سیاسی اعتبار سے جمعیت علماء پاکستان کے رکن بلکہ مرکزی مجلس شوریٰ کے ممبر تھے۔ قائد ملت اسلامیہ امام شاہ احمد نورانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مداح اور ان سے گہرے تعلقات تھے۔ عقائد واعمال کے لحاظ سے ٹھوس تھے عوام کی اصلاح وتربیت کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے تھے۔ جامع شریعت وطریقت تھے صاحب کرامت بزرگ تھے۔ تصوف وروحانیت میں حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کا مقام، جامعہ فاروقیہ رضویہ عظیم یادگار، علمی وتحقیقی تصانیف مبارکہ اور صاحبزادگان کا تدریسی وعلمی لحاظ سے جانشین ہونا، آپ کی زندہ کرامات ہیں۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت ابوالبرکات سید احمد شاہ قادری اور حضرت علامہ مفتی عبدالعزیز رحمھم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت وخلافت حاصل تھی۔ سلسلہ رشد وہدایت بھی جاری کیا۔ کثیر تعداد میں آپ کے مریدین وخدام اور عقیدتمند ہیں۔ مریدین کی اکثریت علماء اور حفاظ ہیں۔ ''کیا نمازی کے پاس باآواز ذکر جائز ہے'' اور ''درود ابراہیمی کی افضلیت'' دونوں آپ کی علمی وتحقیقی یادگار تصانیف ہیں۔ حضرت مولانا حاجی محمد عبدالرؤف نورانی ناظم اعلیٰ جامعہ فاروقیہ رضویہ، لاہور اور حضرت علامہ مولانا محمد فاروق نورانی ناظم تعلیمات جامع فاروقیہ رضویہ، لاہور دونوں آپ کے صاحبزادگان ہیں۔ دونوں صاحبزادگان والد گرامی کے جانشین ہیں۔ اور آپ کے مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ آپ نے 2007ء میں وصال پایا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ☆ قبرستان شاہ بدر دیوان، گوجر پورہ برلب گھوڑے شاہ روڈ، لاہور میں مدفون ہوئے۔

حضرت میاں محمد لطیف رحمہ اللہ تعالیٰ اس خاندان کے ایک ممتاز فرد اور حضرت علامہ حاجی محمد جمیل دامت برکاتہم العالیہ کے چچا تھے۔ خاندانی روایت کے مطابق عابد وزاہد اور شب زندہ دار تھے۔ نماز جمعۃ المبارک حضرت مولوی چراغ دین نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مسجد نور (مغلپورہ، لاہور) میں پڑھتے۔ مولوی صاحب کے تربیت یافتہ اور عقیدت مند تھے۔ اولیاء کرام سے دلی عقیدت رکھتے تھے۔ مزارات اولیاء پر حاضری دیتے اور اکتساب فیض کرتے

فرمایا کرتے تھے کہ ہر گاؤں یا محلہ میں ہمہ وقت ایک ولی کامل ضرور ہوتا ہے۔ حضرت مفتی محمد عبدالغفور نقشبندی شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

محمد لطیف'' ولی کامل تھے۔

حضرت میاں محمد شفیع رحمۃ اللہ تعالیٰ 'خاندان مہراں'' کے ایک اہم فرد تھے۔ 1918ء کو دوگنج ٹاؤن، لاہور کینٹ میں میاں محمد علی کے ہاں پیدا ہوئے۔ پابند صوم وصلوۃ، تہجد گزار اور سیرت وکردار کے لحاظ سے ممتاز تھے۔ زراعت کو ذریعہ معاش بنایا اور تاحیات زراعت پیشہ رہے۔ حضرت سید محمد ابراہیم شاہ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر بیعت تھے۔ ایک دفعہ کرمانوالہ شریف میں حاضر تھے کہ حضرت کرمانوالہ سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا: صوفی صاحب! آپ کون ہوتے ہیں؟ عرض کیا: حضور! ہم آرائیں ہوتے ہیں۔

فرمایا:

نہیں! آپ ''مہر'' ہیں۔ شاہ صاحب کے فرمانے کے بعد آپ کا سارا خاندان ''مہروں کا خاندان'' کہلانے لگا اور اسی نام سے مشہور ہوا حتیٰ کہ اب تک اسی نام سے پکارا اور لکھا جاتا ہے۔ حلال وحرام میں تمیز کرتے۔ ناجائز اور حرام امور سے اجتناب کرتے۔ حضرت مولوی چراغ دین نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے دلی عقیدت رکھتے تھے۔ حضرت مولوی چراغ دین رحمۃ اللہ تعالیٰ کی زیرنگرانی ہل جوتتے اور کھیتوں کو پانی لگاتے۔ حاضری کا ایک مقصد اصلاح نفس تھا۔ روحانی تربیت یافتہ ہونے کے آثار چہرے پر نمایاں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں سے اور ایک بیٹی سے نوازا۔ بیٹوں کے نام یہ ہیں:

(۱) محمد یٰسین صاحب، (۲) حاجی محمد منیر صاحب، اور (۳) حضرت مولانا حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ۔

1997ء میں وصال کیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

☆ قبرستان دوگنج ٹاؤن، برلب غازی روڈ، لاہور میں مدفون ہوئے۔

ولادت باسعادت

حضرت علامہ مولانا حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ 1959ء میں حضرت میاں محمد شفیع رحمۃ اللہ تعالیٰ (متوفی 1997ء) کے ہاں دوگنج شریف، لاہور میں پیدا ہوئے۔ والدین نے ''محمد جمیل'' نام تجویز کیا۔ آپ اسم بامسمی ہیں جس کی وضاحت کی ہرگز ضرورت نہیں۔ شیرخوارگی کے زمانہ میں (ڈیڑھ سال کی عمر میں) والدہ محترمہ وصال کرگئیں۔ دادی جان نے شفقت ومحبت سے پرورش کی۔ آپ تین بھائی اور ایک بہن ہیں۔ دونوں بھائی بڑے ہیں مختصر سلسلہ نسب یوں ہے:

محمد جمیل بن میاں محمد شفیع بن میاں محمد علی بن میاں محمد گھنا بن میاں محمد ماہی رحمہم اللہ تعالیٰ۔ گھریلو ماحول مذہبی وروحانی تھا۔ سن شعور کو پہنچتے ہی نماز کا آغاز کردیا جس میں کبھی تعطل نہیں آیا۔ تعلیم کا آغاز قرآن کریم سے کیا۔ حضرت حاجی میاں تاج دین رحمۃ اللہ تعالیٰ (تایاجان) سے قرآن مجید پڑھا۔ درود پاک، ماثورہ دعائیں اور قرآن کریم کی آخری سورتیں بچپن میں یاد کرلی تھیں جن کو دیگر مواقع کے علاوہ رات کو سونے سے قبل بطور وظیفہ پڑھتے ہیں۔ بقول والد گرامی حضرت میاں محمد شفیع رحمۃ اللہ تعالیٰ آپ خواب میں بھی تلاوت قرآن کریم کیا کرتے تھے۔

حلیہ مبارک:

حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کا حلیہ مبارک کچھ یوں بیان کیا جاسکتا ہے:

رنگ سفید، قد میانہ، چہرہ روشن، داڑھی مبارک مطابق سنت، سفید لباس، لبوں پر مسکراہٹ، آنکھوں میں ولایت کی چمک، پیشانی منبع انوار، گفتار ورفتار میں میانہ روی، بھوئیں متوازن اور دانت موتیوں کی طرح چمکدار۔

تعلیم وتربیت:

قرآن کریم پڑھنے کے بعد والد گرامی نے سکول میں داخل کروادیا۔ پرائمری (پانچ جماعت) تک ایم۔سی پرائمری سکول جوڑے پل، غازی روڈ لاہور میں تعلیم حاصل کی۔ گالی گلوچ، چوری چکاری، اور عادات بد سے آپ کو سخت نفرت تھی۔ اسلامیات کی کتب کے مطالعہ کے دوران آپ پر رقت طاری ہوجاتی تھی۔ اشک بار آنکھوں اور حالت کیفیت میں طالب علم ساتھیوں سے الگ تھلگ بیٹھا کرتے تھے۔ راقم الحروف کے ناقص خیال کے مطابق بچپن میں وجدانی وروحانی کیفیت کا غلبہ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے بعد یہ پہلی مثال ہے۔ بچپن کے زمانہ سے آپ پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل اور رسول رحمت ﷺ کی نظر عنایت ہے۔

1968ء میں آپ کے والد گرامی حضرت محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی 1997ء) کے مشورہ سے استاد العلماء حضرت علامہ مفتی محمد عبد الغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی 2007ء) آپ کو اپنے ساتھ "جامع مسجد سید والی" باغبانپورہ، لاہور میں لے گئے۔ اور شعبہ حفظ القرآن میں داخل کروادیا۔ حفظ قرآن کے استاد گرامی حضرت قاری محمد اسلم نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ تھے۔ جو حضرت سید علی حسین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ (علی پور شریف) کے مرید اور ولی کامل تھے۔ صاحب کرامت بزرگ تھے۔ "جامع مسجد سید والی" کے اوپر رہائش پذیر تھے۔ مؤذن مسجد مقبول احمد ان کی ایک مشہور کرامت یوں بیان کرتے ہیں کہ میں عشاء کی نماز کے بعد مسجد کے دروازے بند کر کے تالا لگا دیتا تھا۔ تالا کھولے بغیر کسی بھی شخص کا اندر داخل ہونا اور باہر جانا ناممکن تھا۔ لیکن میں نے کئی بار دیکھا کہ قاری محمد اسلم نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ مسجد میں کھڑے ہو کر نماز تہجد ادا کر رہے ہیں اور فراغت پر مسجد سے غائب ہیں۔

چند ماہ تک شعبہ حفظ میں زیر تعلیم رہنے کے بعد حضرت حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت

برکاتہم العالیہ نے ایک دن حضرت علامہ مفتی عبد الغفور نقشبندی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ عرض کیا: حضور! میں حفظ قرآن کی بجائے شعبہ درس نظامی میں داخل ہو کر علوم اسلامیہ پڑھنا چاہتا ہوں۔ حضرت مفتی صاحب نے آپ کی بات تسلیم کر لی اور درس نظامی کا آغاز کرادیا۔

جناب انجینئر بابر سعید نقشبندی صاحب کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت مفتی محمد عبد الغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا کہ تعلیم کے دوران محمد جمیل مدرسہ سے تعلیم چھوڑ کر گاؤں واپس چلا گیا، میں اسے لانے کے لیے بذریعہ سائیکل گاؤں پہنچا۔ جب گھر میں رابطہ کیا گیا، معلوم ہوا کہ وہ مویشی چرانے کے لیے کھیتوں میں گیا ہوا ہے۔ میں کھیتوں میں پہنچا تو وہ مصروف عمل تھا۔ اسے جامعہ میں واپس جانے کا کہا گیا تو جواب دیا: میں کل آجاؤں گا۔ میں نے اسی وقت جانے کے لیے کہا اور سائیکل پر بٹھا کر جامعہ میں لے آیا۔ بعد ازاں انہوں نے مدرسہ چھوڑنے کی ہرگز کوشش نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، رسول کریم ﷺ کی نظر عنایت اور حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے فیض سے وہ ممتاز عالم باعمل بنے۔

1970ء میں باقاعدہ پلاٹ خرید کر جامعہ فاروقیہ رضویہ، باغبانپورہ، لاہور کی بنیاد رکھی گئی۔ جامعہ کی بنیاد حضرت علامہ مفتی محمد عبد الغفور نقشبندی شرقپوری، حاجی محمد ابراہیم رحمہم اللہ تعالیٰ اور حضرت علامہ محمد جمیل نقشبندی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے مبارک ہاتھوں سے رکھی گئی۔ تین معزز ہستیوں کے مبارک ہاتھوں کی برکتوں، دعاؤں اور حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی شبانہ روز محنت سے جامعہ ترقی کی راہ پر گامزن رہا حتیٰ کہ اب وطن عزیز پاکستان کے صف اول کے مدارس میں شمار ہوتا ہے۔ حضرت علامہ مولانا حاجی محمد جمیل نقشبندی مدظلہ العالی جامعہ کے بانیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اور اس عظیم ادارے کا پہلے طالب علم ہونے کا بھی اعزاز رکھتے ہیں۔ حضرت حاجی صاحب مدظلہ العالی تمام اساتذہ کرام بالخصوص حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا دلی احترام کرتے، آداب بجالاتے، اور خدمت کرنا سعادت تصور کرتے تھے

پورا زمانہ تعلیم حضرت حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ استادِ گرامی حضرت علامہ مفتی محمد عبدالغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت کرتے رہے۔ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ، اور ان کے اہلِ خانہ کے کپڑے دھوتے۔ سر اور پاؤں دبانے اور تیل سے مالش کرنے کی خدمت کرتے۔ عقیدت و محبت اور حصول برکت کے لیے کئی بار استادِ گرامی کے جوتے مبارک میں پانی ڈال کر نوش کیا (دورِ حاضر کے بے ادب طلباء سبق حاصل کریں قصوری) حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے مکان کی تعمیر کے وقت مزدور کی حیثیت سے خدمت سر انجام دی۔ مکان کی تعمیر مکمل ہونے پر استادِ گرامی حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بخوشی حاجی صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا: محمد جمیل صاحب! یہ فلاں کمرہ آپ کا ہے اور اس سلسلے میں آپ مجھ سے لکھوا لیں۔ کئی سال تک مہروں والا ہوٹل گھاس منڈی، باغبانپورہ، لاہور سے کھانا لانے کی خدمت انجام دیتے رہے۔

جب جامعہ فاروقیہ رضویہ "سید والی مسجد" سے گوجر پورہ، لاہور میں منتقل ہوا تو ایک عرصہ تک وسائل نہ ہونے کے سبب جامعہ میں لائٹ کا انتظام نہیں تھا۔ رات کو طلباء موم بتیوں اور لالٹینوں کے ذریعے مطالعہ کرتے اور بغیر پنکھے کے سوتے تھے۔ طلباء کے سونے کے بعد انہیں مہمان رسول ﷺ تصور کرتے ہوئے حاجی صاحب رات کو پنکھا جھلتے تھے۔ یہ سلسلہ ایک عرصہ تک جاری رہا۔ ایک رات طلباء کے ساتھ ایک قاری صاحب کو بھی پنکھا جھل رہے تھے کہ وہ اچانک بیدار ہو گئے اور انہوں نے یہ واقعہ حضرت مفتی صاحب سے عرض کر دیا۔ اس کے بعد حاجی صاحب نے پنکھا جھلنے کا سلسلہ ختم کر دیا۔

زمانہ طالب علمی کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ ایک طالب علم نے حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں عشاء کی نماز کے بعد شور ڈال رکھا تھا۔ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے تمام طلباء کو جمع کیا اور ان سے انفرادی طور پر حصول علم کا مقصد دریافت کیا۔ ہر طالب علم نے اپنی دانست و سوچ کے مطابق جواب دیا۔ آخر میں حضرت حاجی صاحب سے

حصول علم کا مقصد دریافت کیا تو انہوں نے جواب دینے کے لیے قدرے توقف سے کام لیا اور مشہور ولی کامل حضرت سید میر جان کابلی رحمہ اللہ تعالیٰ (مزار اقدس محلہ بیگم پورہ، باغبانپورہ، لاہور) کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کی طرف سے روحانی طور پر جواب کے منتظر رہے۔ ان کی طرف سے حکم ہوا کہ آپ جواب دیں: "میں اس مقصد کے لیے علم حاصل کرتا ہوں کہ بیگم پورہ شریف کی گلیوں کے آداب سیکھ لوں" جونہی یہ جواب عرض کیا تو حاجی صاحب پر رقت طاری ہو گئی اور دو گھنٹے تک آنسو بہاتے رہے۔ جواب سنتے ہی حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ پر بھی کیفیت طاری ہو گئی اور تھوڑی دیر تک نہایت خاموشی سے بیٹھنے کے بعد اپنے گھر تشریف لے گئے۔ حاجی صاحب رات بھر ایک لمحہ کے لیے بھی نہ سو سکے بلکہ تمام رات وجدانی کیفیت طاری رہی اور آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب بھی جاری رہا۔

حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے موقوف علیہ تک درس نظامی کی کتب جامعہ فاروقیہ رضویہ، باغبانپورہ، لاہور میں پڑھیں لیکن دورہ حدیث جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاہو، لاہور سے کیا۔ مشہور اساتذہ کرام کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) مفسر قرآن حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ، (۲) استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی عبدالغفور نقشبندی شرقپوری، (۳) حضرت مفتی محمد اشرف نقشبندی، (۴) حضرت علامہ مفتی محمد عبدالغفور صاحب (بھائی پھیرو)، (۵) حضرت علامہ مفتی محمد یونس نعیمی، (۶) حضرت قاری محمد اسلم نقشبندی جماعتی اور (۷) حضرت حاجی میاں تاج دین رحمہم اللہ تعالیٰ۔

زمانہ طالب علمی میں اساتذہ کرام کو حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے کبھی شکوہ و شکایت نہیں ہوئی۔ اساتذہ کرام کی شفقتیں، نوازشیں اور دعائیں آپ کے شامل حال رہیں۔ ماحضر پیش کرنے اور خدمت کے سبب علامہ غلام رسول سعیدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ آپ کو دیکھتے ہی فرماتے: غریب نواز تشریف لے آئے ہیں۔ علامہ سعیدی

صاحب دامت برکاتہم العالیہ اپنے نجی کاموں کے لیے بھی تلامذہ میں سے حضرت حاجی صاحب کا انتخاب کرتے تھے۔ حضرت علامہ مفتی محمد عبدالغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفقت سے ''شہاب الدین'' کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ حضرت علامہ مفتی محمد اشرف نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اہل خانہ سے مخاطب ہو کر کئی بار فرمایا: عمل اور زہد کے حوالہ سے حاجی محمد جمیل نقشبندی صاحب کے مقابلے میں، میں تو کچھ بھی نہیں۔ حضرت قاری محمد اسلم نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علامہ مفتی محمد عبدالغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے کئی بار عرض کیا: مفتی صاحب! ''محمد جمیل صاحب کو معمولی طالب علم نہ سمجھنا کیوں کہ یہ صاحب مرتبہ و مقام ہیں'' حضرت علامہ محمد عبدالغفور صاحب (بھائی پھیرو) اور حضرت علامہ محمد یونس نعیمی رحمہما اللہ تعالیٰ دونوں شفقت و محبت سے معمور آواز میں آپ کو ''صوفی باصفا'' کہہ کر پکارتے تھے حضرت میاں تاج دین رحمہ اللہ تعالیٰ آپ کے مرتبہ و مقام کے پیش نظر دلی احترام کیا کرتے۔ زندگی کے آخری ایام تک روزانہ کم از کم ایک مرتبہ ضرور دکان یا گھر میں ملاقات کرنے کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔ اسی طرح حاجی صاحب بھی ان کے پاس چلے جاتے تھے۔

1977ء میں حضرت حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے امتحانات میں شامل ہوئے اور امتیازی حیثیت سے کامیابی حاصل کی۔ طلباء جامعہ نعیمیہ، لاہور میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ جامعہ نعیمیہ لاہور کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے سالانہ جلسہ دستار فضیلت و تقسیم اسناد کے پر مسرت موقع پر قائد اہل سنت حضرت امام شاہ احمد نورانی صدیقی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس سے دستار فضیلت حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔

علوم اسلامیہ کی تکمیل کے بعد حضرت علامہ مفتی محمد عبدالغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کو کئی بار جامعہ فاروقیہ رضویہ، باغبانپورہ، لاہور میں تدریس کی دعوت دی گئی لیکن آپ کی طرف سے یہ جواب

دیا گیا کہ: اپنے علم پر عمل کرنا، اپنے نفس کی اصلاح و تربیت کرنا اور اسے سبق پڑھانا، غیر کو سبق پڑھانے سے بہتر ہے۔

مذہبی و تبلیغی خدمات:

حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ نے مذہبی و تبلیغی خدمات کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ انفرادی و اجتماعی طور پر علاقہ بھر کے لوگوں کی اصلاح عقائد و اعمال اور تربیت کے لیے کوشاں رہے۔ آپ کی تبلیغی خدمات کے نتیجہ میں کثیر تعداد میں لوگ نمازی بنے، والدین کے فرمانبردار بنے، حاجی بنے، عاشق رسول ﷺ بنے، صحیح العقیدہ سنی بنے اور داڑھی مبارک کے حامل بنے۔ 1982ء سے تا حال (عرصہ تقریبا 28 سال) جامع مسجد عثمانیہ ذی النورین، گوجرپورہ، غازی روڈ لاہور، میں محض تبلیغ دین اور عوام کی اصلاح عقائد و اعمال کے نظریہ سے جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں۔ دوران خطاب بھی حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ پر وجدانہ کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ عشق و محبت میں ڈوب کر رسول اعظم ﷺ کے کمالات، فضائل، خصائص، معجزات، اور تعلیمات بیان کرتے ہیں۔ آپ سامعین کی طبیعت سے واقف ہیں اور سامعین آپ کی طبیعت سے آگاہ۔ اکثر خود بھی عشق رسول ﷺ میں آنسو بہاتے ہیں اور مؤثر گفتگو سے سامعین کو بھی آنسو بہانے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ عرصہ پچیس سال تک جامعہ تعلیم الاسلام، دوگنج ٹاؤن، لاہور میں (جس کے بانی و ناظم بھی خود ہیں) مقامی بچوں کو محض رضائے الٰہی اور خوشنودی مصطفےٰ ﷺ کے لیے قرآن کی تعلیم اور تربیت فرما رہے ہیں۔ علاقہ بھر کے لوگ حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔ اپنے بچوں کو دم کروانے یا ان کے لیے تعویذ (نقش) حاصل کرنے کے لیے آتے ہیں آپ محض رضائے الٰہی اور خدمت خلق کے جذبہ سے بچوں کو دم کرتے ہیں یا پانی پر دم کر کے پلانے کے لیے عنایت فرماتے ہیں۔ نرینہ اولاد سے محروم لوگ بھی حاضر ہوتے ہیں۔

ان کو نقش عنایت کرتے ہیں۔ آپ کے عطا کردہ نقش کے باعث اب تک اللہ تعالیٰ نے نرینہ
اولاد سے محروم والدین کو سولہ (16) بچے عطا فرمائے ہیں۔ ہر آنے والے شخص کو صوم وصلوٰۃ کی
مئوثر انداز میں تلقین وتاکید کرتے ہیں۔ خواتین سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتے بلکہ انہیں اپنے
بھائی یا باپ کو بھیجنے کا حکم دیتے ہیں۔ علم وعمل، کثرت عبادت وریاضت، تقویٰ طہارت، خلوص و
حسن اخلاق اور دیگر اوصاف حمیدہ کے باعث نہ صرف اہل دوگنج شریف (لاہور کینٹ) بلکہ
علاقہ بھر کے لوگ حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو عالم ربانی اور ولی کامل سمجھتے ہیں
پرکشش روحانی شخصیت کے سبب آپ ہر دلعزیز اور عقیدت ومحبت کا مرکز ہیں۔ یہ ایک ایسی
حقیقت ہے جس کا اعتراف اپنے بیگانے سب کرتے ہیں۔

انعقاد محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ:

لوگوں کے دلوں کو محبت رسول ﷺ سے سرشار کرنا، تعلیمات نبوی سے آگاہ کرنا اور
اصلاح عقائد واعمال کرنا، انعقاد محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ کا بنیادی مقصد ہے۔ حضرت علامہ حاجی
محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ عاشق رسول کریم ﷺ ہیں۔ عرصہ بیس سال تک آپ
اپنے ادارہ ''تعلیم الاسلام'' دوگنج ٹاؤن، لاہور میں ماہانہ محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ منعقد کرتے
رہے۔ جس میں علماء کرام، قراء حضرات، ثناء خوانان رسول ﷺ اور علاقہ بھر سے لوگ عقیدت و
محبت سے شرکت کرتے رہے۔ محفل کے اختتام پر تمام شرکاء وحاضرین کی لنگر سے تواضع کی
جاتی تھی۔ محفل کے انعقاد اور لنگر کے تمام اخراجات حضرت حاجی صاحب مدظلہ العالی اور حاجی
محمد نذیر نقشبندی دونوں برداشت کرتے تھے۔ حضرت صاحبزادہ سید میر طیب علی شاہ بخاری
دامت برکاتہم العالیہ (سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف) کی طرف سے بھی علاقائی سطح پر آپ
کو تحریک انعقاد محفل میلاد النبی ﷺ کا نگران مقرر کیا گیا۔ حاجی صاحب ایک عرصہ تک باقاعدگی
سے نگرانی کی خدمات انجام دیتے رہے لیکن وجدانی کیفیت کے غلبہ کے باعث حضرت

صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے معذرت کرلی ہے۔ کیونکہ محافل میں حاضری کی
صورت میں کیفیت طاری ہونے کے سبب چوٹیں آجاتی تھیں۔ ایک عرصہ تک حضرت
صاحبزادہ سید محمد باقر علی شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت
کیلیانوالہ شریف) کی محفل میں بھی شرکت کرتے رہے۔ اب کیفیت کے عذر کے پیش نظر ان
کی محافل میں جانے سے بھی احتراز کرتے ہیں۔ آپ کی اس صورت حال سے دونوں
صاحبزادگان باخبر ہیں۔

شرف بیعت کا حصول:

حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ علوم اسلامیہ کی تکمیل کے
بعد روحانی علوم حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہوئے۔ مرشد کامل کی تلاش شروع کردی۔ اس
سلسلہ میں کوئٹہ میں حضرت سید طاہر علاؤالدین، گولڑہ شریف میں حضرت بابو غلام محی الدین اور
دریائے رحمت شریف میں حضرت باباجی محمد عبدالغفور رحمہم اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے
دریائے رحمت شریف کے علاوہ تمام سفر حضرت علامہ مفتی محمد عبدالغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ
اللہ تعالیٰ کی معیت ورفاقت میں کیے۔

حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ تلاش مرشد کے لیے کوشاں تھے۔ ایک
رات خواب دیکھتے ہیں کہ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ جامعہ فاروقیہ رضویہ، گوجر پورہ
باغبانپورہ لاہور میں تشریف لائے ہیں اور بڑے برآمدے میں تشریف فرما ہیں۔ کثیر لوگ آپ
کی زیارت اور دعا کے لیے حاضر ہیں۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے حسب معمول
آنے والے لوگوں سے انفرادی طور پر ملاقات کی اور آنے کا مقصد دریافت کیا۔ ان لوگوں میں
حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ بھی شامل تھے اور ان کی باری آخر میں آئی۔ حضرت
میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے حاجی صاحب مدظلہ العالی سے آنے کا مقصد دریافت کیا تو

حاجی صاحب نے جواب دینے کی بجائے آنسو بہانے شروع کر دیے۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے حق میں خصوصی دعا کی۔

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی دعا کے بعد حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے تلاش مرشد کے سلسلہ میں استخارہ کیا۔ استخارہ کے پہلے مرحلے میں خواب دیکھتے ہیں کہ شرقپور شریف میں مزار شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس والی مسجد کے دروازہ کے پاس حضرت میاں صاحب اور حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری رحمہما اللہ تعالیٰ کھڑے ہیں۔ دونوں بزرگ حضرت حاجی صاحب مدظلہ العالی کے بارے میں ہی گفتگو کر رہے ہیں۔ پاس ہونے کے باوجود حاجی صاحب ان کی گفتگو نہ سمجھ سکے۔

استخارہ کے بعد حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے واضح طور پر اشارہ معلوم کر لیا کہ حضرت کیلیانوالہ شریف میں فیض رکھا گیا ہے۔ اور وہاں اعزاز بیعت حاصل کرنا چاہیے۔ شرف بیعت حاصل کرنے کے لیے حضرت کیلیانوالہ شریف میں حاضر ہو گئے۔ حضرت سید نور الحسن بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار اقدس پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی۔ فاتحہ خوانی سے فارغ ہو کر حضرت صاحبزادہ سید محمد باقر علی شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا مدعا عرض کیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ اس وقت حجرہ میں اکیلے تشریف فرما تھے۔ حاجی صاحب کا مدعا سن کر دس منٹ تک مراقبہ میں رہے۔ پھر حاجی صاحب کی طرف متوجہ ہوئے اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں داخل فرمایا۔ اس موقع پر حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: روزانہ پانچ صد (500) مرتبہ درود خضری پڑھا کریں، آٹھ رکعت نماز تہجد ادا کیا کریں اور ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص معہ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کا وظیفہ کیا کریں'' اب تک بیعت کا اعزاز حاصل ہوئے بیس سال کا عرصہ گزر چکا ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رسول اعظم ﷺ کی نظر عنایت سے مرشد کامل کی طرف سے

تعلیم فرمودہ وظائف پر حضرت حاجی صاحب کاربند ہیں، کبھی سستی یا ناغا نہیں ہوا۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے مشہور ولی کامل حضرت سید آغا جان رحمہ اللہ تعالیٰ (حضرت سید میر جان کابلی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بھتیجے) کی خدمت (منڈی فیض آباد ضلع شیخوپورہ) میں عرصہ دراز تک حضرت حاجی صاحب مدظلہ العالی حاضر ہوتے رہے۔ 1977ء میں ان کی طرف سے آپ کو ''دلائل الخیرات شریف'' پڑھنے اور دیگر کثیر وظائف کی اجازت عنایت ہوئی۔ حضرت صوفی محمد صدیق نقشبندی مرولوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی حاجی صاحب کو مختلف وظائف اور تعویذ و دم کرنے کی اجازت ہے۔

اولیاء کرام سے عقیدت و محبت:

اولیائے کرام، رسول اعظم ﷺ کے تابعین و فیض یافتہ ہوتے ہیں۔ ان سے عقیدت و محبت در حقیقت رسول کریم ﷺ سے ہی عقیدت و محبت ہے۔ حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کو بچپن سے ہی اولیائے کرام سے عقیدت ہے۔ تمام زمانہ طالب علمی (از 1970ء تا 1977ء) میں حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے معمولات میں شامل رہا کہ ہر روز صبح کی نماز کے بعد دربار حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ پر حاضری دیتے اور فاتحہ خوانی کرتے۔ فاتحہ سے فارغ ہو کر دربار عالیہ اور متصل مسجد کی صفائی کرتے۔ یہاں سے فارغ ہو کر حضرت علاؤالدین بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ (قبرستان شاہ بدر دیوان، گوجر پورہ، لاہور) کے مزار اقدس پر حاضری دیتے، فاتحہ خوانی کرتے اور دربار عالیہ کی صفائی کرتے۔ بعد از نماز عصر مزار اقدس حضرت شاہ بلاول قادری رحمہ اللہ تعالیٰ (محلہ حضرت یحییٰ کالونی، برلب گھوڑے شاہ روڈ، لاہور) پر حاضری دیتے، فاتحہ خوانی کرتے اور صفائی کرتے تھے۔

حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس قدر روحانی تعلق ہے کہ پہلی حاضری سے لے کر تا حال قائم ہے۔ اب بھی حاجی

صاحب ہر جمعرات کو باقاعدگی سے حاضری دیتے ہیں اور فیوض و برکات سمیٹتے ہیں۔ حاضری و کسب فیض کا دورانیہ چالیس سال پر محیط ہے۔ حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ ایک دفعہ خواب دیکھتے ہیں کہ حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار اقدس پر حاضر ہیں۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادے حضرت علامہ نورالحق دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ (جو حسن و جمال کا پیکر تھے) بھی پاس موجود ہیں۔ علامہ نے حضرت حاجی صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا، محمد جمیل صاحب! آپ اپنا ہاتھ لائیں، آپ کو حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیعت کروادوں حاجی صاحب نے اپنا ہاتھ آگے کیا تو علامہ نے ہاتھ پکڑ کر مزار حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ میں داخل کر دیا اور حاجی صاحب نے محسوس کیا کہ اندر سے کسی ہاتھ نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا ہے۔ گویا حضرت حاجی صاحب کو روحانی طور پر حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ سے اعزاز بیعت حاصل ہو گیا۔

زمانہ طالب علمی میں حضرت حاجی صاحب ایک دن نماز عصر کے بعد مزار حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ پر حاضر تھے کہ حضرت علامہ مفتی محمد عبدالغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ بھی تشریف لے آئے۔ حضرت حاجی صاحب نے حضرت مفتی صاحب سے عرض کیا: حضور! میں ابھی چابی لے کر حاضر ہوتا ہوں اور اس حجرے (کمرے) کی زیارت کرتے ہیں جہاں حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری کے موقع پر حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف فرما ہوتے تھے۔ حضرت حاجی صاحب خادم سے چابی لے آئے۔ حجرے کا دروازہ کھولا گیا، جونہی اندر داخل ہوئے تو حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ پر حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ کی توجہ کے سبب کیفیت طاری ہو گئی۔ گرمی کا موسم تھا، حاجی صاحب زمین پر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے، جسم پسینے سے شرابور تھا اور حضرت مفتی صاحب پاس بیٹھے پنکھا کر رہے تھے۔ یہ سلسلہ عصر سے لے کر نماز مغرب تک جاری رہا۔ اس دور سے لے کر تا حال حاجی صاحب پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اب بھی حضور انور ﷺ، حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ اور

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے توجہ کے سبب اکثر کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

ایک دفعہ حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ، حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ کی خانقاہ میں آپ کے قدموں کی طرف سوئے ہوئے تھے کہ خواب دیکھتے ہیں جمعۃ المبارک کا دن ہے۔ حضرت علامہ مفتی محمد عبدالغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ "جامع مسجد سید والی" (باغبانپورہ، لاہور) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کے بعد مسجد سے باہر تشریف لا رہے ہیں اور آپ کی دستار مبارک حاجی صاحب کے ہاتھ میں ہے۔ دروازے پر پہنچنے پر دیکھتے ہیں کہ حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری المعروف حضرت کرمانوالہ رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے خادم کے ساتھ کار میں سوار مسجد کے دروازے پر ہیں۔ حضرت مفتی صاحب نے شاہ صاحب سے مصافحہ کیا اور حاجی صاحب نے زیارت کا اعزاز حاصل کیا۔

2009ء بمطابق ۱۴۳۰ھ کے رمضان المبارک میں حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے خواب دیکھا کہ دربار حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ سے متصل مسجد میں لوگوں کا عظیم مجمع ہے اور حضرت سید میر جان کابلی رحمہ اللہ تعالیٰ وعظ فرما رہے ہیں۔ حضرت حاجی صاحب دربار میں داخل ہوتے ہیں۔ حضرت سید میر جان کابلی رحمہ اللہ تعالیٰ دوران وعظ حاجی صاحب کی طرف دیکھ رہے ہیں، مسکرا رہے ہیں اور اعلان کر رہے ہیں کہ آج شام چار بجے (۴:۰۰) قرعہ اندازی ہو گی لیکن قرعہ اندازی کس سلسلہ میں ہے، اس کی وضاحت نہیں فرما رہے
اس خواب کے بعد حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے بہت سے دینی اور دنیاوی مسائل حل ہو گئے۔ ایک مسئلہ یہ حل ہوا کہ پہلی وجدانی کیفیت کے بعد وقفہ وقفہ سے عرصہ چالیس سال سے شب و روز آپ کو مسلسل جھٹکے لگتے تھے، ان کا خاتمہ ہو گیا۔ ایک نشست میں حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے نہایت عقیدت سے قبرستان حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ (بیگم پورہ، باغبانپورہ، لاہور) میں اپنے مدفن کے لیے جگہ حاصل کرنے کا ذکر کیا

ایک دفعہ حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی صاحب مدظلہ العالی اور دیگر طلباء حضرت مفتی محمد عبدالغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ''مسجد نور'' (مغلپورہ ، لاہور) میں گئے مسجد میں پہنچتے ہی حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے توجہ فرمائی جس کے سبب حاجی صاحب پر رقت طاری ہوگئی اور وہ لوٹ پوٹ ہو گئے تھے۔

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت حاجی صاحب پر نوازشوں ،شفقتوں اور دعاؤں کی بارش ہوا کرتی تھی ۔حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کے بعد بھی نوازشوں فیض رسانی اور عنایات کا بدستور سلسلہ جاری ہے ۔آپ روحانیت وولایت کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے ۔حضرت حاجی صاحب کے زمانہ طالب علمی میں حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اکثر ان سے فرماتے کہ مدرسہ کے باہر سڑک پر ایک مجذوب جا رہا ہے ان سے جا کر مصافحہ کرو اور سلام کہو۔حاجی صاحب تعمیل ارشاد کرتے ہوئے فوراً مجذوب کی خدمت حاضر ہو کر سلام عرض کرتے اور مصافحہ کرتے تمام زمانہ طالب علمی میں یہ سلسلہ جاری رہا۔

حضرت مفتی محمد عبدالغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو صاحب مقام ومنصب کی حیثیت سے دیکھتے تھے اور روحانی توجہ بھی فرمایا کرتے تھے ۔ایک دفعہ حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ خواب دیکھتے ہیں کہ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں غیب سے دودھ کا بھرا ہوا ایک بہت بڑا ڈول پیش ہوا ہے ۔آپ کی اجازت سے حاجی صاحب دودھ نوش کرنا شروع کر دیتے ہیں ۔حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مسکرا کر فرماتے ہیں کہ حاجی صاحب !کسی اور کو بھی دودھ دیں لیکن وہ مسلسل پیتے رہے حتیٰ کہ ڈول میں بہت کم دودھ باقی رہ گیا تو نوش کرنا چھوڑ دیا۔(یاد رہے خواب میں دودھ پینے سے علوم ظاہری وباطنی کی ترقی اور روحانیت کی تکمیل کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔)

حضرت حاجی صاحب ،حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ کے محب صادق ہیں ۔ایک دفعہ

خواب دیکھتے ہیں کہ حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار اقدس کے پاس قدموں کی طرف صاف پانی کا ایک چشمہ جاری ہے۔حاجی صاحب نے اس پانی کو نوش بھی کیا اور غسل بھی کیا۔

حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ حضرت داتا صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی گہری عقیدت رکھتے تھے مزار اقدس پر حاضری دیتے ہیں اور فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔حضرت داتا صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کا بھی کئی بار شرف حاصل ہوا۔حضرت حاجی صاحب ایک دفعہ خواب دیکھتے ہیں کہ حضرت علی بن عثمان ہجویری المعروف داتا صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار اقدس پر حاضر ہیں ۔اس موقع پر لوگوں کا بہت بڑا مجمع ہے۔حضرت داتا صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ تمام زائرین کو نان کھیر کا لنگر تقسیم کر رہے ہیں۔حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ سب لوگوں کے آخر میں کھڑے ہیں ۔آپ نے لوگوں کو لنگر تقسیم فرما کر حضرت حاجی صاحب کو اپنے پاس طلب کیا اور نان کھیر کا لنگر عطا کیا۔حاجی صاحب نے لنگر کھا لیا تو آپ نے دوبارہ عطا فرمایا۔

حضرت حاجی صاحب خواب دیکھتے ہیں کہ حضرت داتا صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار اقدس پر فاتحہ خوانی کے لیے حاضر ہیں ۔حضرت داتا صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ دربار عالیہ میں جسمانی طور پر جلوہ افروز ہیں اور لوگوں کو زیارت کروا رہے ہیں ۔آپ کا چہرہ انور باوقار ،روشن اور خوبصورت ہے ۔حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ بھی آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

زمانہ طالب علمی میں حضرت حاجی صاحب نے خواب دیکھا کہ حضرت کو مزار اقدس حضرت داتا صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ پر حاضر ہیں ۔پرانی مسجد میں علماء کرام باری باری خطاب کر رہے ہیں۔اس موقع پر حضرت داتا صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست اقدس سے حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے سر پر پگڑی باندھی ۔دستار مبارک خوبصورتی کی وجہ سے چمک رہی تھی اور اس میں سونے کے تار بھی نمایاں تھے۔

حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے حضور غوث پاک، حضرت شیر ربانی شرقپوری اور حضرت ثانی صاحب شرقپوری رحمہم اللہ تعالیٰ کی زیارت کا شرف بھی حاصل کیا۔

حضرت حاجی صاحب خواب دیکھتے ہیں کہ حاجی محمد اسماعیل (ہمسایہ جامعہ فاروقیہ رضویہ، مالک الیاس ٹینٹ سروس، گوجرہ پورہ، لاہور) کے ساتھ شرقپور شریف میں مزار شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ پر حاضری و فاتحہ خوانی کے لیے گئے۔ مزار اقدس پر حاضر ہوئے تو دیکھتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ جسمانی طور پر دربار عالیہ میں جلوہ افروز ہیں اور چہرہ انور چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا ہے۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو زیارت سے مشرف کیا۔

حضرت حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ خواب دیکھتے ہیں کہ شرقپور شریف میں چھپر کے نیچے حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے عرس مبارک کی تقریب منعقد ہے۔ چھپر کا سایہ سبز ہے اور زائرین و شرکاء کے چہروں پر مسرت کے آثار ہیں۔ حضرت ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سٹیج پر تشریف فرما ہیں اور حضرت حاجی صاحب کو دیکھ کر مسکرا رہے ہیں علماء کرام باری باری خطاب کر رہے ہیں۔ اسی دوران آواز بلند ہوئی کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تشریف آوری ہو چکی ہے۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سبز دستار باندھے، سفید لباس پہنے اور نورانی و روشن چہرہ والے ہیں۔ لوگ تیزی سے آگے بڑھتے ہیں، آپ کی زیارت کرنے اور مصافحہ کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے بھی زیارت کی اور آپ کے نورانی کندھے کو ہاتھ سے چھونے کا اعزاز حاصل کیا۔

حضرت حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ مشہور ولی کامل حضرت علی احمد صابر رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے۔ حضرت حاجی صاحب خواب دیکھتے ہیں کہ سلطان الاولیاء حضرت علی احمد صابر رحمہ اللہ تعالیٰ سادہ لباس پہنے ہوئے، ہیرے اور

جواہرات سے مرصع کرسی پر تشریف فرما ہیں۔ آپ نے حضرت حاجی صاحب پر شفقت کرتے ہوئے ایک خوبصورت تسبیح عنایت فرمائی۔

آپ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد سعید رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے۔ حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ خواب دیکھتے ہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد سعید رحمہ اللہ تعالیٰ جامع فاروقیہ رضویہ (گوجر پورہ، باغبانپورہ، لاہور) میں تشریف لائے ہیں اور حضرت حاجی صاحب کو زیارت سے مشرف فرمایا۔

علاوہ ازیں حضرت حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ مندرجہ ذیل اولیاء کرام کی زیارت سے خاص طور پر مشرف ہوئے:

(۱) حضرت سری سقطی، (۲) حضرت شیر ربانی شرقپوری، (۳) حضرت حاجی محمد عبدالرحمٰن قصوری، (۴) حضرت سید دیدار علی شاہ محدث الوری، (۵) اور شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد سردار احمد لائل پوری رحمہم اللہ تعالیٰ۔ (۶) حضرت میاں میر بالا پیر قادری، (۷) حضرت شاہ بلاول قادری، (۸) حضرت شاہ محمد غوث، (۹) حضرت سید میراں حسین زنجانی، (۱۰) حضرت سید محمود نقشبندی، (۱۱) حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری، (۱۲) حضرت محمد اسماعیل المعروف میاں کلاں، (۱۳) حضرت بابا فرید گنج شکر، (۱۴) حضرت امام بری، (۱۵) حضرت سید پیر مہر علی شاہ گولڑوی، (۱۶) حضرت سید دیدار علی شاہ الوری، (۱۷) حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی، (۱۸) حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری، (۱۹) حضرت میاں رحمت علی، (۲۰) حضرت سید علاؤ الدین بخاری، (۲۱) حضرت بابا جی محمد عبدالغفور نقشبندی (دریا شریف)، (۲۲) حضرت میاں غلام احمد شرقپوری، (۲۳) حضرت سید محمد علی شاہ بخاری، (۲۴) حضرت سید عثمان علی شاہ بخاری، (۲۵) حضرت سید غضنفر علی شاہ بخاری، (۲۶) مفتی اعظم پاکستان حضرت ابو البرکات سید احمد شاہ قادری، (۲۷) شاعر مشرق حضرت علامہ محمد اقبال قادری، (۲۸)

حضرت میاں جلال دین، (۲۹) حضرت میاں تاج دین، (۳۰) حضرت میاں علی محمد، (۳۱) حضرت میاں محمد شفیع (والد گرامی) (۳۲) والدہ محترمہ اور برادری کے تمام اسلاف واخلاف رحمہم اللہ تعالیٰ۔

حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو خواب میں مندرجہ ذیل آئمہ ومشائخ کے مزارات کی زیارت ہوئی:

(۱) حضرت ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، (۲) حضرت امام محمد، (۳) حضرت امام ابویوسف، (۴) حضرت امام تقی، (۵) حضرت امام نقی اور (۶) حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند بخاری رحمہم اللہ تعالیٰ۔ آپ کو حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار اقدس کی زیارت کے وقت کستوری کی خوشبو محسوس ہوئی جو بیداری کے بعد بھی موجود تھی۔

حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے مندرج ذیل اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری دی اور کسب فیض کیا:

(۱) حضرت داتا صاحب، (۲) حضرت میراں حسین زنجانی، (۳) حضرت سید بابا بلھے شاہ، (۴) حضرت بابا دائم الحضوری، (۵) حضرت حاجی محمد عبد الرحمٰن قصوری، (۶) حضرت شاہ بلاول قادری، (۷) حضرت مادھولعل حسین، (۸) حضرت میاں کلاں، (۹) حضرت میاں میر بالا پیر، (۱۰) حضرت سید سیف سوف، (۱۱) حضرت میراں بادشاہ، (۱۲) حضرت شاہ ابوالمعالی، (۱۳) حضرت شاہ جمال قادری، (۱۴) حضرت بابا فرید، (۱۵) حضرت خواجہ ولی، (۱۶) حضرت سید پیر مہر علی شاہ، (۱۷) حضرت خواجہ محمد قاسم، (۱۸) حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ، (۱۹) حضرت خواجہ نور محمد، (۲۰) حضرت خواجہ محمد بخش (لکھن شریف)، (۲۱) حضرت بابا پیر نصیر، (۲۲) حضرت خواجہ بہاؤالدین زکریا ملتانی، (۲۳) حضرت شاہ شمس تبریز، (۲۴) حضرت شاہ رکن عالم، (۲۵) حضرت موسیٰ پاک شہید، (۲۶) حضرت شیر ربانی شرقپوری، (۲۷) حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری، (۲۸) حضرت سید نور الحسن شاہ بخاری، (۲۹)

حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری، (۳۰) حضرت میاں غلام احمد شرقپوری، (۳۱) حضرت سید محمد علی شاہ بخاری، (۳۲) حضرت سید عثمان علی شاہ بخاری، (۳۳) حضرت سید غضنفر علی شاہ بخاری، (۳۴) حضرت میاں رحمت علی، (۳۵) حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی اور (۳۶) حضرت بابا جی عبد الغفور نقشبندی وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ خواب میں فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ شرقپور شریف کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔ حضرت میاں صاحب نے آپ سے دریافت کیا: حاجی محمد جمیل صاحب! آپ کس کے مرید ہیں؟ (عموماً آپ یہ سوال کسی سے نہیں کرتے)۔ حضرت حاجی صاحب نے جواباً عرض کیا: حضور! میں آپ کا ہی کتا ہوں۔ یہ جواب سنتے ہی حضرت فخر المشائخ پر رقت طاری ہوگئی اور حاجی صاحب بھی کیفیت کا شکار ہوگئے اور آنکھوں سے آنسو امڈ آئے۔ بعد ازاں حضرت صاحبزادہ صاحب بڑی محبت اور شفقت بھرے انداز میں مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبد الغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں گفتگو فرماتے رہے۔

حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ خواب دیکھتے ہیں کہ وہ اور حاجی محمد نذیر نقشبندی صاحب دونوں بروز جمعرات آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ پر شرقپور شریف میں حاضری کے لیے جا رہے ہیں۔ لاہور میں بدر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں محمد ابوبکر شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی زیارت ہو جاتی ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے دریافت کیا: حاجی محمد جمیل صاحب! آپ آج ہی شرقپور شریف کیوں جا رہے ہیں۔ میں تو کل جمعہ شرقپور شریف میں پڑھاؤں گا۔ اگر آپ کل آتے تو ہماری ملاقات ہو جاتی؟ حضرت حاجی صاحب نے عرض کیا: حضور! میں آج حاضری کے لیے اس لیے جا رہا ہوں کہ کل میں نے بھی لاہور میں جمعہ پڑھانا ہے۔ حضرت بدر المشائخ دامت

برکاتہم العالیہ نے دونوں کو انگوروں کے بڑے بڑے دو خوشے عطا فرمائے جو انہوں نے خوب سیر ہو کر کھائے۔

خواب میں کسی بزرگ کی طرف سے انگور عطا ہونا، عطاء فیض کی طرف اشارہ ہوتا ہے گویا حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ شرقپور شریف سے فیضیاب ہو کر آگے فیض رسانی کریں گے۔ اس سلسلے میں بطور دلیل مورث اعلیٰ سادات مکان شریف حضرت سید دانیال شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا واقعہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ حضرت سید دانیال رحمہ اللہ تعالیٰ حج بیعت اللہ کے بعد مدینہ طیبہ میں بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ مواجہ شریف میں حالت غنودگی (نینداور بیداری کی حالت) میں رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ بیٹا دانیال! اپنا منہ کھولو۔ منہ کھولنے پر انگور کے دودانے منہ میں ڈالتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ خزینہ علم وحکمت ہے جو تمہارے سینے میں بطور ودیعت رکھا گیا ہے۔ کچھ عرصہ گزرنے پر یہ پھولے گا اور پھلے گا'' (قاضی قائم الدین: ذکر مبارک ص ۴۴) پوری دنیا نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر عنایت سے سادات مکان شریف کا فیض پوری دنیا میں پھیلا۔ اسی طرح حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے فیض یاب ہو کر آگے فیض رسانی فرمارہے ہیں۔ اللھم زدفزد . ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء.

یہ مبالغہ نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کو معرفت وولایت میں وہ مقام عطا فرمایا جو دور حاضر میں بہت کم لوگوں کو حاصل ہوا۔ اس سلسلے میں چند حقائق سطور ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی عبدالغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ جب حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ سے ملاقات کرتے تو ان سے مخاطب ہو کر یوں فرماتے: حاجی صاحب! آپ ہمارے لیے دعا کیا کریں۔ ہم بھی آپ کے وسیلہ سے

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کیا کرتے ہیں۔

جناب حاجی محمد ندیم دوگیج شریف کا بیان ہے کہ بارہا ہمیں حضرت مفتی محمد عبدالغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر اس دور میں دوگیج میں کوئی نیک آدمی دیکھنا ہو تو وہ مولانا حاجی محمد جمیل نقشبندی صاحب ہیں۔

ایک دفعہ حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ، حاجی محمد نذیر صاحب اور حاجی امیر علی صاحب تینوں حضرت صوفی محمد صدیق نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس مرولہ شریف گئے۔ حضرت صوفی صاحب کی زیارت کی اور ان سے عرض کیا: آپ ہمارے لیے دعائے خیر فرمائیں۔ صوفی صاحب نے جواب میں فرمایا: آپ لوگ مولانا حاجی محمد جمیل نقشبندی صاحب کو خوش رکھا کریں اللہ تعالیٰ تمہارے سب کام درست فرمادے گا۔ کیونکہ ان پر حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی نظر ہے۔

حضرت مولانا قاری عبدالغنی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ہزارہ سے تعلق رکھنے والے ایک متبحر عالم دین اور مجددی بزرگ حاجی محمد مقبول صاحب کے گھر داروغہ والا، لاہور میں تشریف لائے۔ قاری صاحب موصوف حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کو ساتھ لے کر زیارت کے لیے گئے۔ اس بزرگ نے قاری صاحب سے مخاطب ہو کر اور حاجی صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: آپ کے یہ صاحب۔ ولایت کے پہلے درجے پر فائز ہیں۔

استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی عبدالغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ مفتی اعظم پاکستان حضرت ابوالبرکات سید احمد شاہ اشرفی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا: حضور! ہمارے جامع کے ایک طالبعلم ''محمد جمیل'' ہیں جو ہمارے چچا زاد بھائی بھی ہیں۔ وہ اوقات تدریس میں اکثر حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار پر چلے جاتے ہیں۔ انہیں روکنا چاہیے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا: مولانا صاحب! آپ انہیں ہرگز نہ روکیں ورنہ آپ مناع

للخیر یعنی نیکی سے روکنے والے قرار پائیں گے۔ دراصل اس طالب علم کو حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ روحانی تعلق ہے اور وہ بزرگ ان کی روحانی تربیت فرما رہے ہیں۔ (انجینئر بابر سعید سیہول: نور چراغ ص۴۹۴) استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد اشرف نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ صدر المعلمین جامعہ فاروقیہ رضویہ، لاہور نے اپنے اہل خانہ سے مخاطب ہو کر کئی بار فرمایا معرفت اور روحانیت کے لحاظ سے مولانا حاجی محمد جمیل نقشبندی صاحب کے مقابلے میں، میں کچھ بھی نہیں ہوں۔

حضرت علامہ مولانا محمد عبدالقادر مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حج کے موقع پر حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: حاجی محمد جمیل صاحب! ولایت کے اگلے درجے پر ترقی نہ کرنے کے سبب آپ محافل میلاد و ذکر میں کیفیت اور رقت طاری ہونے کا شکار ہو جاتے ہیں۔ آئندہ سال حج کے موقع پر ہم آپ کو ولایت کے اگلے درجہ میں ترقی دلا دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ نیز آپ کو حرمین شریفین کا آزاد ویزہ بھی بنوا دیں گے۔ پھر جب آپ چاہیں گے زیارت حرمین شریفین کے لیے آسکیں گے۔ آئندہ سال حج کا موقع آنے سے قبل حضرت مدنی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا انتقال ہو گیا۔ وصال کے بعد آپ کو خواب میں بھی حضرت مدنی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوئی۔

قطب مدینہ حضرت علامہ ضیاء الدین احمد مدنی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کے بعد ان کے صاحبزادے حضرت علامہ محمد فضل الرحمٰن مدنی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ خلیفہ و جانشین مقرر ہوئے اور والد گرامی کے طریق کے مطابق اپنی رہائش گاہ میں روزانہ محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کرنے کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ ان کے وصال کے بعد صاحبزادہ ڈاکٹر علامہ محمد رضوان مدنی قادری دامت برکاتہم العالیہ خاندانی روایت کے مطابق مدینہ منورہ میں اپنے مکان پر محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کرنے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ سفر عمرہ کے دوران مدینہ طیبہ میں بارگاہ مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری کے موقع پر حسب سابق حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر علامہ محمد رضوان مدنی قادری دامت برکاتہم العالیہ کی منعقد کردہ محفل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی حاضری دیتے ہیں۔ ایک نورانی و روحانی تقریب سعید کے موقع پر حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا آپ سے تعارف کروایا گیا تو آپ بہت خوش ہوئے اور حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے علم و عمل میں برکت اور روحانی ترقی کے لیے تقریباً ایک گھنٹے تک خصوصی دعا کرتے رہے۔ آپ کی دعا نے مصطفیٰ آباد (رائے ونڈ، ضلع لاہور) میں منعقدہ میلاد مصطفیٰ کانفرنس کے موقع پر قائد اہل سنت حضرت امام شاہ احمد نورانی صدیقی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حق میں غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمہ اللہ تعالیٰ کی طویل دعا کی یاد تازہ کر دی۔

پیر و مرشد حضرت صاحبزادہ سید محمد باقر علی شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے خدام سے مخاطب ہو کر فرمایا: مولانا حاجی محمد جمیل نقشبندی صاحب پر بالکل ایسی ہی رقت کا غلبہ رہتا ہے جو حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی پہلی توجہ فرمانے سے حضرت میاں غلام اللہ المعروف ثانی صاحب شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ پر طاری ہوئی تھی۔

حضرت مولانا قاری محمد عبد الغنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کئی بار حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے بطور مشورہ کہا: حاجی محمد جمیل صاحب! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے آپ کو بے شمار روحانی کمالات سے نوازا ہے۔ آپ دور حاضر کے اکثر مشائخ سے زیادہ صلاحیتوں کے مالک ہیں اور صاحب مقام و منصب ہیں۔ لہٰذا خلق خدا کی روحانی و اخلاقی تربیت کے لیے بلا تاخیر بیعت کرنے کا سلسلہ شروع کر دیں۔ اس طرح سے لوگوں کو آپ سے بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

ایک دفعہ حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور حاجی محمد نذیر صاحب دونوں شرقپور شریف حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حضور فاتحہ خوانی کے لیے حاضر ہوئے۔ حاضری و فاتحہ خوانی کے بعد لاہور آتے ہوئے شاہدرہ میں رکے کیونکہ حاجی محمد نذیر صاحب کو

پراپرٹی کے سلسلے میں کوئی کام تھا۔ایک دفتر میں داخل ہوئے جس میں چند آدمی موجود تھے۔ایک متشرع اور عمر رسیدہ شخص نے حاجی محمد نذیر صاحب سے مخاطب ہو کر کہا: حاجی صاحب!'' یہ بات نوٹ کر لیں یہ حاجی صاحب (حاجی محمد جمیل صاحب) جو آپ کے ساتھ ہیں، روحانیت سے خالی نہیں ہیں''۔

حضرت حاجی محمد نذیر صاحب (دوگنج شریف، لاہور) کا بیان ہے کہ انہیں خواب میں حضرت علامہ مفتی محمد عبدالغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوئی۔حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حاجی محمد نذیر صاحب! اگر آپ نیک آدمی دیکھنا چاہتے ہیں تو مولانا حاجی محمد جمیل نقشبندی صاحب کو دیکھ لیں۔

حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، محبت اولیاء اور حسن اخلاق کے سبب پرکشش شخصیت کے مالک ہیں۔آپ کی دکان پر علماء ومشائخ کی آمد ورفت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔حضرت میاں تاج دین، حضرت علامہ مفتی محمد عبدالغفور نقشبندی شرقپوری، حضرت مولانا قاری عبدالغنی (رحمہم اللہ تعالیٰ)، حضرت حاجی محمد شفیع، حضرت صاحبزادہ علامہ محمد عبدالرؤف نورانی صاحب، حضرت صاحبزادہ علامہ محمد فاروق نورانی صاحب حضرت مولانا محمد امین نقشبندی صاحب، حضرت مولانا حافظ منظور احمد نقشبندی صاحب، جناب بابر سعید سہول صاحب وغیرہ کی آمد ورفت اور نشست وبرخواست کا سلسلہ جاری ہے اور جاری رہے گا۔انشاء اللہ تعالیٰ، ایک دفعہ حضرت مولانا قاری عبدالغنی صاحب نے خواب دیکھا کہ حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کی دکان پر ایک خوبصورت بورڈ آویزاں ہے جس پر یوں تحریر ہے:

''عاشق آباد''یعنی یہ دکان عشاق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیوض وبرکات کا عظیم مرکز ہے۔

زمانہ طالب علمی میں حضرت حاجی صاحب نے خواب دیکھا کہ آپ کی ہمشیرہ دیگر

خاندانی خواتین اور حضرت سیدہ بی بی جان کابلی (ہمشیرہ حضرت سید میر جان کابلی رحمہ اللہ تعالیٰ) رحمہما اللہ تعالیٰ اپنی خاندانی خواتین کے ساتھ ایک جگہ میں جمع ہیں۔حضرت سیدہ بی بی جان رحمہا اللہ تعالیٰ کا چہرہ روشن اور چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔تمام خواتین کی موجودگی میں حاجی صاحب کو اپنی زیارت کرائی۔

حاجی محمد نذیر صاحب کا بیان ہے کہ ایک دفعہ وہ عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لیے گئے، کعبۃ اللہ کے سامنے کھڑے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کی: اے اللہ! مجھے اپنا کوئی نیک بندہ دکھا جو میری کایا پلٹ دے۔اس کے بعد حضرت مولانا حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ سے دوستی ہوگئی، انؒ کے پاس زیادہ اٹھنا بیٹھنا شروع ہوگیا اور ہر معاملے میں ان سے مشورہ لیتا رہا۔ان سے تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میری واقعی کایا پلٹ دی ورنہ میں پورا دنیادار اور برے افکار کا مالک تھا۔

رضائے الٰہی کا حصول:

حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی صاحب دامت برکاتہم العالیہ عجز وانکسار کا پیکر ہیں۔ہر معاملے میں رضائے الٰہی اور خوشنودی مصطفیٰ ﷺ کو پیش نظر رکھتے ہیں۔جناب انجینئر بابر سعید نقشبندی صاحب کا بیان ہے۔کہ ایک دفعہ آپ نے مسجد عثمانیہ رضویہ نزد جامع فاروقیہ رضویہ، گھوڑے شاہ روڈ، لاہور میں اعتکاف کیا۔ہم نماز پنجگانہ اسی مسجد میں ادا کرتے تھے لیکن آپ کے اعتکاف کے بارے میں ہمیں علم نہ ہوسکا کیونکہ کسی قسم کی کوئی بظاہر علامت موجود نہیں تھی۔عید کے ایک دو روز قبل معلوم ہوا کہ آپ اعتکاف بیٹھے ہوئے ہیں۔میں نے دریافت کیا کہ آپ نے کیسا اعتکاف کیا کہ ہمیں علم بھی نہ ہونے دیا؟ آپ نے جواب میں فرمایا: میرے پاس صرف ایک تکیہ اور ایک چادر ہے جو نمازیوں کے آنے سے قبل مسجد کی الماری میں رکھ دیتا ہوں۔سبحان اللہ! جب مقصد ہی رضائے الٰہی تھا تو کسی کو علم کیسے ہوتا؟

وجدانی کیفیت کی ایک مثال:

جناب انجینئر بابر سعید نقشبندی صاحب کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت علامہ مفتی عبدالغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ فضائل وکمالات اولیاء کرام کے حوالے سے مؤثر انداز میں گفتگو کر رہے تھے کہ حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی مدظلہ العالی پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی۔کافی دیر تک تڑپتے رہے۔

اسی دوران کافی مقدار میں پانی نوش کیا جو عام حالت میں نہیں پیا جاسکتا اور معرفت کی باتیں کرتے رہے جو عقل سے بالاتر تھیں۔جونہی وجدانی کیفیت کا غلبہ ختم ہوا تو فوراً اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کو اپنے فیوض وبرکات سے بہرہ ور کرنے کے لیے مندرجہ ذیل ممتاز علماء ومشائخ بنفس نفیس آپ کے گھر تشریف لائے۔

1۔حضرت صاحبزادہ سید محمد باقر علی شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف)

2۔مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبدالغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

(بانی جامعہ فاروقیہ رضویہ، گوجرپورہ، باغبانپورہ، لاہور)

3۔عالم باعمل عاشق رسول حضرت مولانا محمد عبدالقادر مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ

(جنھوں نے بیس سال تک مدینہ طیبہ میں قیام کیا اور ادب کے پیش نظر جوتا نہیں پہنا)

4۔حضرت سید میر طیب علی شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ

(سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف)

5۔استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد اشرف نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ

(شارح مرقات وحسامی)

6۔حضرت حافظ محمد عبدالرشید دامت برکاتہم العالیہ

(مشہور ولی کامل، مقیم پرتھ ضلع شیخوپورہ)

7۔حضرت صوفی محمد صدیق نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ

(مرولہ شریف)

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ مثال:۔

1991ء میں حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ نے پہلا عمرہ کیا۔اس وقت اسلام آباد میں ویزہ لگتا تھا۔عمرہ کا ویزہ لگوانا آسان نہیں تھا۔ویزہ لگوانے کے لیے اسلام آباد میں دفتر کے سامنے بارہ بجے رات کو عازمین عمرہ کی لائنیں لگ جاتی تھیں جبکہ دفتر صبح نو بجے کھلتا تھا۔بطور انتظامیہ دیہاتی پولیس وہاں تعینات تھی۔جو رشی اور لوگوں پر خوب تشدد کرتی تھی۔عازمین عمرہ کی تین قطاریں بنتی تھیں۔ایک قطار نوجوانوں کی، دوسری قطار بوڑھوں کی اور تیسری فیملی والے لوگوں کی۔بوڑھوں اور فیملی والے لوگوں کے لیے تو کچھ آسانی تھی لیکن نوجوانوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔صبح کے وقت پولیس رشوت ستانی کے لیے لوگوں کی قطاریں تڑوا دیتی تھی۔اکثر نوجوان پولیس کے مظالم وتشدد کے سبب ناامید ہوکر گھروں میں جانے کے لیے مجبور ہوجاتے تھے۔ایسی صورت حال میں حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی صاحب، حضرت حاجی محمد نذیر صاحب، حضرت میاں تاج دین صاحب اور حاجی حسن دین صاحب عمرہ کے ویزہ کے سلسلے میں اسلام آباد گئے۔حصول ویزہ کے لیے انہیں ایسی ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔حضرت حاجی میاں تاج دین صاحب اور حاجی حسن دین صاحب دونوں چونکہ بوڑھے تھے، وہ بوڑھوں کی قطار میں لگ گئے۔پریشان کن صورت حال سے نبرد آزما ہونے اور حصول مقصد کے لیے حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی صاحب اور حاجی محمد نذیر نقشبندی صاحب دونوں نے عزم صمیم کرلیا۔دونوں نے اپنے آپ کو بوڑھا ثابت کرنے اور

بوڑھوں کی صف میں کھڑا ہونے کے لیے رات کے وقت بازار سے دھوپ والی سیاہ عینکیں
خریدیں۔حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی صاحب نے حاجی حسن دین صاحب سے دستار
لے کر سر پر باندھ لی اور کپڑے سے اپنا چہرہ چھپا کر بوڑھوں کی قطار میں لگ گئے۔انتظامیہ
پولیس کی طرف سے مسلسل اعلان ہوتا رہا کہ جو نوجوان بوڑھوں کی قطار میں لگے گا اسے پکڑ کر
خوب سزا دی جائے گی۔دونوں نے ہمت نہ ہاری قطار میں لگے رہے حتیٰ کہ نصرت ایزدی اور
نظر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے رشوت دیے بغیر ویزہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو
گئے۔اس طرح عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ
نے عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے علاوہ عقیدت ومحبت سے بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم میں باادب حاضری دے کر دور حاضر میں عاشق رسول حضرت علامہ جامی رحمہ اللہ تعالیٰ
کی یاد تازہ کر دی۔

بدعات ورسومات سے نفرت:۔

بدعات ورسومات کا مقصد ریاکاری کے سوا کچھ نہیں۔جس کے ناجائز ہونے میں کو
ئی شک نہیں ہے۔ایسے ناسور عوام کی بے راہ روی، علماء کی بے عملی اور غیر موثر انداز تبلیغ کے نتیجہ
میں جنم لیتے ہیں۔یہ عوام وخواص سب کے لیے زہر قاتل کی حیثیت رکھتے ہیں۔امام اہل سنت
حضرت امام احمد رضا خاں قادری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بدعات ورسومات کے خلاف خوب جہاد کیا۔
یہ جہاد آپ کے تجدیدی کارناموں میں شمار کیا جاتا ہے۔مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد
عبد الغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کا پیغام عوام تک
پہنچانے کی کامیاب جدو جہد کی۔جس پر آپ کی علمی وتحقیقی تصانیف مبارکہ شاہد عادل ہیں۔
آپ تاحیات رسومات کے خلاف تبلیغ کرتے رہے۔خواہ ان کا تعلق خوشی کے مواقع سے ہوتا یا
غمی سے۔آپ ''دعوت میت'' قبول کرنے اور کھانے سے احتراز کرتے تھے، حضرت علامہ حاجی

محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ حضرت مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ تعالیٰ کے شاگرد رشید
اور فیض یافتہ ہیں۔اس لیے آپ کو بھی بدعات ورسومات سے سخت نفرت ہے، میت کے گھر کا
کھانا خواہ طلباء کے لیے جائز ہے لیکن حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ زمانہ طالب
علمی میں بھی اس سے مکمل اجتناب کرتے تھے۔یہ عمل آپ کے صاحب تقویٰ ہونے کا مظہر ہے
علوم اسلامیہ کی تکمیل کے بعد مزید اس ناسور سے محتاط ہو گئے۔فقہاء کرام کی تصریحات کے
مطابق آپ ایسی رسوم کو ایصال ثواب کا ذریعہ نہیں سمجھتے بلکہ فضول خرچی قرار دیتے ہیں۔آپ کی
خواہش کے احترام میں کتاب کے آخر میں ''دعوت میت'' کی ممانعت کے حوالے سے تین اہم
فتوے پیش کیے گئے ہیں جن کا وہاں سے مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔

معمولات شبانہ روز:۔

رسول کریم ﷺ نے اپنے معمولات مبارکہ کی انجام دہی کے لیے اوقات شبانہ روز کو
تقسیم کر رکھا تھا۔صحابہ کرام واولیاء عظام اور علماء ربانی رحمھم اللہ تعالیٰ نے بھی اس سنت کو اپناتے
ہوئے تقسیم اوقات کار کیا۔حضرت حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کے معمولات
شبانہ روز کا مختصر خاکہ کچھ یوں ہے کہ سحری کے وقت بیدار ہو کر نماز تہجد ادا کرتے ہیں۔''دلائل
الخیرات شریف'' کا وظیفہ پڑھتے ہیں۔مذہبی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں۔نماز فجر باجماعت مسجد
میں ادا کرتے ہیں۔باقاعدگی سے ہر نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔پیر ومرشد اور دیگر مشائخ کی
طرف سے تعلیم کردہ وظائف کو پابندی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔نماز اشراق اور نماز اوابین التزام
سے ادا کرتے ہیں نماز اشراق کے بعد ناشتہ کرتے ہیں پھر اپنی دکان واقع سٹاپ رینجرز ہیڈ
کوائرز، غازی روڈ لاہور میں تشریف لے جاتے ہیں۔دکان پر صاحبزادہ حاجی محمد طیب صاحب
کام کرتے ہیں آپ ان کی نگرانی کرتے ہیں مطالعہ کتب میں مصروف رہتے ہیں آنے والے
احباب کو دینی مسائل سے آگاہ کرتے ہیں صوم وصلوٰۃ کی پابندی اور داڑھی مبارک رکھنے

کی تاکید کرتے ہیں۔ دوستوں کے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں بیماروں کو دم کرتے ہیں اور نرینہ اولاد سے محروم لوگوں کو نقش عنایت کرتے ہیں آنے والے لوگوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں۔ حسن واخلاق سے پیش آتے ہیں۔ ہرایک کے لیے خیر خواہی وخیر سگالی کا جذبہ رکھتے ہیں۔ یہ سلسلہ نماز عشاء تک جاری رہتا ہے۔ یہ سب کچھ رضائے الٰہی کے لیے کرتے ہیں ظہر، عصر اور مغرب کی نماز دکان کے قریب والی مسجد میں ادا کرتے ہیں۔ نماز عشاء اپنے محلے کی مسجد میں ادا کرتے ہیں۔ نماز عشاء کے بعد کھانا تناول کرتے ہیں۔ پھر مختصر وقت تک مطالعہ کتب کرتے ہیں اور محو استراحت ہوجاتے ہیں۔

خطبہ جمعہ "جامع مسجد عثمانیہ ذی النورین" گوجر پورہ، غازی روڈ، لاہور میں باقاعدگی سے دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان میں تاثیر رکھی ہے جو بات کہتے ہیں سامعین کے دل ودماغ میں اتر جاتی ہے۔ شرکاء سامعین کرام ہمہ تن گوش ہوکر خطاب سنتے ہیں۔ دوران خطاب اکثر خود بھی عشق ومحبت رسول ﷺ کے باعث آنسو بہاتے ہیں، حاضرین وسامعین کو بھی متاثر کرتے ہیں اور آنسو بہانے کے لیے مجبور کردیتے ہیں۔ 20، نومبر 2009ء کو جمعۃ المبارک کے خطاب کا موضوع تھا "حضور ﷺ اپنے غلاموں کے ہاں تشریف لاتے ہیں"۔ حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے موضوع کی مناسبت سے علمی اور پرجوش خطاب فرمایا۔ دوران خطاب عقیدت ومحبت سے یہ اشعار پڑھے:

لب پہ صل علی کے ترانے
اشک آنکھوں میں آئے ہوئے ہیں
یہ ہوا یہ فضا کہہ رہی ہے
کہ آقا تشریف لائے ہوئے ہیں

پھر پرجوش انداز میں فرمایا: "حضور ﷺ ہماری اس مسجد میں بھی تشریف لاسکتے ہیں" یہ جملہ سامعین کے قلوب واذہان پر بجلی بن کر گرا۔ جس کے نتیجہ میں آپ پر اور تمام

سامعین پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی۔ ہر آنکھ اشکبار۔ ہر دل کیفیت کا شکار اور ہر شخص بے خودی کے عالم میں داخل ہوچکا تھا بلکہ بعض لوگ تو اپنے ہوش وحواس کھو چکے تھے۔ پورے مجمع پر کافی دیر تک رقت طاری رہی۔ علامہ اقبال نے ایسے ہی فرشتہ صفت لوگوں کی تاثیر زبان کے بارے میں کہا تھا:

بات جو دل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں، طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

بطور ذریعہ معاش تجارت اختیار کرنا:۔

تجارت کرنا مفید، بابرکت اور سنت مصطفیٰ ﷺ ہے اولیاء، فقہاء اور علماء کرام نے تجارت کو بطور ذریعہ معاش اپنایا۔ امانت ودیانت اور صداقت وشرافت کے اصولوں کو اپنانے کے باعث اللہ تعالیٰ مال تجارت میں برکات فرماتا ہے۔ حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ نے علوم اسلامیہ کی تکمیل کے بعد سنت مصطفیٰ ﷺ پر عمل کرتے ہوئے تجارت کو ذریعہ معاش بنایا۔ شروع شروع میں خود اپنی دکان پر کام کرتے تھے لیکن فی الحال صاحبزادہ حاجی محمد طیب صاحب، طیب جنرل سٹور، رینجرز ہیڈ کوارٹرز، غازی روڈ، لاہور کو چلاتے ہیں۔ جبکہ حاجی صاحب نگرانی کرتے ہیں۔ آپ ہر سال دکان کے تمام سامان کی مالیت کا حساب لگا کر اہتمام کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

شادی خانہ آبادی واولاد امجاد:۔

سنت مصطفیٰ ﷺ پر عمل کرتے ہوئے 1979ء میں حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ نے شادی خانہ آبادی کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار صاحبزادیاں اور ایک صاحبزادہ عطا فرمایا۔ صاحبزادہ کا نام "محمد طیب" ہے۔ محمد طیب صاحب 1982ء میں دوگنج ٹاؤن، لاہور میں پیدا ہوئے۔ قرآن کریم محلہ کی مسجد میں پڑھا۔ ایم۔سی ہائی سکول،

جوڑے پل، غازی روڈ، لاہور میں مڈل تک تعلیم حاصل کی۔ پھر والد گرامی کے ساتھ دکان پر معاونت کرتے رہے۔ اب محمد طیب صاحب جواں سال اور جواں ہمت ہیں۔ دکان پر محنت سے کام کرتے ہیں۔ باریش اور صوم وصلوۃ کے پابند ہیں۔ چہرے پر حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تربیت کے آثار نمایاں ہیں۔ حق گو، کم گو، امانتدار اور معاملات کے کھرے ہیں کسی کو دھوکہ نہیں دیتے البتہ بعض اوقات لوگوں سے دھوکا کھا جاتے ہیں۔ دھوکے کی صورت میں طیش میں نہیں آتے بلکہ اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیتے ہیں۔ والدین کا دلی احترام کرتے ہیں۔ والد گرامی کے تابع فرمان ہیں۔ تین بار زیارت حرمین شریفین کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ شادی شدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دو بیٹے عطا فرمائے ہیں جن کے اسماء گرامی یہ ہیں:

(۱) محمد حامد (۲) محمد عمر۔ اللہ تعالیٰ ان کے خلوص، عمل اور عمر میں برکت عطا فرمائے۔ امین!

زیارت حرمین شریفین:۔

محبت رسول ﷺ مسلمان کی میراث، لازوال دولت اور قیمتی سرمایہ ہے۔ اسی کا نام ایمان بلکہ روح ایمان ہے۔ اسی سرمایہ کی کشش کے باعث مسلمان کبھی نعت پڑھ کر، کبھی نعت سن کر، کبھی نعت لکھ کر اور کبھی صلوۃ وسلام کا ہدیہ پیش کر کے اظہار عقیدت کرتا ہے۔ حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ عاشق رسول کریم ﷺ ہیں۔ آپ کبھی فضائل و کمالات مصطفیٰ ﷺ بیان کر کے، کبھی نعت پڑھ کر یا سن کر، کبھی درود وسلام کا گلدستہ پیش کر کے اور کبھی عمرہ یا حج کی شکل میں بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضری دیکر اظہار محبت کرتے ہیں۔

1982ء میں آپ نے پہلا حج کیا جو حضرت علامہ مفتی محمد عبد الغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی رفاقت میں کیا۔ اب تک ایک حج اور انیس عمرے کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں ہر بار نئی عقیدت ومحبت اور عشق وآداب کے ساتھ بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل کرتے رہے اور کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وانشاء الرسول ﷺ۔

آپ کی زوجہ محترمہ نے بھی چار بار زیارت حرمین شریفین کی سعادت حاصل کی۔ آپ کی صاحبزادی، بہو، صاحبزادہ محمد طیب اور پوتے محمد حامد صاحب بھی عمرہ کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ رسول اعظم ﷺ کے ساتھ حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی عقیدت وعشق کے چند واقعات سطور ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں۔

حاجی عبد الطیف صاحب (آف جینڈری) کا بیان ہے کہ حضرت علامہ حاجی محمد جمیل صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور وہ دونوں ایک دفعہ عمرہ ادا کرنے گئے۔ ایک دن دونوں مسجد نبوی شریف میں گنبد خضرٰی پر نظریں جمائے بیٹھے تھے۔ اچانک دیکھتے ہیں کہ ایک پرندہ گنبد خضرٰی کے کلس پر آ کر بیٹھ گیا اور جونہی وہاں سے اڑا تو زرد رنگ کی روشنی اس کے تعاقب میں آئی اور ان دونوں پر پڑی جبکہ مسجد نبوی شریف میں کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے۔

حاجی محمد شفیق صاحب آف تیج گڑھ کا بیان ہے۔ کہ وہ خواب دیکھتے ہیں کہ مسجد نبوی شریف میں موجود ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم مسجد میں جلوہ افروز ہیں۔ انہوں نے ایک کیبل (تار) دیکھا جو گنبد خضرٰی سے نکل کر جنت البقیع کی طرف آتا ہے اور وہاں سے حضرت حاجی محمد جمیل نقشبندی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی دکان میں وہ کیبل (تار) داخل ہوتا ہے۔ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے دریافت کیا کہ گنبد خضرٰی سے برآمد ہونے والا کیبل (تار) کس مقصد کے لیے ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس سوال کا جواب حاجی محمد جمیل نقشبندی صاحب سے معلوم کریں کیونکہ یہ ان کی دکان میں جاتا ہے۔

ایک دفعہ زیارت حرمین شریفین کے موقع پر حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ اپنے تین ساتھیوں کے ساتھ مسجد نبوی شریف میں بیٹھے تھے۔ ایک اجنبی شخص حاجی صاحب کے پاس آیا اور اس نے کہا: حاجی صاحب! آپ کے دوسرے تینوں ساتھی مسجد سے جانا چاہیں تو ان کو جانے دیا کریں لیکن آپ مسجد میں بیٹھے رہا کریں کیونکہ حضور انور ﷺ سامنے پھولوں کی سیج پر تشریف فرما ہیں۔ حاجی صاحب نے دریافت کیا: کیا آپ رسول کریم ﷺ کو

دیکھ رہے ہیں؟ وہ شخص رو پڑا، اس پر رقت طاری ہوگئی اور حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ پر بھی رقت طاری ہوگئی۔

عاشق رسول حضرت علامہ فضل الرحمٰن مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ (سسر محترم قائد اہل سنت حضرت امام شاہ احمد نورانی صدیقی رحمہ اللہ تعالیٰ) کو رسول کریم ﷺ سے خاص قلبی و روحانی تعلق اور عقیدت تھی۔ آپ اپنے دولت خانہ پر مدینہ طیبہ میں روزانہ محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد کرتے تھے۔ حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ جب عمرہ کے موقع پر مدینہ طیبہ میں بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری کے لیے جاتے تو اس محفل میلاد میں باقاعدگی سے شرکت کرتے۔ حضرت مدنی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوتے اور وہ بھی آپ پر شفقت ومحبت فرماتے تھے۔

حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ مدینہ طیبہ میں حاضری کے موقع پر ایک دفعہ کرائے پر ٹیکسی لے کر مقام ''ابواء شریف'' میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار اقدس کی زیارت اور فاتحہ خوانی کے لیے گئے۔ مزار اقدس پر کستوری سے بھی زیادہ حسین خوشبو محسوس کی جو مسلسل موجود تھی۔ اس موقع پر ڈرائیور نے گفتگو کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ رات کے وقت ستارے ادب واحترام سے جھک کر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار اقدس کے قریب آجاتے ہیں اور یہ عمل مسلسل ہر رات دیکھنے میں آتا ہے۔

ایک دفعہ حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ زیارت حرمین شریفین کے موقع پر حضور انور ﷺ کی رضاعی والدہ ماجدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار پر زیارت وفاتحہ کے لیے حاضر ہوئے۔ اس موقع پر انہیں ایسی خوشبو محسوس ہوئی جو دنیاوی نہیں تھی اور نہ ہی ہر ایک کو اس کے میسر آنے کی سعادت حاصل ہوسکتی تھی۔

محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مرشد کامل حضرت شیخ عبدالوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے مخاطب ہوکر مشفقانہ انداز میں فرمایا کہ اگر آپ

کو موقع میسر آئے تو ''مقام جعرانہ'' (ایک بستی کا نام ہے جو مکہ مکرمہ سے سات میل کے فاصلے پر واقع ہے) میں رات کو قیام کرنا تاکہ زیارت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرف حاصل ہو حضرت شیخ نے حکم مرشد کی تعمیل میں ''مقام جعرانہ'' کی مسجد میں قیام کیا تو ایک رات میں سو بار سے زائد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا اعزاز حاصل ہوا (شیخ عبدالحق محدث دہلوی: اخبار الاخیار مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی' کراچی' ص ۵۵۸) حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ ''مقام جعرانہ'' کی مسجد میں تمام رات تو قیام نہ کر سکے البتہ رات کا کچھ حصہ گزارا تو انوار وتجلیات کی بارش ہوتی ہوئی ملاحظہ کی۔ مدینہ طیبہ کے کچھ فاصلے پر ''احد'' پہاڑ ہے جس کے دامن میں ''غزوہ احد'' ہوا تھا۔ اس پہاڑ کی بلندی پر حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا مزار اقدس ہے۔ اس پہاڑ کے دامن میں ''غار سیدہ'' ہے۔ غزوہ احد کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دانت مبارک شہید ہوا تو درد کے باعث آپ نے اپنا سر اقدس کا پچھلا حصہ ''غار سیدہ'' کے ایک حصہ کو لگایا تو پہاڑ کا وہ حصہ موم ہوگیا جس کے سبب سر اقدس کا نشان نمایاں ہوگیا۔ وہ نشان اسی غار میں اب تک موجود ہے۔ حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ مزار حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ پر فاتحہ خوانی' مقام غزوہ احد اور ''غار سیدہ'' کی زیارت کے لیے گئے۔ غار میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیام گاہ پر کستوری کی خوشبو اب تک موجود ہے جو آپ نے محسوس کی۔

حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا بیان ہے کہ 1983ء میں، میں نے حج کے لیے درخواست جمع کروائی۔ متعلقہ کوٹا کی قرعہ اندازی میں میرا نام نہ نکلا لیکن حضرت مفتی محمد عبدالغفور نقشبندی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا نام نکل آیا۔ میں نے کافی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی بلکہ رقم واپس لینے کے لیے آمادہ ہوگیا۔ اس دوران میں نے خواب دیکھا کہ میں اور حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں۔ اس کے چند دن بعد ہی لیٹر مل گیا کہ تمہارا نام بھی ''ایڈیشنل کوٹہ'' میں نکل آیا ہے لہذا فلاں دن جہاز روانہ ہوگا۔ چنانچہ میں

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے تقریباً ایک ہفتہ پہلے ہی چلا گیا اور میری ملاقات خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے اسی جگہ پر ہوئی جہاں میں نے خواب میں دیکھا تھا۔

(انجینئر بابر سعید نقشبندی: نور چراغ ص419)

ایک دفعہ عمرہ کی سعادت کے دوران حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ اپنے تین ساتھیوں سمیت مسجد نبوی شریف میں گنبد خضریٰ پر نظریں جمائے بیٹھے تھے۔ ایک شخص کھجوریں تقسیم کرتا ہوا آیا' اس نے دوسرے لوگوں کو کھجوریں دے دیں لیکن حضرت حاجی صاحب کی دلی خواہش کے باوجود ان چاروں کو چھوڑ دیا۔ حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے حضور انور ﷺ کی بارگاہ میں کھجور سے نوازنے کا استغاثہ کیا۔ اسی وقت ایک نورانی اور روشن چہرے والا شخص باب جبریل کی طرف سے نمودار ہوا جس کے ہاتھ میں چار کھجوریں تھیں۔ اس نے وہ کھجوریں حاجی صاحب کے سامنے پیش کیں تو انہوں نے ایک کھجور پکڑ لی اور باقی تینوں کھجوریں دوسرے ساتھیوں نے ایک ایک لے لی۔ پھر وہ باب جبریل کی طرف واپس چلا گیا۔

جناب انجینئر بابر سعید نقشبندی صاحب کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حاجی صاحب مدظلہ العالی مسجد نبوی شریف میں موجود تھے۔ ایک عربی بچہ روضۂ اقدس حضور انور ﷺ کی طرف سے ہاتھ میں چائے کا کپ تھامے ہوئے، صفوں کو عبور کرتے ہوئے سیدھا حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے پاس آیا اور چائے پیش کر کے واپس چلا گیا۔

حدیث مبارکہ کے مطابق روزانہ روضۂ رسول ﷺ پر ستر ہزار فرشتے صبح حاضر ہوتے ہیں جو شام تک موجود رہتے ہیں۔ شام کو یہ فرشتے واپس چلے جاتے ہیں اور ستر ہزار نئے فرشتے آجاتے ہیں جو صبح تک حاضر رہتے ہیں۔ حاضری کے دوران فرشتے درود وسلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ جو فرشتے ایک بار حاضری دے لیتے ہیں قیامت تک ان کی دوبارہ باری نہیں آئے گی لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور اقدس ﷺ کے امتی کو

بار بار حاضری کی سعادت سے نوازتا ہے۔ حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کو شام کے وقت روضۂ رسول ﷺ پر حاضر ہونے والے ستر ہزار فرشتوں کی زیارت ہوئی وہ سفید رنگ کے، سروں پر سفید دستار باندھے ہوئے، حسن و جمال کے پیکر اور باادب چار زانوں ہو کر حاضر ہو رہے تھے۔

حضرت حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ ایک عمرہ کے موقع پر بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں باادب حاضری کے بعد الوداع ہوتے وقت آخری زیارت کے دوران فراق کو برداشت نہ کر سکے اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئے۔ اٹھانے کے لیے فوراً ایمبولینس آ گئی لیکن ساتھی اٹھا کر آپ کو کمرے میں لے گئے۔ ہوش آنے پر آپ کی زبان پر یہ شعر تھا:

روضہ اچھا، زائر اچھے، اچھی راتیں، اچھے دن
سب کچھ اچھا، بس رخصت کی گھڑی اچھی نہیں

حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کے امتیازی اوصاف میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کو خواب میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی آرام گاہ (گنبد خضریٰ) کے اندر کئی بار حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ ایک بار بیت اللہ شریف کے اندر داخل ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ بیت اللہ شریف کے قریب و جوار میں سیدنا حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام اور سیدہ ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ص کے مزار مقدسہ کے نشانات بھی دکھائے گئے۔

(رؤیائے صادقہ کی حقیقت و اہمیت معلوم کرنے کے لیے سورۃ الصفت، سورۃ یوسف، صحیح بخاری باب بدء الوحی اور کتاب الرؤیا از امام ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے)

جتنا دیا میری سرکار نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں
یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ مجھ میں تو کوئی بات نہیں

☆

میں کرم کے کہاں تھا قابل سرکار کی بندہ پروری ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

☆

محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں
آتے ہیں وہی جن کو سرکار بلاتے ہیں

☆

جسے چاہا در پہ بلالیا جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے، یہ بڑے نصیب کی بات ہے

☆

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

☆☆☆

پاکستان سے حجاز مقدس کا سفر

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد ! یہ عمرہ مبارک سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات مبارکہ کی طرف منسوب کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں ۔ اگر آقا دو عالم ﷺ کے والد گرامی منظور فرمالیں اس احقر کی سعادت مندی ہے۔ اس مبارک سفر کا آغاز 28 نومبر 1991ء بروز جمعرات گیارہ بجے (11:00) لاہور ایئرپورٹ سے ہوگیا ہے۔ دوست و احباب اور بھائی الوداع کرنے کے لیے ایئرپورٹ پر آئے ہیں ۔ ہمارا جہاز 11:25 پر کراچی کے لیے روانہ ہو چکا ہے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم ایک گھنٹہ چھبیس منٹ (1:26) پر کراچی کے ایئرپورٹ پر پہنچ جائیں گے ۔ ہمارے قافلے میں میاں تاج دین جو تیسری مرتبہ حاضری سے مشرف ہو رہے ہیں ۔ حاجی حسن دین جو دوسری مرتبہ حاضری سے مشرف ہو رہے ہیں ۔ حاجی محمد لطیف جو تیسری دفعہ حاضری سے مشرف ہو رہے ہیں ۔ حاجی محمد شفیع اور ان کی زوجہ صفیہ بی بی جو دوسری دفعہ حاضری کا شرف حاصل کر رہی ہیں ، اور احقر محمد جمیل جو پانچویں مرتبہ سرکار علیہ السلام کی مبارک نظر کرم سے حاضری دے رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کراچی پہنچ چکے ہیں ۔ کراچی ایئرپورٹ سے ضروری کاغذات چیک کرانے کے بعد ہم جہاز پر بیٹھ چکے ہیں ۔ سوا چھ بجے (6:15) ہمارا جہاز جدہ کی طرف روانہ ہو چکا ہے ۔ جدہ انٹرنیشنل ایئرپورٹ نہایت ہی خوبصورت ہے۔

مدینہ منورہ میں روضۂ رسول ﷺ پر حاضری ۔ مسجد نبوی شریف اور دیگر مقامات مقدسہ کی زیارت

ضروری کاغذات چیک کرانے کے بعد مدینہ منورہ طیبہ وطاہرہ کی حاضری کے لیے ٹیکسیوں پر میاں تاج دین ، حاجی حسن دین ، حاجی محمد شفیع ، ان کی زوجہ صفیہ بی بی ، حاجی محمد لطیف اور احقر محمد جمیل روانہ ہو چکے ہیں ۔ اللہ ! اللہ ! ہماری کاریں مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفا کی طرف

روانہ ہو چکی ہیں۔ وہ مدینہ منورہ جس کی حاضری کے لیے پوری کائنات ترس رہی ہے۔ ستر ہزار (70000) معصوم فرشتے صبح اور اتنی ہی تعداد میں رات کو روزانہ حاضری دیتے ہیں۔ لیکن زندگی بھر میں ایک بار باری آتی ہے، قیامت تک ترستے ہی رہیں گے، دوبارہ باری نہیں آئے گی مدینہ منورہ قریب آ گیا ہے۔ مدینہ طیبہ کی نورانی بتیاں اپنی خاص چمک بکھیر رہی ہیں۔

سبحان اللہ! مسجد نبوی شریف کے نورانی مینار نظر آ گئے ہیں۔ آنکھوں میں بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، سیدی رسول اللہ ﷺ کی نظر کرم سے مقدس شہر مدینہ منورہ میں داخل ہو چکے ہیں۔

نہ خواہش خلد دی دل وچ نہ حوراں دی طلب مینوں
بس ایہہ کافی اے جنت تیرے کوچے نوں بناواں میں

☆

جب مسجد نبوی کے مینار نظر آئے
اللہ کی رحمت کے آثار نظر آئے

☆

کونین دے والی دادربار بڑا سوہنا
سوہنے رب دی مدینے دا گھر بار بڑا سوہنا

☆

سب رستے مدینے دے مینوں جان توں ودھ پیارے
پر جیہڑا جاندا روضے نوں او بازار بڑا سوہنا

☆

دنیا دے سفراں توں بندہ اک وی تے جاندا اے
پر سفر مدینے دا ہر بار بڑا سوہنا

مسجد نبوی دی ہر چیز نرالی اے
پر جیہڑا جڑیا روضے نال او مینار بڑا سوہنا

تقریباً ساڑھے تین بجے (3:30) سحری کے وقت مدینہ منورہ میں حاضر ہو چکے ہیں۔ مکان کرایہ پر لیا جس کا یومیہ کرایہ 30 ریال ہے۔ مکان لینے کے بعد غسل کیا۔ تہجد کی اذان ہو گئی ہے۔ اب حاضری کے لیے صاف کپڑے پہن کر، خوشبو لگا کر تیاری کر لی ہے۔ اب اس آقا علیہ السلام کی بارگاہ میں مجرم حاضر ہونے لگا ہے، جن کی تمام عمر نافرمانیاں کرتا رہا ہے، یہ وہ بارگاہ عالیہ ہے۔ جس بارگاہ میں صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنھما بھی دم نہیں مارتے۔ ہائے کس منہ کے ساتھ نافرمان، عاصی غلام حاضر ہو؟ دل کو تسلی دے کر حاضری کے لیے تیاری کر لی ہے۔ کیونکہ ہمارے آقا رحمت ﷺ، رحمت دا جہاں بن کر دنیا میں جلوہ فرما ہوئے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے غیروں پر رحمتیں نچھاور کی ہیں۔ یہ وہ بارگاہ عالیہ ہے۔ حدیث مبارک میں ہے: **من زار قبری وجبت له شفاعتی** (امام تقی الدین سبکی: شفاء السقام مترجم ص 20) جس نے میری قبر انور کی زیارت کی، میری شفاعت اس کے لئے واجب ہو گئی۔'' یہ آقا علیہ السلام کا کرم ہے شفاعت اپنے ذمے لے لی ہے۔ حدیث مبارکہ ہے۔ **من زار نی بعد مماتی فکانما زارنی فی حیاتی**، (امام تقی الدین سبکی: شفاء السقام مترجم ص 24) جس میں میرے وصال مبارک کے بعد میری زیارت کی اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی،،۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا** (النساء ۶۴) اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کر لیں، پھر وہ اے محبوب علیہ السلام آپ کے دربار عالیہ میں حاضر ہو جائیں، وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگیں۔ محبوب علیہ السلام بھی ان کے حق میں سفارش فرما دیں تو وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔ سرکار علیہ السلام نے فرمایا: **انما انا قاسم و الله یعطی** (صحیح بخاری ج اول ص ۱۶) یعنی اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے میں تقسیم کرتا ہوں''۔ معلوم ہوا جو کچھ کسی کو ملتا ہے

سرکار علیہ السلام کے دربار عالیہ سے ملتا ہے۔ سرکار مدینہ علیہ السلام کے غلام مسجد نبوی شریف میں حاضر ہو چکے ہیں۔ دو رکعت تحیۃ المسجد اور دو رکعت شکرانے کے بعد نماز تہجد ادا کیں۔ اس کے بعد نماز فجر ادا کی۔ اب سرکار عالی شان، رحمت دو جہاں ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں حاضری کے لیے روانہ ہو چکے ہیں۔ ہائے کس منہ سے حاضری دوں؟ آقا علیہ السلام کا کھا کر آپ کی تمام عمر نافرمانی کر کے کس منہ سے حاضری دوں؟ عجب منظر ہے، وہاں عشاق کی عجیب حالت ہے!

منظر ہو بیاں کیسے الفاظ نہیں ملتے
جب سامنے آنکھوں کے دربار نظر آئے
بس یاد رہا اتنا سینے سے لگی جالی
پھر یاد نہیں کیا کیا انوار نظر آئے

رحمت دو جہاں، آقا نامدار ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں ساتھی اور احقر محمد جمیل حاضر ہو چکا ہے۔ **الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ** ﷺ۔ یارسول اللہ ﷺ! یہ کمینہ چار پائے چرانے والا، گنوار، عاصی اور ساری عمر آپ کی نافرمانی کرنے والا، مجرم کی حیثیت سے آپ کے دربار عالی شان میں حاضر ہو چکا ہے۔ یارسول اللہ ﷺ! اعمال کی وجہ سے سزا کا حق دار ہوں لیکن آپ رحمت دو جہان بن کر جلوہ گر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے: اگر تم اپنے آپ پر ظلم کر لو، میرے محبوب علیہ السلام کے دربار عالیہ میں حاضر ہو جاؤ، مجھ سے معافی مانگو اور میرے محبوب ﷺ بھی سفارش کر دیں تو میں تمہاری توبہ قبول کر لوں گا"۔ یارسول اللہ ﷺ! مجرم بن کر آپ کے دربار میں حاضر ہو چکا ہوں، شفاعت کا سوال کرتا ہوں، یارسول اللہ ﷺ! میری میرے والدین، میرے ساتھیوں کی اور اپنی تمام امت کی شفاعت فرمانا۔ میرے اہل خانہ کی، میرے قریہ (گاؤں) والوں کی، تمام پاکستانیوں کی اور تمام امت کی شفاعت فرمانا۔ عجب کیفیت ہے! آنسو آنکھوں سے جاری ہیں! مجرم، آقا علیہ السلام کے دربار میں حاضر ہے۔ اب اس مجرم محمد جمیل کی قسمت کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ یارسول اللہ ﷺ! کرم فرماؤ! اپنے چار یاروں

کا صدقہ کر کے اور اہل بیت کرام کا صدقہ کر کے۔ یارسول اللہ ﷺ! احقر محمد جمیل، میاں تاج دین، محمد لطیف، حسن دین، محمد شفیع اور صفیہ بی بی ہم تمام ساتھیوں پر راضی ہو جائیں۔ اپنی رضا عطا فرمائیں! ادب، عشق اور تڑپ کے ساتھ پیارے مدینہ طیبہ میں رہنے کی اجازت عطا فرمائیں۔ آمین! یارسول اللہ ﷺ! بار بار باادب حاضری کی سعادت عطا فرمائیں! جنت البقیع شریف میں مدفن نصیب فرما دیں۔ آمین!

میرا منہ ہو گیا کالا گناہ دی سیاہی توں
کیوں نہ کیتے تے پچھتاواں یارسول اللہ ﷺ

☆

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا
میری تقدیر بری تو بھلی کر دے
محو اثبات پر ہے کروڑا تیرا
تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

(حضرت امام احمد رضا خاں قادری۔ حدائق بخشش ص ۳)

یارسول اللہ ﷺ، میرے میٹھے، انمول آقا، پیارے آقا ﷺ احقر عاصی محمد جمیل، محمد لطیف، میاں تاج دین، محمد شفیع اور صفیہ بی بی کو بار بار باادب حاضری کی سعادت سے نوازنا! ہمارے اہل خانہ کو بھی باادب حاضری کی دولت سے نوازنا:

جسے چاہا در پہ بلا لیا جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

یارسول اللہ ﷺ! نہ ہمارے اعمال ہیں، نہ صورت ہے، نہ سیرت ہے، نہ طریقہ ہے،

نہ سلیقہ ہے، بس آپ کا کرم ہی ہے حاضری کی سعادت نصیب فرمادی ہے۔ یارحمت دو جہان، شفیع عاصیاں ﷺ حاضری کی سعادت سے نوازتے رہیں۔ آمین!

اس کے بعد سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ عالیہ میں حاضری دی، سلام عرض کیا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ ہستی ہیں جن کے بارے میں آقا علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے: جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں ڈالا وہ میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینے میں ڈال دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: الرحمن ☆علم القران ☆الرحمٰن وہ ہے جس نے نبی کریم علیہ السلام کو قرآن سکھایا"۔ قرآن میں ہر چیز کا علم ہے۔ معلوم ہوا اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء کا علم اپنے محبوب ﷺ کو سکھادیا۔ سرکار علیہ السلام فرماتے وہ سب کچھ میں نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینے میں ڈال دیا۔ معلوم ہوا تمام اشیاء کا سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی علم ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ سرکار دوعالم علیہ السلام کی بارگاہ عالیہ میں حاضر تھے کہ ایک نابینا آیا، اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمائیں مجھے اپنی داڑھی مبارک کو ہاتھ لگانے دیں۔ نبی کریم ﷺ کے حکم سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت دے دی، نابینا نے داڑھی مبارک ہاتھ میں لے کر دعا کی: یا اللہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی داڑھی کے صدقے میری آنکھیں روشن کردے۔ اسی وقت نابینا کی آنکھیں روشن ہوگئیں، سیدنا جبریل علیہ السلام حاضر ہوگئے، عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اگر یہ نابینا تمام جہان کے نابینوں کی آنکھوں کا سوال کرتا تو اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقے تمام نابینوں کی آنکھیں روشن کردیتا۔

اس کے بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ عالیہ میں حاضری دی اور سلام عرض کیا۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ ہستی ہیں جن کو ہمارے نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے مانگ کرلیا ہے یعنی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرید بھی ہیں مراد بھی ہیں

سیدنا آقا علیہ السلام نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی آنا ہوتا تو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے۔

آج 29 نومبر ہے، جمعہ مبارک کا دن ہے۔ نماز جمعہ مبارک مسجد نبوی شریف میں پڑھی۔ جمعہ مبارک کے بعد باران رحمت کا نزول شروع ہوا، رحمت کی بارش کے قطرے ہم گنہگاروں کے جسموں پر بھی پڑے، یہ بارش ایک سال کے بعد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ایسی بابرکت بارش بار بار نصیب فرمائے۔ رات بھی بارش ہوتی رہی۔

آج 30 نومبر بروز ہفتہ ہے۔ صبح چار بجے (4:00) باب جبریل علیہ السلام میں داخل ہوکر ریاض الجنہ شریف میں مبارک جالیوں کے قریب ہی جگہ ملی، نماز تہجد ادا کی۔ نماز فجر ادا کرکے مواجہ شریف میں حاضری دی اور سلام عرض کیا۔ شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنھما کی بارگاہ عالیہ میں بھی سلام عرض کیا۔ اس کے بعد مکان ہی میں آکر ناشتہ کیا۔ پھر مسجد نبوی شریف جو وسیع ہورہی ہے اس کا طواف کیا یعنی مسجد مبارک کے اردگرد پھرے، تقریباً ڈھائی گھنٹے لگے۔ ہر طرف گنبد خضری کے نظارے نظر آئے۔ دل چاہتا ہے میٹھے آقا، پیارے مولا، سچے مدنی تاجدار، فخر موجودات، حبیب کردگار ﷺ کی مسجد شریف کے نورانی مینار جو جنت کے محلات کو شرمندہ کررہے ہیں۔ دیکھتے رہیں، دیکھتے دیکھتے ہی تمام عمر بسر ہوجائے۔ اللہ! اللہ! نورانی کا فوری مینار، انوار و برکات بکھیر رہے ہیں۔ گنبد خضری کی نورانی چمک، سبز رنگ کی پیاری لہر، چاند اور سورج کو شرمندہ کررہی ہے، اللہ! اللہ! سبحان اللہ! مدینہ منورہ کی پیاری گلیاں جن کی دربانی کے لیے فرشتے مقرر ہیں۔ ایسی خوشبو کی مہک بکھیر رہی ہیں کہ وہ خوشبو تو جنت میں بھی نہ ہوگی کیونکہ ان نورانی گلیوں میں پیارے آقا ﷺ گزرا کرتے تھے۔ میٹھے آقا ﷺ کے نورانی قدموں کے ساتھ ان گلیوں کو نسبت ہوچکی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب علیہ السلام کی راہ گزر کی قسم اٹھائی ہے۔ یاالٰہی! اپنے محبوب پاک علیہ السلام کے پیارے مدینہ طیبہ کی بار بار حاضری نصیب ہو! اور جنت البقیع شریف میں مدفن نصیب ہو۔ آمین!

آج 30 نومبر بروز ہفتہ ہی کو پاکستانی کرنسی تو ڑائی ہے۔ پاکستانی 100 روپے کے 14 ریال ملے ہیں۔ یعنی پاکستانی کرنسی کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ 1982ء میں سیاہ کار نے حج کیا اس وقت، پاکستانی ایک سو (100) روپے کے 28 ریال ملے تھے۔ 1988ء میں عمرہ کیا تھا۔ 20 ریال ملے تھے، 1989ء میں عمرہ کی سعادت حاصل کی، پاکستانی ایک سو (100) روپے کے اٹھارہ (18) ریال ملے تھے۔ 1990ء میں عمرہ کیا تھا، سولہ (16) ریال ملے تھے۔ 1991ء میں مدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہوئی۔ پاکستانی ایک سو (100) روپے ادا کرنے کے چودہ (14) ریال ملے۔

مسجد نبوی شریف میں نماز عصر ادا کرنے کے بعد جنت البقیع شریف میں حاضری دی۔ جنت البقیع شریف مدینہ منورہ کا وہ مبارک قبرستان ہے، جس میں سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امہات المومنین، دس ہزار (10000) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور بے شمار اولیاء کرام رحمھم اللہ تعالیٰ آرام فرما ہیں۔ سب سے پہلے سرکار دو عالم ﷺ کی صاحبزادیوں سیدہ رقیہ، سیدہ زینب اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے مزارات پر حاضری دی۔ سلام عرض کیا۔ اس کے بعد سیدہ فاطمہ بنت رسول ﷺ، سیدنا امام جعفر صادق، سیدنا امام حسن، حضرت امام باقر اور حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے مزارات پر بھی حاضری دی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا وہ ہستی ہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہوگا اے محشر والو! اپنی نظریں نیچی کرلو تا کہ میرے محبوب علیہ السلام کی لخت جگر نور نظر گزر جائے، سلام عرض کیا۔ اس کے بعد امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے مزارات پر حاضری دی، سلام عرض کیا۔

بنت صدیق آرام جان نبی — اس حریم براءت پہ لاکھوں سلام
یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ — اس پر نور صورت پہ لاکھوں سلام

سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کے مزار پر حاضری دی اور سلام عرض کیا۔ اس کے

بعد سیدنا عبداللہ اور سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنھما کے مزارات پر حاضری دی اور سلام عرض کیا۔ پھر شہداء کرام کے مزارات پر حاضری دی اور سلام عرض کیا۔ اس کے بعد سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ ہستی ہیں جن کے نکاح میں سید دو عالم ﷺ کی دو صاحبزادیاں آئیں۔ سرکار علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر میری چالیس (40) صاحبزادیاں بھی ہوتیں یکے بعد دیگرے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں دیتا جاتا۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حیا کی کان ہیں۔ آپ سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔ سلام عرض کیا۔ اس کے بعد سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے مزار پر حاضری دی اور سلام عرض کیا۔

بڑی توقیر تو نے پائی حلیمہ — بنی میرے آقا دی دائی حلیمہ
جھاں دیاں تلویاں دی خاک نوں نبی ترسن
اونہاں دے لباں تے لب لگاں دی اے حلیمہ

سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی بڑی شان ہے۔ سرور دو عالم ﷺ، سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاتے اور ان کے لیے اپنی چادر مبارک بچھا دیتے تھے

آج مسجد نبوی شریف میں سرکار دو عالم ﷺ کے منظور نظر حضرت مولانا عبدالقادر مدنی کی زیارت ہوئی جو تقریباً اٹھارہ (18) سال سے مدینہ منورہ میں حاضر ہیں۔ مدینہ طیبہ میں جوتے نہیں پہنتے۔ مسجد نبوی شریف میں قرآن کریم پڑھاتے ہیں۔ مقام احد شریف میں اپنا مکان ہے، وہاں بھی مدرسہ جاری کیے ہوئے ہیں۔ ہمارے حق میں آپ نے دعا فرمائی ہے۔ مولانا ڈاکٹر نور محمد ربانی صاحب جو حیدر آباد دکن (انڈیا کے رہنے والے)، بڑے بزرگ ہیں۔ ان کی بھی زیارت مسجد نبوی شریف میں ہوئی ہے، جو کئی سال سے مدینہ طیبہ میں رہتے ہیں۔ جو کئی سال سے مدینہ طیبہ میں رہتے ہیں۔

آج دسمبر کی پہلی (1) تاریخ، اتوار کا دن ہے۔ ریاض الجنہ شریف میں جالیوں مبارکہ کے قریب ہی جگہ مل گئی ہے، سرکار پاک علیہ السلام فرماتے ہیں: ریاض الجنہ جنت کے

باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ علماء فرماتے ہیں: سرکار دو عالم علیہ السلام کے روضہ مبارک والی جگہ عرش معلیٰ سے بھی افضل ہے۔ کیونکہ اس مبارک جگہ میں افضل آقا علیہ السلام آرام فرما ہیں۔ نماز تہجد ادا کی، اس کے بعد مواجہ شریف میں حاضری دی۔ عجیب سماں ہے۔ انوار و برکات کی بارش ہو رہی ہے۔ ایک داتا کے حضور درود شریف اپنی اپنی بولیوں میں نعت شریف اور استغاثہ کی صورت میں نذرانہ عقیدت پیش کر رہے ہیں۔ آنکھوں میں آنسو کا سیلاب امڈ آیا ہے۔ سرکار پاک علیہ السلام کا ہم گنہگاروں پر کتنا کرم ہے، کہ حاضری کی توفیق عطا کی ہے، اس کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حضور سلام عرض کیا۔ شیخین کریمین کے حضور عرض کیا: یا سیدین طیبین طاہرین، منورین سرکار پاک علیہ السلام کے حضور سفارش فرمائیں، کہ آپ ہم عاصیوں پر راضی ہو جائیں۔

حاضری کے بعد زیارات کے لیے ٹیکسی کرایہ پر لی، ساٹھ (60) ریال ادا کیے۔ سب سے پہلے مسجد قباء شریف کی زیارت کی۔ مسجد قباء شریف وہ مبارک مسجد ہے جس میں دو رکعت نوافل ادا کرنے سے عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ ہجرت کے بعد سب سے پہلے حضرت نور مجسم ﷺ نے مسجد قباء بنائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے. اسس علی التقوی (التوبة : ۱۰۸) مسجد قباء شریف کی بنیاد تقوی پر رکھی گئی، مسجد قباء شریف کے بعد سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر حاضری دی۔ آپ کا مزار مبارک احد شریف میں ہے، وہاں سیدنا حضرت عبداللہ بن جحش، حضرت مصعب بن عمیر اور مزید ستر (70) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مدفون ہیں، ان کے مزارات مقدسہ کی زیارت کی۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کنواں کی زیارت کی۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا تھا۔ اب اس کنویں میں ٹیوب ویل لگا ہوا ہے۔ اس کے پاس ہی خوبصورت نرسری ہے۔ اس کے بعد مسجد قبلتین کی زیارت کی۔ یہ وہ مبارک مسجد ہے۔ جس میں پیارے آقا دو عالم ﷺ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھایا کرتے تھے، سترہ (17) مہینے تک سرکار علیہ السلام نے

بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھائیں۔ نماز پڑھانے کے دوران خیال مبارک آیا بیت اللہ شریف، ہمارا کعبہ بن جائے، آسمان کی طرف دیکھا، اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب علیہ السلام کا دیکھنا پسند آیا۔ ارشاد ہوا: **قد نری تقلب وجھک فی السماء فلنولینک قبلة ترضھا (البقرہ : 144).** اے پیارے محبوب علیہ السلام! آپ کا آسمان کی طرف بار بار دیکھنا ہم دیکھ رہے ہیں۔ اے پیارے محبوب علیہ السلام! اپنے پیارے چہرے پاک کو کعبہ ابراہیمی کی طرف کر لیجئے کیونکہ ہمیں آپ کی رضا مقصود ہے۔ **کلھم یطلبون رضائی وانا اطلب رضاک یا محمد** ﷺ! اے پیارے محبوب علیہ السلام! تمام کائنات میری رضا کی طالب ہے میں آپ کی رضا چاہتا ہوں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم — خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

اس کے بعد چھ مساجد کی زیارت کی۔ سب سے پہلے مسجد فتح کی زیارت کی۔ اس جگہ جنگ خندق کے لیے خندق کھودی گئی تھی۔ مسجد فتح کی جگہ سرکار دو عالم علیہ السلام کا مبارک خیمہ تھا۔ اس جگہ ترکوں نے مسجد بنا دی ہے۔ خندق کھودنے کے دوران ایک سخت پتھر نکل آیا جو کسی سے بھی نہیں ٹوٹتا تھا۔ پیارے آقا علیہ السلام نے کدال ماری پتھر ریزہ ریزہ ہو گیا۔ کدال مارنے سے روشنی نکلی جس سے ملک شام کے محلات نظر آ گئے تھے۔ سرکار مدینہ سرور سینہ ﷺ نے شکم اطہر پر بھوک کی وجہ سے پتھر باندھے ہوئے تھے۔ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا تو آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اپنے گھر گئے بیوی صاحبہ سے پوچھا گھر میں کھانے کے لیے کوئی چیز ہے؟ عرض کیا: تھوڑا سا آٹا اور بکری کا بچہ ہے۔ بیوی نے عرض کیا: پیارے آقا علیہ السلام اور چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آ جائیں۔ سرکار دو عالم علیہ السلام کے کان مبارک میں عرض کر دیں۔ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: میرے آقا علیہ السلام ہمارے گھر آپ کی دعوت ہے اور چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ساتھ آ جائیں۔ سرکار دو عالم علیہ السلام نے بلند آواز سے فرمایا: اے میرے پیارے صحابہ کرام! جابر کے گھر دعوت ہے۔ سرکار دو عالم

علیہ السلام نے فرمایا: اے جابر! جب تک ہم آنہ جائیں ہنڈیا چولھے سے نہ اتارنا اور روٹی بھی نہ پکانا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بکری کا بچہ ذبح کیا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ننھے منھے بچوں نے زندگی میں پہلی مرتبہ جانور ذبح کرنے کا منظر دیکھا تھا۔ پھر انہوں نے ذبح کے منظر کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی یعنی بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی سے کہا۔ میں تجھ کو بتاؤں ابا جان نے کیسے بکری ذبح کی؟ چھت پر لے جا کر اسے لٹا کر اس کے حلق پر چھری چلا دی یعنی ذبح کر دیا، پھر خوف زدہ ہو کر بھاگا اور چھت سے گر کر فوت ہو گیا۔ صبر و تحمل کی پیکر سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی نے بچوں کو مکان کے اندر رکھ کر اوپر کپڑا ڈال دیا اور دروازے کو کنڈی لگا دی۔ سرکار دو عالم علیہ السلام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لائے۔ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی میں خوشبو ڈال کر چھڑکاؤ کیا۔ سید دو عالم ﷺ نے ہنڈیا میں لعاب دہن شریف ڈالا اور آٹا میں بھی لعاب دہن شریف ملا دیا۔ کھانا تیار ہو گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کھانے کے لیے بیٹھ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو یہ پیغام دے کر بھیج دیا: اے پیارے محبوب علیہ السلام! جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لڑکوں کے بغیر کھانا نہیں کھانا۔ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی صاحبہ سے صاحبزادوں کے متعلق پوچھا؟ بیوی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے روتے ہوئے واقعہ بیان کر دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب سرکار دو عالم علیہ السلام کو بتا دیا۔ سرکار مدینہ ﷺ نے کنڈی کھول کر دیکھا تو دونوں شہزادے مرے ہوئے تھے، احمد مختار آقا و مولا ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو جاؤ! صاحبزادے زندہ ہو گئے۔ جناب سرکار مدینہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا۔ بکری کی ہڈیاں جمع کیں آقا علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو جا! بکری بھی زندہ ہو گئی۔ چند آدمیوں کا کھانا تھا جو تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خوب سیر ہو کر کھایا اور کھانا بچ بھی گیا۔ (مفتی عنایت احمد کاکوروی: معجزات سید المرسلین ص ۱۳۷) اس کے بعد مسجد سلمان فارسی، مسجد عمر بن خطاب، مسجد سیدنا علی، مسجد سیدہ فاطمہ اور مسجد سیدنا ابو بکر صدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت کی۔ تمام مساجد میں نوافل ادا کیے۔ اس کے بعد حرم محترم میں آ گئے۔

آج دو (2) دسمبر بروز پیر ہے۔ بوقت سحر تہجد کی اذان ہوئی، حرم شریف مکمل طور پر بھر گیا ہے۔ الحمد للہ! آج ریاض الجنہ شریف میں بالکل جالیوں مبارک کے قریب جگہ ملی ہے۔ عجیب منظر ہے، سرکار مدینہ پیارے آقا علیہ السلام کی تربت انور کا سبز غلاف نظر آ رہا ہے، خوشبوؤں کے حلے آ رہے ہیں۔ جب خوشبو کی مہک کی لہر آتی ہے، تو دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ دل کی مرجھائی ہوئی کلیاں کھل جاتی ہیں، اللہ تعالیٰ یہ نعمت بار بار نصیب کرے۔ آمین! ثم آمین! وما توفیقی الا باللہ۔ یہ سارا صرف اللہ تعالیٰ کے فضل کا معاملہ ہے۔ نماز تہجد ادا کی، پھر حاضری کے لیے مواجہ شریف میں حاضر ہو گئے۔ **الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ. الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ ﷺ. الصلوۃ والسلام علیک یاشفیع المجرمین ﷺ.**

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
تو زندہ ہے واللہ تو زندہ واللہ
میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے
برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت
بدوں پر بھی برسادے برسانے والے
میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے
حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

(حضرت امام احمد رضا خاں قادری: حدائق بخشش ص ۹۹)

اس کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بارگاہ عالیہ میں سلام عرض کیا پھر نماز اشراق ادا کی، اس کے بعد مکان میں آئے ناشتہ کیا۔ اس کے بعد لال دین صاحب کے مکان میں حاضر ہوئے، ان کی زیارت کی وہ بہت بڑے بزرگ ہیں۔ گنبد خضریٰ پر سرکار پاک علیہ السلام کے ساتھ باتیں کرتے ہیں۔ آپ نے بڑے ایمان افروز واقعات سنائے۔ فرمایا: اہل عرب سے بحث نہ کرو کیونکہ وہ سرکار علیہ السلام کے ہمسائے ہیں۔ کسی سے سوال نہ کرو، بغیر ضرورت کے حرم شریف سے باہر نہ نکلو۔ ایک شخص آیا اس کا خرچ ختم ہو گیا۔ لیکن سوال نہ کرتا تھا، بھوک نے نڈھال کیا کمزور ہو گیا۔ سرکار دو عالم پیارے آقا علیہ السلام خواب میں ملے، آپ نے روٹی عطا فرمائی تو وہ سیر ہو گیا۔ حاجی لال دین صاحب نے ایک عبرت ناک واقع بیان کرتے ہوئے فرمایا: دو آدمی حج کے لیے آئے، ایک نے دوسرے کے پیسے چھپا لیے۔ اس نے کہا: میرے پیسے دے دیں۔ وہ کہنے لگا: میں نے نہیں لیے۔ اس نے کہا: سرکار دو عالم ﷺ کی جالیوں کے پاس کہہ دے کہ میں نے پیسے نہیں چوری کیے۔ اس حاجی نے پیارے آقا رحمت دو جہاں ﷺ کے حضور کہہ دیا: میں نے اس کے پیسے نہیں لیے۔ اس کو کچھ نہیں ہوا۔ حضرت حمزہ عم مصطفےٰ ﷺ خواب میں ملے۔ فرمایا: آقا دو جہاں ﷺ پردہ ڈالتے ہیں گنہگاروں کے لیے اور نیکوں کے لیے بھی۔ میرے پاس اس کو لاؤ۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر اس حاجی کو لے گیا۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تربت کو ہاتھ لگا کر کہا: میں نے اس کے پیسے نہیں لیے ہاتھ جڑ گیا، آخر اس نے توبہ کی اور پیسے اس کو دے دیے۔ حاجی لال دین صاحب نے مزید فرمایا کسی کو کوئی مشکل پیش آئے تو سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار عالیہ میں حاضر ہو کر دعا کرے، مشکل حل ہو جائے گی۔ اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: ایک دفعہ مجھے پولیس پکڑ کر لے گئی، تقریبا ایک ہزار آدمی پکڑے گئے تو میں نے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار عالیہ میں عرض کیا: آپ نے ہی چھڑانا ہے۔ چنانچہ پولیس افسر نے مجھے باعزت رہا کر دیا۔

آج نماز عشاء کے بعد ہم مولانا عبدالقادر مدنی صاحب کے ہمراہ ایک بزرگ کی

دکان پر گئے۔ انہوں نے بڑی عزت کی۔ چائے سے تواضع کی۔ چائے پی کر مولانا عبدالقادر مدنی صاحب نے فرمایا: ان کے ویزوں میں توسیع کرا دیں۔ انشاءاللہ کل بروز بدھ ان کے ہمراہ جوازات کے دفتر جانا ہے۔

آج دسمبر کی تین (3) تاریخ بروز منگل ہے۔ صبح سحری کے وقت ریاض الجنۃ شریف میں جالیوں مبارک کے قریب ہی جگہ ملی ہے، نماز تہجد ادا کی، اس کے بعد سرور کون ومکان، مالک زمین وزمان، تاجدار دو جہاں ﷺ کے دربار عالیہ میں حاضری دی۔ سلام عرض کیا۔ سرکار پاک علیہ السلام سے شفاعت کا سوال کیا۔ پھر شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حضور سلام عرض کیا۔ بعد میں گھر آئے ناشتہ کیا، اس کے بعد باب عمری جوازات کے دفتر گئے تاکہ ویزہ میں توسیع ہو جائے۔ انہوں نے کہا: ویزہ ختم ہونے سے دو دن پہلے آئیں۔ اب انشاءاللہ تعالیٰ چاند کی چار (4) تاریخ کو جوازات کے دفتر جائیں گے، اللہ کرے ویزہ میں توسیع ہو جائے، تاکہ مدینہ منورہ میں مزید سکونت کی سعادت حاصل ہو جائے۔ آمین! آج رات مولانا عبدالقادر مدنی صاحب کے گھر میلاد شریف کی محفل ہے، جس میں ہم نے بھی شرکت کرنی ہے، رات حاجی محمد رمضان صاحب جو مدینہ منورہ میں کپڑے کی دکان کرتے ہیں۔ ان کی سعودی بیوی ہے۔ ان کی کار میں بیٹھ کر مولانا عبدالقادر مدنی کے گھر حاضر ہوئے ہیں۔ بڑا پر تکلف کھانا تیار کیا ہے۔ مولانا عبدالقادر مدنی صاحب نے مولود شریف پڑھا۔ تقریبا رات بارہ بجے حاجی محمد رمضان کی کار میں بیٹھ کر واپس مکان میں آ گئے ہیں۔

آج دسمبر کی چار (4) تاریخ بدھ کا دن ہے۔ صبح ساڑھے چار بجے (4:30) ریاض الجنۃ شریف میں جگہ مل گئی ہے، نماز تہجد ادا کر کے سرکار ابد قرار، سیدہ آمنہ کے لال، غریبوں کے غمخوار، سیدی رسول عربی ﷺ کے دربار عالیہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ اس کے بعد سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بارگاہ عالیہ میں سلام عرض کیا ہے۔ نماز اشراق مسجد نبوی شریف میں ادا کی۔ مسجد نبوی شریف میں آج مولانا ڈاکٹر محمد نور ربانی صاحب

سے ملاقات ہوگئی۔ان سے جوڑ درد کی گولیاں لکھائی ہیں۔ پھر جنت البقیع شریف میں حاضر ہو کرسلام عرض کیا۔دعا کے بعد گھر واپس آگئے ہیں۔

حرم محترم ،بکرم ،معظم میں جناب الحاج امیر علی صاحب کی زیارت ہوگئی۔آپ کئی سالوں سے مدینہ طیبہ میں رہتے ہیں۔مسجد نبوی شریف میں کام کرتے ہیں،آج اصحاب صفہ کے مقام میں وہ بزرگوں جوگنبد خضریٰ حجرہ پاک میں جاروب کشی کرتے ہیں، کی زیارت ہوئی، وہ بڑی خوش اخلاقی سے ملے،آج جناب الحاج امیر علی صاحب نے بڑی پرتکلف دعوت کی ہے جناب امیر علی صاحب کے ساتھ کھجور منڈی گئے۔وہاں سے برنی کھجوریں خریدی ہیں جو چار (4) روپے کلو کے حساب سے لیں اور کچھ کھجوریں بارہ (12) روپے کلو کے حساب سے ملی ہیں عجوہ کھجور فی کلوستر (70) ریال ہے۔جس کے پاکستانی 480روپے بنتے ہیں۔پھر ٹیکسی میں بیٹھ کر مسجد قباء شریف میں حاضری دی،نوافل ادا کرنے کے بعد پیدل گھر آگئے ہیں۔

آج پانچ (5) دسمبر بروز جمعرات ہے۔صبح تہجد کی نماز ریاض الجنۃ میں ادا کی ہے ۔سرکار پیارے آقا علیہ السلام نے فرمایا: میرے دردولت اور میرے ممبر شریف کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ہے۔اس کے بعد مواجہ شریف میں حاضری دی ہے،سلام عرض کیا۔پھر سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنھما کے حضور سلام عرض کیا۔اس کے بعد مکان میں آگئے ہیں، آج مسجد جمعہ شریف کی زیارت کی ہے،اس مبارک جگہ کی زیارت کی ہے جہاں مدینہ طیبہ کے لوگوں کے بچوں ،بچیوں اور عورتوں نے ہجرت کے وقت سرکار پیارے آقا ﷺ کا عقیدت، محبت اور عشق کے ساتھ استقبال کیا تھا۔بچیوں نے پڑھا تھا۔

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداعی وجب الشکر علینا مادعیٰ للہ داعی

یعنی ثنیہ پہاڑ سے ہم پر چودھویں رات کا چاند طلوع ہوا ہے،ہم پر ان کا شکر یہ ادا کرنا ضروری ہے، کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی ہے۔سرکار پیارے آقا علیہ السلام کی آمد یعنی اللہ تعالیٰ نے ہم پر کرم کیا اپنا لاڈلا محبوب ہمیں عطا کر دیا ہے، آج رات محمد

رمضان صاحب کے گھر محفل میلاد شریف میں حاضر ہوئے ہیں، ماشاء اللہ اس طرح کی محفل میلاد میں نے نہیں دیکھی ،عربی میں تقریباً تین (3) گھنٹے میں ختم ہوا۔کھانا پرتکلف دیا گیا۔ مولانا عبدالقادر مدنی صاحب نے دعا خیر کی ،اس کے بعد اجازت لے کر ایک بجے رات گھر واپس آگئے۔

آج چھ(6) دسمبر بروز جمعہ ہے،تہجد اور صبح کی نماز ریاض الجنۃ شریف میں ادا کی۔ اس کے بعد مواجہ شریف میں حاضری دی۔سلام عرض کیا، پھر سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما کے حضور سلام عرض کیا۔نماز اشراق مسجد نبوی شریف میں ادا کی۔سرکار مدینہ پیارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو میری مسجد میں ایک نماز پڑھے گا اس کو کامل حج کا ثواب عطا کیا جائے گا، یعنی جو شخص پانچ نمازیں مسجد نبوی شریف میں پڑھے گا اس کو روزانہ پانچ حجوں کا ثواب دیا جائے گا، پھر جنت البقیع شریف میں حاضری دی، اس کے بعد گھر آگئے، آج جمعہ پڑھ کر ڈاکٹر محمد عاشق صاحب کے گھر محفل میلاد میں حاضر ہوئے ، ماشاء اللہ بڑی روحانی وتڑپ والی محفل تھی۔بہت لطف آیا۔ڈاکٹر محمد عاشق صاحب ہر جمعہ کو محفل میلاد منعقد کرواتے ہیں۔ بڑے عشق والے آدمی ہیں، آج حرم ،محترم ومکرم میں حافظ عبدالکریم جو میرے پیر بھائی ہیں، سے ملاقات ہوئی ،آپ مدینہ منورہ میں پریس کا کام کرتے ہیں۔بڑے محبت والے اور عاشق رسول عربی ﷺ ہیں۔

آج سات (7) دسمبر بروز ہفتہ ہے۔ریاض الجنۃ شریف میں نماز تہجد اور نماز فجر ادا کی۔پھر مواجہ شریف میں حاضر ہوئے۔جس کی عظمت اللہ تعالیٰ نے یوں بیان کی: یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ (الحجرات:۲) اپنی آوازوں کو میرے محبوب علیہ السلام کی آواز سے بلند نہ کرو"۔یہ وہ بارگاہ عالیہ ہے جس میں بایزید، جنید رحمھما اللہ تعالیٰ بھی دم نہیں مارتے۔عجیب منظر ہے، کہ کالے گورے سب اپنے آقا حضور ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں نذرانہ عقیدت پیش کررہے ہیں۔عربی وعجمی غلام، سرکار پاک بیٹھے آقا ﷺ کے حضور

عقیدت کے پھول نچھاور کر رہے ہیں ۔ آقا پاک علیہ السلام سب کی جھولیاں بھر رہے ہیں ۔ عجیب وغریب منظر ہے، اس منظر پر معصوم فرشتے بھی رشک کر رہے ہیں ۔ عشاق آنسو بہا کر سرکار پاک علیہ السلام سے شفاعت کا سوال کر رہے ہیں ۔ انمول پیارے داتا ﷺ کے حضور سلام عرض کیا ۔ سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حضور سلام عرض کیا ۔ اس کے بعد نماز اشراق پڑھی ۔ جنت البقیع شریف میں سلام عرض کیا پھر فاتحہ خوانی کے بعد گھر واپس آگئے ۔

ارے او ناسمجھ قربان ہو جا ان کی چوکھٹ پر
یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے

آج حاجی لال دین صاحب جو ملتان کے رہنے والے ہیں ان سے ملاقات ہوئی ۔ سرکار دو عالم ﷺ کے ثناء خواں اور بڑی تڑپ والے ہیں ۔ آج حاجی محمد شریف صاحب سے ملاقات ہوئی ہے، آپ بھی بڑی محبت والے ہیں ۔ مدینہ منورہ میں کئی سالوں سے رہتے ہیں ۔

آج آٹھ (8) دسمبر بروز اتوار ہے ۔ نماز تہجد اور صبح کی نماز ریاض الجنۃ شریف میں ادا کی، پھر مواجہ شریف میں حاضری دی ۔ سلام عرض کیا ۔ اس کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنھما کے حضور سلام عرض کیا ۔ مسجد نبوی شریف میں نماز اشراق پڑھ کر باہر نکلے ۔ مدینہ منورہ کے ڈی ۔ ایس ۔ پی جو مدینہ طیبہ کی پولیس کے بڑے افسر ہیں ۔ کا لنگر کھایا ماشاء اہل سنت ہیں ۔ صبح شام لنگر خود تقسیم کرتے ہیں ۔ پھر جنت البقیع شریف میں حاضری دی مدینہ منورہ میں مسجد ابوبکر، مسجد فاروق اعظم، مسجد سیدنا علی المرتضیٰ اور مسجد غمامہ کی زیارت کی ۔ اس کے بعد جناب خان محمد صاحب سے ملاقات ہوئی جو بڑے نیک شخص ہیں ۔ ننگے پاؤں مدینہ طیبہ کی گلیوں میں پھرتے ہیں، تقریباً پندرہ (15) سال سے مدینہ منورہ میں سکونت پذیر ہیں ۔ بڑے بزرگ ہیں ۔

آج نو (9) دسمبر بروز پیر ہے ۔ ریاض الجنۃ شریف میں نماز تہجد ادا کی ۔ فجر کی اذان

ہوئی، نماز فجر ادا کر کے مواجہ شریف میں حاضری دی، سلام عرض کیا، پھر سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنھما کے حضور سلام عرض کیا ۔ بعد میں جنت البقیع شریف میں حاضری دی ۔ پھر عم مصطفےٰ ﷺ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پاک میں حاضری دی سلام عرض کیا ۔ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور پر جو دعا بھی کی جائے قبول ہو جاتی ہے، دوبارہ حاضری کے لیے عرض کیا، مدینۃ الشفاء میں سرکار پاک علیہ السلام بار بار کرم فرمائیں سرکار ابد قرار ﷺ کا مدینہ طیبہ شفاء کا گھر ہے، جو شخص مدینہ طیبہ میں حاضر ہوتا ہے، اس کو روحانی اور جسمانی شفاء مل جاتی ہے، احقر 1988ء میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا ۔ رات بارہ بجے (12:00) پیٹ درد شروع ہوا ۔ درد تیز ہوتا جا رہا تھا ۔ گنبد خضریٰ کی طرف منہ کر کے عرض کیا! یا رسول اللہ ﷺ! مدینہ منورہ میں شفاء ملتی ہے، مجھے درد ہو رہا ہے ۔ اسی وقت شفاء مل گئی ۔ درد جاتا رہا ۔ 29 نومبر 1991ء شب جمعہ مدینہ طیبہ کی طرف حاضری کے لیے آرہے تھے ۔ احقر کو کمر میں شدید درد تھا اور پٹھوں میں بھی درد ہو رہا تھا ۔ پاکستان میں ڈاکٹر سے بھی علاج کرایا لیکن آرام نہ آیا تھا ۔ جب احقر مدینہ طیبہ میں داخل ہوا، شفاء کے گھر میں داخل ہوا ۔ اسی وقت شفاء مل گئی اور درد مکمل طور پر ختم ہو گیا ۔ مدینہ منورہ میں میری آنکھ خراب ہو گئی حتیٰ کہ ورم آگیا، سوج گئی اور بہت درد ہو رہا تھا مسجد نبوی شریف میں گنبد خضریٰ کے سامنے حاضر تھا ۔ میٹھی اور پیاری ہوا چل رہی تھی، گنبد خضریٰ کا بوسہ لے کر آرہی تھی، احقر نے آنکھ کی جلد کو ہاتھوں سے چوڑا کیا تا کہ ہوا آنکھ میں داخل ہو ۔ مبارک ہوا آنکھ میں داخل ہو گئی ۔ اسی وقت درد جاتا رہا ۔ آنکھ کا ورم بھی ختم ہو گیا ۔ سبحان اللہ! مدینہ طیبہ شفاء کا گھر ہے، جو ہوا گنبد خضریٰ کو بوسا دے کر آئے اس میں بھی شفاء ہے، مسجد نبوی شریف کے میناروں کی بلندی 330 فٹ ہے ۔ کل مینار دس ہیں ۔ دروازوں کی تعداد چھپن (56) ہے ۔ اللہ تعالیٰ بار بار حاضری نصیب کرے ۔ آمین! ثم آمین!

آج جناب الحاج امیر علی صاحب نے مدینہ طیبہ سے تا جدہ وطن واپسی کے لیے

ٹکٹیں کنفرم کرادی ہیں ۔انشاء اللہ !کل دس (10) دسمبر بروز منگل صبح آٹھ بجے(8:00) مدینہ طیبہ ایئر پورٹ سے جہاز جدہ کی طرف پرواز کرے گا۔منگل کو انشاءاللہ تعالیٰ مکہ مکرمہ میں عمرہ ادا کریں گے۔

آج دس (10) دسمبر بروز منگل ہے۔مدینہ طیبہ سے جدائی اور فرقت کا وقت آگیا ہے۔ہائے کیا کریں !دل قابو میں نہیں ہے۔فرقت کی گھڑی بڑی مشکل ہے۔

مر کے جیتے ہیں جو ان کے در پہ جاتے ہیں حسن
جی کے مرتے ہیں جو آتے ہیں مدینہ چھوڑ کر

مدینہ منورہ طیبہ طاہرہ کی ہر چیز اچھی ہے۔دن اچھا ہے۔رات اچھی ہے۔اور یہاں کی ہر گھڑی اچھی ہے۔مگر رخصت اور فرقت کی گھڑی اچھی نہیں۔آج تہجد کی اذان ہوئی دست بستہ میاں تاج دین، حاجی حسن دین، محمد لطیف، محمد شفیع اور محمد جمیل سب غلام آنسوؤں کی لڑی پرو کر مواجہ شریف میں حاضر ہوئے ،الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ۔الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ ﷺ۔یارسول اللہ ﷺ!ہائے مدینہ طیبہ چھوٹا جارہا ہے۔!ہائے مدینہ منورہ چھوٹا جا رہا ہے۔!یارسول اللہ ﷺ! آپ کی فرقت وجدائی ستارہی ہے۔!کس منہ سے آپ سے اجازت طلب کریں؟ہائے ہماری قسمت مدینہ طیبہ چھوٹا جارہا ہے۔مسجد نبوی شریف ،ریاض الجنۃ شریف ،نورانی مینار ،مبارک ستون ،طاہر محراب ،طیب منبر ،اصحاب صفہ کی پاک جگہ اور دروازے ہائے چھوٹ رہے ہیں۔یارسول اللہ ﷺ!مدینے کی گلیاں چھوٹ رہی ہیں !یارسول اللہ ﷺ دوبارہ کرم فرمانا !حاضری عطا فرمانا۔ہم کو ،ہمارے اہل خانہ کو اور تمام دوستوں کو حاضری عطا فرمانا۔آنکھوں سے موسلادار بارش کی طرح آنسو جاری ہیں۔عجیب کیفیت ہے اور عجیب منظر ہے۔یارسول اللہ ﷺ ہم گنہگاروں پر راضی ہو جائیں !اپنی شفاعت عطا فرمانا!ہم سیاہ کار غلاموں کی بے ادبیاں معاف فرمانا اور بار بار حاضری نصیب فرمانا۔پھر سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حضور سلام عرض کیا۔اور دعا کی۔اے گنبد

خضریٰ کی سبز جالیو!تم پہ لاکھوں سلام !اے ستون سید، عائشہ صدیقہ !ستون حنانہ !تم پہ لاکھوں سلام اے منبر ومحراب !تم پہ لاکھوں سلام۔اے ،ریاض الجنۃ !اے ریاض الجنۃ کے نورانی قالینو !تم پہ لاکھوں سلام۔اے مسجد نبوی کے کافوری ستونو!تم پہ لاکھوں سلام باب سلام ،باب ابوبکر ،باب جبریل ،باب مجیدی ،باب النساء اور باب عمر!تم پہ لاکھوں سلام۔ اصحاب صفہ کی مسندگاہ!تم پہ لاکھوں سلام۔مسجد نبوی کی نورانی بتیو!دیوارو،!تم پہ لاکھوں سلام مسجد نبوی کے پرکشش مینارو!تم پہ لاکھوں سلام۔مدینہ کی راہو!تم پہ لاکھوں سلام۔مدینہ طیبہ کے مکانو!بازارو،تم پہ لاکھوں سلام۔گنبد خضریٰ کی نورانی فضاؤں!پیاری ہواؤں !کو سلام ،بلیوں ،کتوں ،اور کبوتروں کو سلام !مدینہ طیبہ کی ہواؤں ،فضاؤں کو سلام !جنت البقیع شریف کے پاک مزاروں کو سلام !مدینہ طیبہ کے مکینوں کو سلام !مدینے والو!خوش وخرم بستے رہو!پھولوں کی طرح خوب مہکتے رہو!مدینہ منورہ کی نورانی زمین اور کھجوروں کو سلام !سیاروں کو سلام !تمام مقامات مقدسہ کو سلام !احد شریف کے پاک مزاروں کو سلام !مسجد قباء،مسجد قبلتین تم پہ لاکھوں سلام !۔

روتے ہوئے سرکار پاک علیہ السلام سے رخصت ہوئے۔کب یہ گھڑیاں ،کب یہ روز وشب نصیب ہوں گے!اپنے آقا علیہ السلام کے حضور حاضر ہوں گے!۔



عرض گدا بوقت وداع

الوداع اے سبز گنبد کے مکین
الفراق اے رحمۃ للعالمین
الوداع اے مظہر ذات خدا
الفراق اے خلق کے مشکل کشا

الوداع اے شہر پاک مصطفےٰ
الفراق اے مہبط وحی خدا
جارہا ہے اب ہمارا قافلہ
اے درو دیوار شہر مصطفےٰ
یاد تیری جس گھڑی بھی آئے گی
ہے یقین دل کو بہت تڑپائے گی
اے دلوں کے چین اے پیارے نبی
لو غلاموں کا سلام آخری
دور سے آئے تھے پردیسی غلام
عرض کرنے کو غلامانہ سلام
آستانہ سے وداع ہوتے ہیں اب
یہ تو فرماؤ کہ بلواؤ گے کب
چشم رحمت سے نہ کرنا تم جدا
رکھنا اپنے سائے میں ہم کو سدا
اے مدینے والو تم سب خوش رہو
دامن محبوب میں پھولو پھلو
عرض اتنی ہے مگر اے دوستو
یاد ہم کو بھی کبھی کر لیجیو
آخری دیدار ہے اے زائرو
خوب جی بھر کے یہ گنبد دیکھ لو
کیا خبر ہے خوب دل میں سوچ لو

پھر مقدر میں ہو آنا یا نہ ہو
یہ کوئی دم میں چھپا جاتا ہے اب
فاصلہ کوسوں ہوا جاتا ہے اب
پھر کہاں تم اور کہاں یہ دوستو
دیدار آخر کو غنیمت جان لو
ہے دعاسالک کی اے بار خدا
زندگی میں پھر مدینہ دے دکھا



اے صبا تیرا گزر ہو جو مدینہ میں کبھی
جانا گنبد خضریٰ میں کہ ہیں جس میں نبی
ہاتھ سے اپنے پکڑ وہ سبز جالی
عرض کرنا میری جانب سے بعد شوق دلی
عمر ساری تو کٹی لہو و لعب میں آقا
زندگی کا کوئی لمحہ نہیں اچھا گزرا
سارے اعمال سیاہ جرم سے دفتر ہے بھرا
آرزو ہے کہ گناہوں کا ہو یہ کفارہ
عرض کرنا کہ کہاں مجھ سا کمینہ گندہ
اور وہ شہرکہاں جس میں ہوں محبوب خدا
ہاں سنا ہے کہ نبھاتے ہیں بروں کو مولا
اس لیے آپ کے دروازے پہ دیتا ہوں صدا

آرزو دل کی ہے جب بند ہو حرکت دل کی
آنکھ پتھرائے مجھے آئے آخری ہچکی

☆

بدن سے جان نکلتی ہے آہ سینے سے
تیرے فدائی نکلتے ہیں جب مدینہ سے

☆

روح جانے لگی جب چھوڑ کے جسم خاکی
جسم طیبہ میں ہو اور جان چلے سوئے نبی
یا نبی اس کے سوا اور میں کیا عرض کروں
آپ کا ہو کر جیئوں آپ کا ہو کر مروں
آپ کے در پہ پلا آپ کے در پر ہی مٹوں
جان تم سے ملی تم پرہی نچھاور کروں
ہے تمنا خدا سے کہ رسول عربی
اپنی آنکھوں کو ملوں آپ کی چوکھٹ سے نبی

☆

ہمارے روحانی بھائی جناب امیر علی نے بیس ریال دے کر کرایہ پر ٹیکسی لی تا کہ مدینہ منورہ ایئرپورٹ پر ہم کو چھوڑ آئیں۔ ٹیکسی پر بیٹھ گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جناب امیر علی صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے ہماری بہت خدمت کی ہے۔

ان کی دعاؤں سے حاضری نصیب ہوجاتی ہے۔

بیت اللہ کی حاضری، عمرہ کی سعادت اور مکہ مکرمہ کے مقامات مقدسہ کی زیارت

مدینہ منورہ کا خوبصورت ایئرپورٹ آگیا ہے۔ جہاز پر بیٹھ گئے ہیں۔ پونے نو بجے (8:45) جہاز جدہ کی طرف اڑ گیا ہے۔ اب یہ عمرہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے صدقے میں میری بگڑی بنائے۔ اپنے محبوب علیہ السلام کی رضا نصیب ہوجائے۔ سرکار پاک علیہ السلام ہم سب پر راضی ہوجائیں۔ یہ سفرنامہ مدینہ منورہ کے مبارک جہاز پر تحریر کر رہا ہوں۔

آج دسمبر کی دس (10) تاریخ بروز بدھ ہے۔ مدینہ منورہ میں بارہ (12) روز قیام کیا۔ بقیہ دن انشاء اللہ تعالیٰ مکہ مکرمہ میں گزاریں گے۔ 40 منٹ میں مدینہ طیبہ ایئرپورٹ سے جہاز جدہ پہنچا۔ اب ٹیکسی 150 ریال فی آدمی کے حساب سے کرایہ پر لی۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ میں مکہ مکرمہ زاداللہ شرفا میں داخل ہوئے، 35 ریال یومیہ کرایہ پر کمرہ لیا۔ اب سامان کمرہ میں رکھ کر عمرہ کے لیے حرم شریف میں داخل ہوئے۔ پہلی نظر اللہ تعالیٰ کے خاص گھر بیت اللہ پر پڑی بے اختیار آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ کہاں ہم چار پائے چرانے والے کہاں اللہ تعالیٰ کا مقدس گھر۔ جو کعبۃ اللہ کو پہلی نظر دیکھے اس کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں، اس طرح ہو جاتا ہے، جس طرح آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ ہماری آنکھوں کے سامنے کعبۃ اللہ ہے۔ کیا شان ہے کعبہ معظم کی! جب سیدنا آدم علیہ السلام نے کعبہ بنایا تو اللہ تعالیٰ سے عرض کیا۔ اے اللہ! میں نے تیرا گھر بنایا ہے۔ مجھے مزدوری عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے آدم! میں نے تجھے بخش دیا عرض کیا مولا! مزدوری کم ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ جو تیری اولاد سے میرے گھر کا طواف کرے گا میں اس کو بھی بخش دوں گا عرض کیا! مزدوری کم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ جو تیری اولاد سے میرے گھر کا طواف کرے گا اس کو بخش دوں گا۔ طواف کرنے

والے جن کے حق میں دعا کریں گے۔ان کو بھی بخش دوں گا،عرض کیا مولا! مزدوری کافی ہے!
مزدوری کافی ہے۔اے اللہ تعالیٰ کے پیارے گھر! تیری شان بڑی ہے۔تیرا طواف سید المرسلین
امام انبیاء، آقا دو عالم ﷺ نے کیا ہے، ایک لاکھ کئی ہزار انبیاء نے تیرا طواف کیا ہے۔بے شمار
اولیاء، اقطاب اور اغیاث نے تیرا طواف کیا کرتے ہیں۔اور قیامت تک کرتے رہیں گے،
سبحان اللہ! ابابیل بھی طواف کر رہے ہیں۔اللہ رب العزت کی تسبیح بیان کرتے ہیں، مسجد حرام
کے کُل دروازے 94 ہیں۔میناروں کی تعداد آٹھ (8) ہے۔ہم نے ظہر کی نماز ادا کی اور طواف
کرنے کے لیے حاضر ہونے لگے، حاجی محمد نذیر صاحب سے ملاقات ہوگئی۔ان کا ویزہ ہمارے
ساتھ لگا تھا۔اب ہم انشاء اللہ تعالیٰ جمعہ تک مکہ مکرمہ میں اکٹھے رہیں گے۔طواف کیا بعد میں دو
نوافل ادا کیے۔پھر آب زم زم پیا۔صفہ مروہ میں سعی کی، سات چکر لگانے کے بعد نماز عصر ادا کی
پھر حجامت کرائی۔اس طرح ایک عمرہ مکمل ہوا۔

آج گیارہ (11) دسمبر بروز بدھ ہے۔صبح چار بجے (4:00) سحری کے وقت بیت
اللہ کا طواف کیا۔نماز تہجد کی اذان ہوئی تو نماز تہجد ادا کی۔صبح کی اذان ہوئی تو نماز فجر ادا کر کے
زیارتوں کے لیے کرایہ پر ٹیکسی لی۔میدان عرفات میں مسجد نمرہ کی زیارت کی، یہاں حج کا خطبہ
ہوتا ہے، پھر جبل رحمت کی زیارت کی۔جب حضرت آدم علیہ السلام نے حکمت الٰہیہ سے گندم کا
دانہ کھایا تو تین سو (300) سال تک روتے رہے، ایک دفعہ خیال آیا سرکار ابد قرار ﷺ کا
واسطہ دوں۔کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا۔تو دیکھا کہ جنت کے دروازوں پر اور جنت
کے درختوں کے پتوں پر اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ محبوب علیہ السلام کا نام لکھا ہوا تھا۔یا اللہ! تو
اپنے محبوب علیہ السلام کے وسیلہ سے میری لغزش معاف کر دے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم!
آپ نے کچھ مانگا ہی نہیں، اگر آپ اپنی ساری اولاد کی بخشش مانگ لیتے تو میں ساری اولاد کو
بخش دیتا، اے آدم! میں نے آپ کی لغزش معاف کر دی۔اس جبل رحمت پر آدم علیہ السلام کی
توبہ قبول ہوئی۔جبل رحمت کی 130 سیڑھیاں چڑھ کر جبل رحمت پر نوافل ادا کیے۔ہم نے اپنے

فرمایا: یہ شیر میرا دوست ہے لہٰذا میرے پاس رہے گا۔خدام شیر کی خدمت کرتے رہے۔کچھ
عرصہ بعد دوسرے شیر کو بھی جنگل میں جانے کی اجازت دیدی گئی۔فرمایا: تم جنگل میں واپس
چلے جاؤ البتہ آٹھ دس دن بعد آ کر مل جایا کرو۔

جنات پر تصرف:۔

اہل اللہ کی جنات پر بھی حکومت ہوتی ہے۔ایک دفعہ حضرت میر جان کابلی رحمہ اللہ
تعالیٰ ایک گلی سے گزر رہے تھے۔آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک لڑکی مکان کی کھڑکی میں بیٹھی
ہوئی ہے۔اور لوگوں کا اس کے پاس ہجوم ہے۔دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ ایک لڑکی پر
''جن'' نے تسلط جمالیا ہے۔آپ نے لڑکی کے قریب ہو کر آیت الکرسی پڑھنا شروع کر دی۔
لڑکی میں موجود ''جن'' نے بھی آیت الکرسی پڑھنا شروع کر دی۔آپ نے فرمایا کہ تم آیت
الکرسی پڑھنے کی ہمت نہیں رکھتے تو آپ نے آیت الکرسی پڑھنے پر ''جن'' جل کر خاکستر ہو گیا
اور گھر کے اندر پھیل گیا۔آپ نے لڑکی کے والدین کو طلب کیا اور ان سے مخاطب ہو کر فرمایا:
یہاں جنات دوبارہ نہیں آئیں گے۔اس کے بعد اہل خانہ کو جنات کے بارے میں کبھی شکایت
نہیں ہوئی۔

کوٹ خواجہ سعید لاہور کے ایک گھرانے کی لڑکی پر ایک ''جن'' نے تسلط جمالیا۔
والدین پریشانی کی حالت میں اپنی بیٹی کو لے کر حضرت سید میر جان کابلی رحمہ اللہ تعالیٰ کی
خدمت میں حاضر ہوئے اور صورتحال عرض کر دی۔آپ نے دم کیا۔جس کے نتیجہ میں لڑکی
کو ''جن'' سے نجات مل گئی۔والدین خوشی خوشی اسے اپنے گھر لے گئے۔باپ سے یہ غلطی ہوئی
کہ اس نے مسجد کے دروازے سے ماڈل (مینار) اتار لیا۔جس وجہ سے ''جن'' نے لڑکی پر تسلط
جمالیا۔والدین مختلف علماء مشائخ اور عاملین کے پاس اسے لے کر گئے۔دم کرایا اور تعویذات
حاصل کیے، لیکن ''جن'' سے نجات حاصل نہ ہوئی۔مایوسی کے عالم میں وہ لوگ دوبارہ آپ کی

خدمت میں حاضر ہوئے۔نادم ہوکرآپ کے قدموں میں گر پڑے۔آپ نے فرمایا:تم جہاں
جاہو چلے جاؤلڑکی کو''جن'' سے چھٹکارا حاصل نہیں ہوسکتا۔آخرآپ نے شفقت فرماتے ہوئے
لڑکی کے لئے دعافرمائی تواسے''جن'' سے نجات مل گئی۔انہوں نے مسجد سے چوری کیا ہوا
ماڈل (مینار) بھی واپس کردیا۔

بلی پر تصرف:۔

ایک دفعہ ایک ضعیف الاعتقاد شخص نے ولایت کا امتحان لینے کی غرض سے حضرت
سید میرجان کابلی رحمہ اللہ تعالیٰ کی دعوت کی۔سنت نبوی تصور کرتے ہوئے آپ نے دعوت
قبول فرمائی۔اس نے کھانے میں بکرے کا گوشت اور بلی کا گوشت تیار کیا۔مقررہ تاریخ اور
وقت پر آپ دعوت تناول فرمانے کے لئے تشریف لے آئے۔میزبان نے ایک برتن میں
بکرے کا گوشت اور دوسرے میں بلی کا گوشت ڈالا اوراس پر کپڑا ڈال کرآپ کی خدمت
میں پیش کردیا۔

آپ نے بلی والے برتن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:اس برتن میں کیا چیز
ہے؟میزبان نے عرض کیا:حضور!آپ ولی اللہ ہیں،خود بتائیں کہ اس برتن میں کیا چیز
ہے؟آپ نے فرمایا:میں بتاؤں یابرتن والی چیز خود بتائے کہ وہ کیا ہے؟اسی وقت اس برتن سے
بلی زندہ ہوکر بھاگ گئی۔

تسبیح کا سانپ بننا:۔

حضرت سید میرجان کابلی رحمہ اللہ تعالیٰ کی اپنے خدام کے دلوں پرنظر ہوا کرتی
تھی۔ایک دن آپ درگاہ حضرت ایشاں رحمۃ اللہ علیہ کے احاطہ میں تشریف فرماتھے۔آپ تسبیح پر
وظائف کررہے تھے جبکہ دوسو کے قریب خدام بھی خدمت میں موجود تھے۔ایک خادم کے دل
میں باربار برائی کاخیال پیداہوتاتھا۔کافی دیروہ خیال بددل سے خارج نہ ہوا۔آپ یہ

صورتحال ملاحظہ فرمارہے تھے۔جوش میں آکرآپ نے تسبیح زمین پر پھینک دی۔وہ ایک سانپ
میں تبدیل ہوگئی اور سانپ دوڑنے لگا۔سانپ کے خوف سے خدام بھاگ گئے۔خادم کے دل
سے بھی تصور بدختم ہوگیا۔کچھ دنوں بعد ایک خادم نے تسبیح پھینکنے کی وجہ دریافت کی تو آپ نے
تمام صورتحال بیان فرمادی۔

شالامار باغ کے ایک مینار کا گرنا:۔

اہل اللہ کوایذاءرسانی سے نقصان کے علاوہ کوئی چیز حاصل نہیں ہوئی۔حضرت سید
میرجان کابلی رحمہ اللہ تعالیٰ لاہورتشریف لائے توشروع شروع میں کچھ دیر کے لیے شالامار باغ
کے ایک مینار کے نیچے تشریف فرماہوتے تھے۔افسروں اور ملازموں کوآپ کا بیٹھنا ایک نظرنہیں
بھاتاتھا۔ایک افسر نے اپنے ملازم کے ذریعے یہ پیغام بھیجا کہ آپ یہاں نہ بیٹھا کریں کیونکہ
آپ کے بیٹھنے سے ہمارافرش میلا ہوجاتا ہے۔آپ نے وہاں بیٹھناترک کردیا۔کچھ دنوں بعد
وہ مینار گرگیا۔

چائے میں برکت ہونا:۔

درگاہ حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس(جہاں اب مارکیٹ ہے)ناجی نامی
ایک شخص تھا۔وہ سونے کے کڑے پہنتا تھا۔اس کے پاس ہروقت آٹھ دس آدمی بیٹھے رہتے
تھے،جو بھنگ نوشی کرتے تھے۔حضرت میرجان کابلی علیہ الرحمۃ نے اس سے فرمایا:تم نماز
پڑھا کرواور یہ بھنگ نوشی درست نہیں۔اس نے اپنا دھندانہ چھوڑا۔آپ نے اسے فرمایا:تم
یہاں سے نکل جاؤ۔اس لیے کہ آپ مسجدآباد کرنا چاہتے تھے۔وہ یہاں سے چلا گیا اور موچی
دروازہ میں رہائش اختیارکرلی۔اس نے اپنے بدمعاش دوستوں سے کہا:حضرت صاحب نے
یہاں سے مجھے نکالا ہے،لہٰذا آپ کوبھی یہاں سے نکالا جائے۔وہ پچیس بدمعاش ساتھ لے
کرآپ کی خانقاہ میں آگیا۔آپ نے فرمایایہ لوگ حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ کے مہمان

ہیں، آپ انہیں چائے پلائیں۔ وہ چھوٹی ساوار میں چند افراد کے لیے چائے لے آئے جو سب کے لیے کافی ہوگئی۔ سردار نے ساوار اٹھا کر دیکھی تو وہ چائے سے بھری ہوئی تھی۔ اس کرامت کی وجہ سے وہ بدمعاش لوگ تائب ہوئے اور آپ کے عقیدت مند بن گئے۔

نرینہ اولاد پیدا ہونا:۔

ایک ہندو ڈی ،سی (انگریز زمانہ کا) کی اولاد نہیں تھی۔ اسے کسی نے حضرت سید میر جان کابلی رحمہ اللہ تعالیٰ کے تصرف اور مقام کے بارے میں بتایا۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مولانا پروفیسر حاکم علی صاحب نے بتایا کہ لاہور کا ڈی ،سی آیا ہے۔ آپ نے اس سے ملنے سے انکار کردیا۔ فرمایا: اسے چائے پلاؤ اور ختائی (بسکٹ) کھلاؤ۔ میں اس سے مصافحہ نہیں کروں گا۔ پروفیسر حاکم علی کے اصرار پر آپ اس شرط پر اس سے ملاقات اور مصافحہ پر راضی ہوگئے کہ ایک لوٹا پانی کا لاؤ۔ میں مصافحہ کرنے کے فوراً بعد ہاتھ دھولوں گا۔ آپ باہر تشریف لائے اور رسمی طور پر مصافحہ کیا۔ اس کے سامنے ہاتھ دھولیے آپ نے پوچھا: آپ کس مقصد کے لیے آئے ہیں؟ اس نے عرض کیا: حضور! دعا فرمائیں۔ آپ نے اولاد نرینہ کے لیے دعا کی۔ ہاتھ کے اشارے سے فرمایا: اللہ تعالیٰ چالڑکے دے گا۔ اس نے عرض کیا: اگر ایک لڑکا بھی عطا ہوجائے تو بڑی بات ہے۔ آپ نے فرمایا: چار بیٹے ہونگے جب پہلا لڑکا پیدا ہوا تو پانچ ہزار روپے اور پانچ ٹوکرے مٹھائی کے آپ کے حضور پیش کیے۔ آپ نے پانچ ہزار روپے واپس کرتے ہوئے فرمایا: یہ درویشوں میں تقسیم کردیں۔ مٹھائی قبول کرتے ہوئے فرمایا: مٹھائی پر ختم پڑھ کر تقسیم کردیں۔

حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہونا:۔

ایک صدری مگر ثقہ روایت کے مطابق ایک دفعہ خانقاہ شریف میں کچھ خدام ہل چلا اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ ،حضرت سید میر جان کابلی رحمہ اللہ تعالیٰ کو

خواب میں ملے تو فرمایا: یہ اشرفیاں تو میں نے آپ کے لیے دی تھیں۔ آپ نے عرض کیا: اگر آپ اس طرح اشرفیاں دیتے رہے تو خانقاہ میں کوئی درویش نہیں رہے گا۔

زیارت رسول اللہ ﷺ سے مشرف ہونا:۔

ایک دفعہ حضرت سید میر جان کابلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عبدالرشید! میں مکہ معظمہ کی پہاڑیوں میں چلا گیا۔ وہاں ایک جڑی بوٹی تلاش کی۔ وہ لاکر میں مچھلی منڈی گیا۔ دکان والے سے کہا: مجھے مچھلی کی آنکھ دے دیں۔ اس نے کافی ساری آنکھیں دے دیں۔ میں نے آنکھیں نکال کر پانی میں ڈال کر جوش دیا۔ انہیں کچھ دیر بعد نکالا۔ انہیں ہاتھوں سے مل دیا وہ سچے موتی بن گئے۔ میں حاکم مکہ کے پاس گیا۔ وہ موتی پیش کیے۔ وہ بہت خوش ہوا۔ جوہری کو دکھا[illegible] نے تصدیق [illegible] کہ یہ سچے موتی ہیں۔ اس نے مجھے تین یا چار اشرفیاں دیں۔ وہ لا [illegible] اناج خریدا اور دوسرے لو[illegible]ں کے کپڑے بنوائے یعنی درویشوں کے۔

فرمایا:

عبدالرشید! مجھے خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میر جان! اگر صبر کرتے تو بہتر تھا۔ اس کے بعد ایسا نہیں کیا۔

علامہ بھیروی رحمہ اللہ تعالیٰ پر تصرف فرمانا:۔

حضرت علامہ غلام قادر بھیروی رحمہ اللہ تعالیٰ (خطیب بیگم شاہی مسجد، لاہور) ہر جمعرات کو درگاہ حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ پر حاضر ہوتے تھے۔ حضرت سید میر جان کابلی رحمہ اللہ تعالیٰ سے ان کے دوستانہ مراسم تھے۔

ایک دفعہ دونوں بزرگوں کے درمیان ناراضگی ہوگئی۔ آپ نے علامہ بھیروی رحمہ اللہ تعالیٰ کے سینے پر انگلی رکھی تو ان پر وجد طاری ہوگیا۔ وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئے۔ ہوش نے پر انہوں نے ناراضگی ختم کردی اور آپ کے معتقد بن گئے۔

لاعلاج مریض کا شفایاب ہونا:۔

حضرت علامہ حاجی محمد جمیل نقشبندی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی صاحبزادی شدید علالت کا شکار ہوگئیں۔وہ بار بار بے ہوش ہونے لگیں۔مختلف ہسپتالوں میں انہیں لے جایا گیا۔ڈاکٹروں نے چیک اپ کے بعد ان کو لاعلاج قرار دے دیا۔بچی کو فوراً گھر لے جانے کا مشورہ دیا۔حضرت حاجی صاحب پریشانی کی حالت میں بچی کو گھر لے آئے لیکن بچی کی عمر سے نا اُمید نہ ہوئے۔وہ حضرت میر جان کابلی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار اقدس پر حاضر ہوئے اور بچی کے صحت یاب ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصی دعا کی۔دعا کرتے ہی بچی کو ہوش آگیا۔پھر تیزی سے وہ شفایاب ہوگئیں۔الحمد للہ! وہ بچی ان بھی بقید حیات ہے۔اس کے بعد اس مرض کی کبھی شکایت نہیں ہوئی۔

حضرت سید میر جان کابلی رحمہ اللہ تعالیٰ کو ہفت سلاسل وخلافت واجازت کا اعزاز حاصل تھا۔مگر آپ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو ممتاز واعلیٰ تصور کرتے تھے۔اس لیے آپ اسی سلسلہ کے مشائخ طریقت کے مطابق بیعت کرتے تھے۔آپ کے ہفت سلاسل کے شجرہ ہائے طریقت ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں۔

﴿1﴾ شجرہ طریقت سلسلہ نقشبندیہ میں:

الٰہی بحق سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ، الٰہی بحق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الٰہی بحق حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الٰہی بحق حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الٰہی بحق حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الٰہی بحق بایزید بسطامی، الٰہی بحق حضرت خواجہ قاسم گورگانی، الٰہی بحق حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی، الٰہی بحق حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی، الٰہی بحق خواجہ خواجگان عبد الخالق غجدانی، الٰہی بحق حضرت محمد عارف دیوگری، الٰہی بحق حضرت خواجہ محمود انجیری، الٰہی بحق حضرت خواجہ بوعلی رامیتنی، الٰہی بحق حضرت خواجہ محمود

حضرت مولانا یعقوب چرخی، الٰہی بحق حضرت خواجہ عبید اللہ احرار، الٰہی بحق حضرت مولانا محمد زاہد، الٰہی بحق حضرت مولانا درویش محمد، الٰہی بحق حضرت خواجہ املنگی، الٰہی بحق حضرت خواجہ عبد الباقی باقی باللہ، الٰہی بحق شیخ احمد فاروقی سرہندی، الٰہی بحق حضرت خواجہ محمد معصوم، الٰہی بحق حضرت خواجہ شیخ سیف الدین، الٰہی بحق حضرت سید نور محمد بدایونی، الٰہی بحق حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں، الٰہی بحق حضرت شاہ ابوسعید، الٰہی بحق شاہ احمد سعید، الٰہی بحق حضرت مولوی محمد سعید قندھاری، الٰہی بحق حضرت مولوی احمد یار بخاری امرتسری، الٰہی بحق حضرت سیّد میر جان کابلی، الٰہی بحق حضرت سید محمود آغا برادر حضرت سید میر جان کابلی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

﴿2﴾ شجرہ طریقت سلسلہ قادریہ میں:

الٰہی بحق سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین شفاعت دستگاہ امت پناہ احمد مجتبیٰ سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ، الٰہی بحق حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، الٰہی بحق حضرت سین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الٰہی بحق حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الٰہی بحق حضرت زین العابدین لٰہی بحق حضرت محمد باقر، الٰہی بحق حضرت جعفر صادق، الٰہی بحق حضرت موسیٰ کاظم، الٰہی بحق ضرت علی رضا، الٰہی بحق حضرت معروف کرخی، الٰہی بحق حضرت سری سقطی، الٰہی بحق حضرت بنید بغدادی، الٰہی بحق حضرت ابوالواحد یمنی، الٰہی بحق حضرت ابوالفرح یوسف طرطوسی، الٰہی بحق حضرت ابوالحسن اہلنکاری، الٰہی بحق سرکار ابوسعید مخزومی، الٰہی بحق حضرت سیّد عبد القادر یلانی، الٰہی بحق حضرت سید عبد الرزاق، الٰہی بحق حضرت سید شرف الدین اقبال، الٰہی بحق ضرت سید عبد الوہاب، الٰہی بحق حضرت سید بہاء الدین، الٰہی بحق حضرت عقیل، الٰہی بحق ضرت سید شمس الدین صحرائی، الٰہی بحق سید گدا ررحمٰن اوّل، الٰہی بحق شمس الدین عارف، الٰہی بحق سید گدا ررحمان ثانی، الٰہی بحق سید فیصل، الٰہی بحق حضرت شاہ کمال کیتھلی، الٰہی بحق حضرت شاہ سکندر، الٰہی بحق حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی، الٰہی بحق حضرت محمد سعید، الٰہی بحق حضرت

عبدالاحد، الٰہی بحق حضرت محمد عابد سنامی، الٰہی بحق حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں، الٰہی بحق حضرت شاہ غلام علی، الٰہی بحق حضرت شاہ ابوسعید، الٰہی بحق حضرت شاہ احمد سعید، الٰہی بحق حضرت مولوی محمد شریف قندھاری، الٰہی بحق حضرت مولوی احمد یار بخاری امرتسری، الٰہی بحق حضرت سیّد میر جان کابلی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

﴿3﴾ شجرہ طریقت سلسلہ چشتیہ میں:

الٰہی بحق سیّد المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین شفاعت دستگاہ امت پناہ احمد مجتبیٰ سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، الٰہی بحق حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، الٰہی بحق حضرت حسن بصری، الٰہی بحق حضرت عبدالواحد بن زید، الٰہی بحق حضرت فضیل بن عیاض، الٰہی بحق حضرت ابراہیم بن ادہم، الٰہی بحق حضرت حسن بصری، الٰہی بحق حضرت ابواسحاق علی دینوری، الٰہی بحق حضرت ابواسحاق شامی، الٰہی بحق حضرت ابواحمد ابدال چشتی، الٰہی بحق حضرت ابومحمد چشتی، الٰہی بحق حضرت ابویوسف چشتی، الٰہی بحق حضرت مودود چشتی، الٰہی بحق حضرت حاجی شریف زندانی، الٰہی بحق حضرت عثمان ہارونی، الٰہی بحق حضرت معین الدین حسن سنجری۔ الٰہی بحق حضرت قطب الدین بختیار کاکی، الٰہی بحق حضرت فرید گنج شکر رحمہم اللہ تعالیٰ۔

صابریہ	نظامیہ
الٰہی بحق حضرت مخدوم علی صابر،	الٰہی بحق حضرت سلطان المشائخ نظام الدین،
الٰہی بحق حضرت شمس الدین ترکی،	الٰہی بحق حضرت نصیرالدین روشن چراغ،
الٰہی بحق حضرت جلال الدین پانی پتی،	الٰہی بحق حضرت سید جلال الدین،
الٰہی بحق حضرت عبدالحق ردولوی،	الٰہی بحق حضرت سید اجمل بہرانچی،

الٰہی بحق حضرت احمد عارف، الٰہی بحق حضرت محمد عارف، الٰہی بحق حضرت درویش اودھی، الٰہی بحق حضرت عبدالقدوس گنگوہی، الٰہی بحق حضرت رکن الدین، الٰہی بحق حضرت

مخدوم عبدالاحد، الٰہی بحق حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی، الٰہی بحق حضرت محمد سعید، الٰہی بحق حضرت عبدالاحد وحدت، الٰہی بحق حضرت محمد عابد سنامی، الٰہی بحق حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں، الٰہی بحق حضرت شاہ غلام علی، الٰہی بحق حضرت شاہ ابوسعید، الٰہی بحق حضرت شاہ احمد سعید، الٰہی بحق حضرت مولوی محمد شریف قندھاری، الٰہی بحق حضرت مولوی احمد یار بخاری امرتسری، الٰہی بحق حضرت سید میر جان کابلی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

﴿4﴾ شجرہ طریقت سلسلہ سہروردیہ میں:

الٰہی بحق سیّد المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین شفاعت دستگاہ امت پناہ احمد مجتبیٰ سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، الٰہی بحق حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، الٰہی بحق حضرت حبیب عجمی، الٰہی بحق حضرت داؤد طائی، الٰہی بحق حضرت معروف کرخی، الٰہی بحق حضرت سری سقطی، الٰہی بحق حضرت جنید بغدادی، الٰہی بحق حضرت ممتاز دینواری، الٰہی بحق حضرت عمویہ، الٰہی بحق حضرت قاضی وحید الدین، الٰہی بحق حضرت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقادر، الٰہی بحق حضرت بہاء الدین، الٰہی بحق حضرت شہاب الدین سہروردی، الٰہی بحق حضرت صدرالدین، الٰہی بحق حضرت رکن الدین، الٰہی بحق حضرت سید جلال الدین، الٰہی بحق حضرت سید اجمل بہراپی، الٰہی بحق حضرت بڈھن، الٰہی بحق حضرت عبدالقدوس گنگوہی، الٰہی بحق حضرت رکن الدین، الٰہی بحق حضرت مخدوم عبدالاحد، الٰہی بحق حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی، الٰہی بحق حضرت محمد سعید، الٰہی بحق حضرت عبدالاحد وحدت، الٰہی بحق حضرت محمد عابد سنامی، الٰہی بحق حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں، الٰہی بحق حضرت شاہ غلام علی، الٰہی بحق حضرت شاہ ابوسعید، الٰہی بحق حضرت شاہ احمد سعید، الٰہی بحق حضرت مولوی محمد شریف قندھاری، الٰہی بحق حضرت مولوی احمد یار بخاری امرتسری، الٰہی بحق حضرت سید میر جان کابلی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

﴿5﴾ شجرہ طریقت سلسلہ کبرویہ میں:

الٰہی بحق سیّدالمرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین شفاعت دستگاہ امت پناہ احمد مجتبیٰ سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ،الٰہی بحق حضرت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، الٰہی بحق حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ،الٰہی بحق حضرت زین العابدین،الٰہی بحق حضرت جعفر صادق،الٰہی بحق حضرت موسیٰ کاظم،الٰہی بحق حضرت علی رضا،الٰہی بحق حضرت معروف کرخی، الٰہی بحق حضرت سری سقطی،الٰہی بحق حضرت جنید بغدادی،الٰہی بحق حضرت ابوعلی کاتب،الٰہی بحق حضرت ابوعلی عثمانی مغربی،الٰہی بحق حضرت ابوقاسم گرگانی،الٰہی بحق حضرت ابوبکر نساج، الٰہی بحق حضرت احمد غزالی،الٰہی بحق حضرت ابونجیت سہروردی،الٰہی بحق حضرت عمار یاسر، الٰہی بحق حضرت نجم الدین کبریٰ،الٰہی بحق حضرت بابا کمال،الٰہی بحق حضرت احمد،الٰہی بحق حضرت عطار یا خالدی،الٰہی بحق حضرت شمس الدین فرغانی،الٰہی بحق حضرت حمیدالدین سمرقندی،الٰہی بحق حضرت سید جلال الدین بخاری،الٰہی بحق حضرت سید جلال الدین الٰہی بحق حضرت سید اجمل بہرائچی،الٰہی بحق حضرت بڈھن بہرائچی،الٰہی بحق حضرت درویش اودھی،الٰہی بحق حضرت عبدالقدوس گنگوہی،الٰہی بحق حضرت رکن الدین،الٰہی بحق حضرت مخدوم عبدالاحد،الٰہی بحق حضرت محمد عابد سنامی،الٰہی بحق حضرت مظہر جانِ جاناں،الٰہی بحق حضرت شاہ غلام علی،الٰہی بحق حضرت شاہ ابوسعید،الٰہی بحق حضرت شاہ احمد سعید،الٰہی بحق حضرت مولوی محمد شریف قندھاری،الٰہی بحق حضرت احمد یار بخاری امرتسری،الٰہی بحق حضرت سید میر جان کابلی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

﴿6﴾ شجرہ طریقت سلسلہ مداریہ میں:

الٰہی بحق سیّدالمرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین شفاعت دستگاہ امت پناہ احمد مجتبیٰ سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ،اہی بحق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

الٰہی بحق حضرت عبداللہ علم بردار،الٰہی بحق حضرت یمین الدین شامی،الٰہی بحق حضرت عین الدین شامی،الٰہی بحق حضرت طیفور شامی،الٰہی بحق حضرت بدرالدین شاہ مدار،الٰہی بحق حضرت سید اجمل،الٰہی بحق حضرت بہرائچی،الٰہی بحق حضرت بڈھن بہرائچی،الٰہی بحق حضرت درویش اودھی،الٰہی بحق حضرت عبدالقدوس گنگوہی،الٰہی بحق حضرت رکن الدین،الٰہی بحق حضرت مخدوم عبدالاحد،الٰہی بحق حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی،الٰہی بحق حضرت محمد سعید، الٰہی بحق حضرت عبدالاحد وحدت،الٰہی بحق حضرت محمد عابد سنامی،الٰہی بحق حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں،الٰہی بحق حضرت شاہ غلام علی،الٰہی بحق حضرت ابوسعید،الٰہی بحق حضرت شاہ احمد سعید،الٰہی بحق حضرت مولوی محمد شریف قندھاری،الٰہی بحق حضرت مولوی محمد احمد یار بخاری امرتسری،الٰہی بحق حضرت سید میر جان کابلی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

﴿7﴾ شجرہ طریقت سلسلہ قلندریہ میں:

الٰہی بحق سیّدالمرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین شفاعت دستگاہ امت پناہ احمد مجتبیٰ سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ،الٰہی بحق حضرت عبدالعزیز، الٰہی بحق حضرت خضر رومی،الٰہی بحق حضرت نجم الدین قلندر،الٰہی بحق حضرت قطب الدین، الٰہی بحق حضرت محمد شاہ،الٰہی بحق حضرت عبدالسلام،الٰہی بحق حضرت عبدالقدوس گنگوہی، الٰہی بحق حضرت رکن الدین،الٰہی بحق حضرت شیخ احمد سرہندی،الٰہی بحق حضرت محمد سعید، الٰہی بحق حضرت عبدالاحد وحدت،الٰہی بحق حضرت محمد عابد سنامی،الٰہی بحق حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں،الٰہی بحق حضرت شاہ غلام علی،الٰہی بحق حضرت شاہ ابوسعید، الٰہی بحق حضرت شاہ احمد سعید،الٰہی بحق حضرت مولوی محمد شریف قندھاری، الٰہی بحق حضرت مولوی محمد احمد یار بخاری امرتسری،الٰہی بحق حضرت سید میرجان کابلی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

خواجہ سید سید محمود آغا (رحمۃ اللہ علیہ)

ولادت باسعادت:۔

حضرت سید میر جان کابلی رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرح حضرت خواجہ سیّد سید محمود آغا رحمہ اللہ تعالیٰ کا سالِ ولادت بھی تذکرہ نویسوں سے تحریر نہیں ہو سکا۔ احوال و آثار بھی کتب میں بہت کم دستیاب ہیں۔ آپ کابل (افغانستان) میں سادات گھرانے میں پیدا ہوئے۔

نام و شجرۂ نسب:۔

والدین نے آپ کا نام "سید سید محمود آغا" رکھا۔ تخلص "تراب" تھا اور والد گرامی کا نام حضرت خواجہ سید میر حسن رحمہ اللہ تعالیٰ تھا۔ آپ حسینی سید ہیں اور چھبیس واسطوں سے نسب نامہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاملتا ہے۔ جو اس طرح ہے:

حضرت سید سید آغا بن خواجہ سید میر حسن بن خواجہ سید عظیم اللہ بن خواجہ میر سید نعمت اللہ بن خواجہ میر سید بیت [illegible] بن خواجہ میر سید روح اللہ بن خواجہ میر سید لطیف اللہ بن خواجہ میر سید محمد شمع بن خواجہ میر سید بیت اللہ بن [illegible] میر سید محمد لطیف بن خواجہ میر سید دوست علی بن خواجہ میر سید مست علی بن خواجہ میر سید ہاشم بن خواجہ [illegible] سید احمد بن خواجہ میر سید کلاں بن خواجہ میر سید محمد بن خواجہ میر سید لطیف بن اسماعیل محمد حکیم ترمذی بن میر سید محمد بن میر سید احمد بن سید میر قاسم بن میر سید حمزہ بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ورود لاہور اور حضرت سیّد میر جان کابلی رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات:

حضرت سید میر جان کابلی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی برادر اصغر تھے۔ بغداد، کشمیر اور دہلی وغیرہ مقامات سے اپنے برادر اکبر حضرت سید میر جان کابلی رحمہ اللہ تعالیٰ کو تلاش کرتے ہوئے

لاہور تشریف لائے۔ حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ کی خانقاہ میں دونوں بھائیوں کی آپس میں ملاقات ہوئی۔

خانقاہ حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ میں قیام:

ورود لاہور کے بعد آپ نے تبلیغی سرگرمیوں کو تیز کرنے اور عیسائی رہنماؤں کی تبلیغی سرگرمیوں کو غیر موثر بنانے کے لیے شاہی حمام کے برج جو شالامار باغ سے متصل تھا میں قیام کا فیصلہ کیا۔ وہاں قیام کے دوران جب دیگر ممالک سے انگریز اور عیسائی اپنے تبلیغی مشن پر لاہور آتے اور شالامار باغ کی سیر کرتے تو ایک درویش منش شخصیت کو اپنے ارادتمندوں کے حلقہ میں بیٹھا ہوا دیکھ کر ناظم باغ، شالامار باغ کی حسین چادر پر ایک دھبہ تصور کرتا، کافی عرصہ سے اس کی کوشش تھی کہ اس دھبے کو ختم کر دیا جائے۔ اس بارے میں چند مشیروں نے بھی اپنی مشاورت پیش کر دی۔ آخر آپ کو شاہی حمام کے برج سے دوسری جگہ منتقل ہونے کا حکم دیا گیا۔ آپ وہاں سے اپنے برادر اکبر کے ہاں حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ کی خانقاہ میں منتقل ہو گئے۔

سفر امرتسر:۔

آپ تبلیغی اور سیاحتی مشن کے تحت امرتسر تشریف لے گئے۔ جہاں اپنے عقیدت مندوں اور خدام کے ہاں قیام پذیر ہوئے۔ امرتسر کے قیام کے دوران میاں امین الدین باغبانپوری رئیس باغبانپورہ لاہور سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ جو امرتسر کے مشہور میلہ سے بیل خریدنے کی غرض سے آئے ہوئے تھے۔ آپ نے میاں صاحب سے شاہی حمام کے برج کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ: "حضور! آپ کے تشریف لے جانے کے بعد وہ برج گر گیا تھا۔ ناظم شالامار اس غفلت کے باعث بڑی پریشانی میں مبتلا ہے کیونکہ حکومت کی طرف سے اس کی حرکت پر دباؤ بڑھ رہا ہے۔ آپ اس کی پریشانی کے خاتمہ کے لیے دعا فرمائیں"۔

لاہور واپسی:۔

امرتسر کی زمین پر مختصر قیام کرنے اور سلسلہ رشد وہدایت کا فریضہ انجام دینے کے بعد آپ دوبارہ لاہور تشریف لے آئے تو پھر وصال تک حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ کی خانقاہ پر مقیم رہے اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اشاعت وتبلیغ اور ترویج کیلئے کوشاں رہے۔

بحیثیت شاعر:۔

حضرت سید سید محمود آغا رحمہ اللہ تعالیٰ علوم ظاہری وباطنی میں ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ شاعر بھی تھے۔ آپ عموماً فارسی زبان میں شعر کہا کرتے تھے۔ آپ کے اشعار عیب وابہام سے پاک ہوتے تھے۔ آپ کے کہے ہوئے چند اشعار درج ذیل ہیں:

بدہ دست یقین اے دل کہ شاہ راہ نما ایں جا
مے ایں جا، وحدت ایں جا، ساقی مشکل کشا ایں جا
نہ تابم سرازیں درگاہ برو لے مدعی نادان
سرایں جا، سجدہ ایں جا، بندگی ایں جا، خدا ایں جا
مکن گردن کشی باخوذ بزن چنگل بداماَنش
محمد مشرف ایں جا، جامہ یوسف لقا ایں جا
بخاک در گہش خوکن گر مقصود مے خواہی
تراب در گہش خوکن گر مقصود مے خواہی

(اے دل! تو اپنا ہاتھ صاحب یقین کے ہاتھ میں دے۔ اس لیے کہ سیدھی راہ دکھانے والا بھی یہاں ہے۔ شراب یہاں ہے، وحدت (توحید اللہ تعالیٰ) اسی جگہ ہے اور ساقی مشکل کشا بھی یہیں ہے۔ اے نادان! میں اس بارگاہ سے اپنا سر اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا کیونکہ سر یہاں ہے۔ سجدہ یہاں ہے۔ عبادت یہیں ہے اور خدا بھی یہاں ہے۔ تو نافرمانی نہ کر، ان کی بارگاہ میں آجا کیونکہ حضرت محمد ﷺ کا حوض بھی یہاں ہے۔ اور قمیض یوسف علیہ

السلام کی زیارت گاہ بھی یہاں ہے۔ اگر تو اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس بارگاہ کی خاک بن جا۔ اس لیے کہ مٹی یہاں ہے، شراب یہاں ہے، سوز دل یہاں ہے اور ہدایت بھی یہاں ہے)۔

حضرت سیّد سید محمود آغا رحمہ اللہ تعالیٰ عالم ربانی، ولی کامل اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے ممتاز روحانی راہنما تھے۔ تاحیات تبلیغ اسلام اور خدام وعقیدت مندوں کی اصلاح نفوس اور تطہیر قلوب میں مصروف عمل رہے۔ آپ کی تبلیغ اور روحانی توجہ سے بہت سے لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ فاسق وفاجر، قاتل وزانی اور شرابی وغیرہ تائب ہو کر آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے۔

عبادت وریاضت:۔

اولیاء کرام کو تقویٰ وطہارت اور ریاضت سے دلی لگاؤ ہوتا تھا۔ جس کے نتیجہ میں ان کی زندگی کا ایک لمحہ بھی غفلت وبے عملی کا شکار نہیں ہوتا۔ لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر رات کی تاریکی میں اور اُوراد ووظائف، درود وسلام، عبادت وریاضت اور نوافل میں مصروف رہ کر پروردگار کو خوش کرنا، ان کا طرز امتیاز ہے۔

حضرت سیّد سید محمود آغا رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ان تمام صفات کے جامع تھے۔ آپ عبادت وریاضت کے علاوہ اعلیٰ اخلاق وعادات کے مالک تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ خلق خدا کے محب، خداترس، متقی، پرہیزگار، امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور صلوٰۃ کے پابند تھے۔ حضرت بہاء الدین نقشبند، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی، حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری، حضرت فریدالدین مسعود گنج شکر، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، حضرت باقی باللہ اور حضرت ایشاں رحمہم اللہ تعالیٰ کی تعلیمات وافکار پر تاحیات عمل پیرا رہے اور اشاعت وتبلیغ میں مصروف رہے۔

بیعت وخلافت:۔

حضرت سید سید محمود آغا رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برادر اکبر حضرت سید میر جان کابلی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا۔ حضرت ایشاں رحمہ اللہ تعالیٰ اور مرشد گرامی رحمہما اللہ تعالیٰ سے اکتساب فیض کیا۔ آپ صاحب بزرگ تھے۔ برادر اکبر حضرت سید میر جان کابلی رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو سلسلہ نقشبندیہ میں اجازت وخلافت کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ آپ نے سلسلہ رشد وہدایت شروع نہیں کیا تھا، کیونکہ آپ نے مجذوبانہ زندگی بسر کی تھی۔

حضرت سید سید محمود آغا رحمہ اللہ تعالیٰ کا شجرہ طریقت درج ذیل ہے:

الٰہی بحق سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، الٰہی بحق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الٰہی بحق حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الٰہی بحق حضرت امام قاسم بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الٰہی بحق حضرت جعفر صادق، الٰہی بحق حضرت بایزید بسطامی، الٰہی بحق حضرت خواجہ قاسم گورگانی، الٰہی بحق حضرت ابوعلی فارمدی، الٰہی بحق حضرت خواجہ ابویوسف ہمدانی، الٰہی بحق حضرت خواجہ خواجگان عبدالخالق غجدانی، الٰہی بحق حضرت محمد عارف دیوگری، الٰہی بحق حضرت خواجہ محمود انجیری، الٰہی بحق حضرت خواجہ بوعلی رامیتنی، الٰہی بحق حضرت خواجہ بابا سماسی، الٰہی بحق حضرت خواجہ میر کلال، الٰہی بحق حضرت خواجہ علاء الدین عطار، الٰہی بحق حضرت مولانا یعقوب چرخی، الٰہی بحق حضرت خواجہ عبید اللہ احرار، الٰہی بحق حضرت مولانا محمد زاہد، الٰہی بحق حضرت مولانا درویش محمد، الٰہی بحق حضرت خواجہ امکنگی، الٰہی بحق حضرت خواجہ عبدالباقی باقی باللہ، الٰہی بحق حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی، الٰہی بحق حضرت خواجہ محمد معصوم، الٰہی بحق حضرت خواجہ شیخ سیف الدین، الٰہی بحق حضرت سید نور محمد بدایونی، الٰہی بحق حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں، الٰہی بحق حضرت شاہ غلام علی، الٰہی بحق حضرت ابوسعید، الٰہی بحق حضرت شاہ احمد سعید، الٰہی بحق

فرمایا: ''اسی طرح چنوں کی کوئی ضرورت نہیں، نہ چنے بانٹنے کے سبب کوئی برائی پیدا ہو''
(امام احمد رضا خاں قادری: الحجۃ الفائحہ ص ۱۴)۔

دوسرا فتویٰ:

دعوتِ میت کی ممانعت کے حوالے سے دو فتوے حضرت علامہ مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پیش کیے جا رہے ہیں۔ پہلے آپ کا مختصر تعارف ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت علامہ مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ 1915ء میں پیدا ہوئے۔ دار العلوم منظر اسلام، بریلی شریف کے ممتاز شیوخ سے علوم اسلامیہ کی تکمیل کی۔ حجۃ الاسلام حضرت علامہ حامد رضا خاں قادری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دستِ اقدس پر شرف بیعت حاصل کیا۔ تاحیات تدریس اور تصنیف وتالیف میں مشغول رہے۔ عالم ربانی، محقق اور باعمل تھے۔ دار العلوم مظہر اسلام، بریلی شریف میں عرصہ دس سال بطور ناظمِ تعلیمات ومدرس خدمات انجام دیتے رہے۔ قیام پاکستان کے بعد پاکستان میں تشریف لائے۔ دار العلوم امجدیہ کراچی میں شیخ الحدیث اور فتویٰ نویسی کی مسند پر رہے۔ فقیہ العصر اور بہار شریعت حصہ بیسواں (علم الفرائض) کے مصنف تھے۔ آپ کے بہار آفریں قلم سے نکلے ہوئے فتاویٰ کا مجموعہ ''وقار الفتاویٰ'' (تین جلد) کے نام سے یادگار ہے۔ آپ نے 1993ء میں وصال فرمایا۔ مزار اقدس کراچی میں مرجع خلائق ہے۔ آپ کے دو فتوے ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں۔

غم کے موقع پر دعوت اور اس میں شرکت سے متعلق فتویٰ

الاستفتاء

محترم جناب قبلہ مفتی صاحب!

دارالعلوم امجدیہ، کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مندرجہ ذیل صورتوں میں کہ؟

کیا غم کے موقع پر کھانے کی دعوت کرنا شرعاً جائز ہے؟ کیا ایسی دعوت سے میت کو کوئی فائدہ پہنچے گا؟ کیا دعوت کرنے والے اور اس میں شرکت کرنے والے معصیت کے مرتکب ہوں گے؟ کھانے کی دعوت شرعاً کس موقع پر جائز ہے؟

احقر: میاں محمد صدیق مغل قادری رضوی، دہلی کالونی، کراچی

الجواب:

سوال میں مذکورہ ابتدائی تینوں صورتیں ناجائز ہیں۔ غم کے موقع پر دعوت کرنا سخت قبیح و ناجائز ہے۔ سنن ابن ماجہ میں حدیث ہے:

کنانری الاجتماع الی اھل المیت وصنعۃ الطعام من النیاحۃ (ابن ماجہ صفحہ ۱۱۶ قدیمی کتب خانہ کراچی)

ہم (صحابہ کرام) میت والوں کے گھر جمع ہونے اور کھانا تیار کرنے کو نیاحت شمار کرتے تھے۔ ''نیاحت'' میت پر نوحہ کرنے والوں کو کہتے ہیں اور یہ حرام ہے اور کثرت سے احادیث میں اس کی حرمت آئی ہے۔ فتح القدیر میں ہے: **یکرہ اتخاذ الضیافۃ من الطعام من اھل المیت لانہ شرع السرور لافی الشرور وھی بدعۃ مستقبحۃ** (جلد دوم صفحہ ۱۰۲ مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)۔

اہل میت کی طرف سے کھانے کی ضیافت کرنا مکروہ (تحریمی) ہے کہ شریعت نے ضیافت خوشی میں رکھی ہے نہ کہ غمی میں۔ اور بری بدعت ہے۔ یہی مضمون مراقی الفلاح خلاصۃ الفتاویٰ، فتاویٰ سراجیہ، فتاویٰ قاضی خان،، درمختار اور شامی وغیرہ میں بھی ہے۔ اس طرح پتا یہ چلا کہ فقہ کی بکثرت کتابوں میں اس کھانے کو سخت ممنوع اور بدعت قبیحہ بتایا گیا ہے۔ لہٰذا اس کو بند کرنا چاہیے۔ ہاں میت کے ایصال ثواب کے لیے اگر غرباء کو کھانا تقسیم کریں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ وہ اہل خانہ کی مرضی پر ہے۔ جب انہیں اطمینان وسکون ہو اس کھانے کا انتظام کریں۔ ایسی دعوتیں کرنے والے یا انتظام کرنے والے بھی گناہگار ہیں اور ایسی دعوتوں میں شرکت کرنے والے بھی شریکِ گناہ ہیں۔ میت کو اس سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ اور اگر میت کے وارثوں میں کوئی نابالغ بھی ہے اور ترکہ کے مال سے ایسی دعوتوں کا انتظام کیا گیا تو وہ سخت حرام ہے اور جو ان دعوتوں کا انتظام کرنے والے ہیں وہ یتیم کا مال کھانے پر جو وعیدیں قرآن میں ہیں، ان سب وعیدوں کی زد میں آتے ہیں''۔

(مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی: وقار الفتاویٰ جلد اوّل مطبوعہ بزم وقار، کراچی ص ۱۸۸)

تیسرا فتویٰ:۔

میت کے گھر کھانا پکانے اور کھانے سے متعلق

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں؟ علماء کرام ومفتیان دین متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ:

میت کو دفنانے کے بعد گھر آنے پر میت کے گھر والوں کی طرف سے تمام افراد کو خواہ وہ رشتہ دار ہوں یا غیر کھانا کھلانا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: سجاد الحسن عفی عنہ

الجواب:

اہل میت کی طرف سے کھانے کا یہ انتظام ناجائز اور سخت گناہ ہے۔ ابن ماجہ میں حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: **کنانری الاجتماع الی اھل المیت وصنعة الطعام من النیاحة** (ابن ماجہ، صفحہ ۱۱۶ القدیمی کتب خانہ کراچی)

ہم (صحابہ کرام) میت والوں کے گھر جمع ہونے اور کھانا تیار کرنے کو نیاحت شمار کرتے تھے۔ ''نیاحت'' کی حرمت میں کئی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ فقہ حنفی بھی اس مسئلے پر سیر حاصل بحثیں ملتی ہیں۔ فتح القدیر میں ہے: **یکرہ اتخاذ الضیافة من الطعام من اھل المیت لانه شرع السرور لافی الشرور وھی بدعة مستقبحة** (جلد دوم صفحہ ۱۰۲ مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

اہل میت کی طرف سے کھانے کی ضیافت مکروہ ہے (تحریمی) ہے کہ شریعت نے ضیافت خوشی میں رکھی ہے نہ کہ غمی میں۔ اور یہ بری بدعت ہے۔

تفصیل کے لیے رجوع کیجئے: خلاصۃ الفتاویٰ سراجیہ، فتاویٰ تاتارخانیہ، فتاویٰ ہندیہ، فتاویٰ قاضی خان، تبیین الحقائق، بحرالرائق، بزاریہ اور شامی وغیرہ۔ یہ حکم تو اس صورت میں ہے کہ جب تمام وارث بالغ ہوں اور سب اپنی خوشی سے انتظام کر رہے ہوں اور اگر وارثوں میں کوئی نابالغ بھی ہے تو کھانے کا یہ انتظام سخت حرام ہے اور قرآن کریم اس وعید میں داخل ہے:

ان الذین یاکلون اموال الیتمی ظلما انما یاکلون فی بطونھم نارا (النسا ۱۰)

وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں۔ اگر غریبوں اور محتاجوں کے لیے کھانا پکوائیں اور تمام ورثاء عاقل و بالغ ہوں اور وہ اپنے مال سے کریں یا ترکہ سے تو اچھا ہے۔ خانیہ، بزاریہ، تاتارخانیہ اور ہندیہ میں یہی مضمون ہے۔ بزاریہ کے الفاظ یہ ہیں:

ان اتخذطعاما للفقراء کان حسنا ولو فی الترکة صغیر لایتخذمنھا.

(فتاویٰ بزاریہ برحاشیہ عالمگیری، جلد ۶ صفحہ ۳۷۹ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

''اگر غریبوں محتاجوں کیلئے کھانا تیار کیا جائے تو اچھا ہے اور اگر ورثاء میں کوئی نابالغ ہے تو پھر

ترکہ میں سے کچھ نہیں لیا جائے گا''

(مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی: وقار الفتاویٰ جلد اول ص ۱۹۰ مطبوعہ بزم وقار کراچی)

(مزید تفصیل کے لیے ''حضرت امام احمد رضا خاں قادری کا پیغام'' اور ہماری کتاب ''دعوت میت کی شرعی حیثیت'' کا مطالعہ کریں۔ قصوری عفی عنہ)

☆☆☆☆☆

مویدین

نوٹ: مندرجہ ذیل ممتاز علماء کرام ومفتیان عظام نے مندرجہ بالا فتاویٰ مبارکہ کی تائید فرمائی۔ جزاہم اللہ تعالیٰ فی الدارین۔

نام	منصب
مفکرِ اسلام حضرت علامہ مفتی محمد منیب الرحمٰن نعیمی صاحب	مفتی وشیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ کراچی
مفسرِ قرآن حضرت علامہ غلام رسول سعیدی	شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ کراچی
حضرت علامہ مفتی جمیل احمد نعیمی صاحب	شیخ الحدیث وناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ کراچی
حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری صاحب	پرنسپل جامعہ اسلامیہ لاہور
حضرت علامہ مفتی علی احمد سندھیلوی صاحب	مفتی ومدرس جامعہ ہجویریہ لاہور
حضرت علامہ مفتی سید مزمل حسین شاہ بخاری صاحب	ناظم اعلیٰ جامعہ فیض حسینیہ لاہور
حضرت علامہ مفتی خادم حسین نقشبندی صاحب	شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
حضرت علامہ مفتی محمد تنویر القادری صاحب	مفتی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
حضرت ڈاکٹر علامہ ممتاز احمد سدیدی صاحب	مدیر مؤسس الشرف للتحقیق لاہور
حضرت علامہ مفتی محمد بشیر القادری صاحب	ناظم اعلیٰ ادارہ منہاج الفرقان کراچی
حضرت علامہ مفتی عنایت علی نقشبندی صاحب	ادارہ معارف نقشبندیہ جامع مسجد ط گلبرگ III لاہور
حضرت علامہ مفتی خان محمد قادری صاحب	پرنسپل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ داتا نگر لاہور
حضرت علامہ مفتی محمد جمیل نقشبندی صاحب	ادارہ معارف تصوف غازی روڈ لاہور
حضرت علامہ مفتی دلاور حسین نقشبندی صاحب	صدر المدرسین جامعہ فاروقیہ باغبانپورہ لاہور
حضرت علامہ مفتی محمد عبدالرؤف نورانی صاحب	ناظم اعلیٰ جامعہ فاروقیہ رضویہ باغبانپورہ لاہور
حضرت علامہ مفتی محمد فاروق نورانی صاحب	مدرس وناظم تعلیمات جامعہ فاروقیہ رضویہ لاہور

ادارہ علم وادب ۳۵ کے، ای گلی نمبر ا، شاہین کالونی، والٹن روڈ، لاہور

کرامات اولیاء

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

واقعہ نمازِ عصر:۔

مورخہ 15-1-23 بروز جمعۃ المبارک بوقت تقریباً پونے چار بجے میں اپنی ڈیوٹی ریس کورس پارک ڈی جی آفس میں ادا کر رہا تھا۔ اور واپسی پر محلّہ کی مسجد میں نماز عصر پڑھانے کے لئے پریشان تھا ٹائم بہت کم رہ گیا تھا میں نے اسی دوران اپنے نائب کو فون کیا کہ وہ ڈیوٹی پر آجائے تا کہ میں وقت پر پہنچ کر نمازِ عصر کی ادائیگی کرواسکوں جواب ملا کہ نائب، شہر سے باہر ہے اور اس سے رابطہ مشکل ہے۔ میں مزید پریشان ہو رہا تھا۔ کہ اسی دوران محلّہ سے قبلہ حاجی محمد جمیل صاحب کا فون آگیا کہ سلطانی صاحب آپ پریشان نہ ہوں۔ آپ نماز عصر کی وجہ سے کیوں پریشان ہیں؟ آپ کی نماز عصر باجماعت کا اہتمام ہو جائے گا۔ اور جماعت میں ادا کروادوں گا۔ سبحان اللہ حالانکہ میں نے ان کو کبھی جماعت کرواتے نہ دیکھا۔ اگر ان سے کہلواتا کہ آپ جماعت کروادیں تو وہ عاجزی کیساتھ فرماتے کہ ہم نماز پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ اس دن ان کے دل میں نہ جانے کیا بات آئی کہ میں اُدھر پریشان ہو رہا تھا تو فوراً ان کا فون آگیا کہ آپ پریشان نہ ہوں میں جماعت کروادوں گا۔ سبحان اللہ (کرامات نماز عصر) کہتے ہیں ناں کہ اولیاء اللہ کو دلوں کا کشف ہوتا ہے اور وہ دلوں کی بات بھی جانتے ہیں۔

قاری عبدالغفور سلطانی:

(امام جامع مسجد شاہِ مدینہ بسم اللہ بلاک دوگنج ٹاؤن لاہور)

میرے پیرومرشد حضرت مولانا ''محمد جمیل'' نقشبندی صاحب

''حافظ محمد جمشید (آرمی)''

میری زندگی کا اہم ترین واقعہ ہے۔اس واقعہ نے میری زندگی ہی بدل کر رکھ دی میری ڈیوٹی پشاور کینٹ میں موجودہ یونٹ میں تھی۔میری یونٹ نے میری ڈیوٹی مسجد میں قرآن پاک کی تلاوت کی لگائی تھی مگر میرا کام مسجد میں قرآن پاک کی تلاوت کرنا تھا اور بچوں کو بھی قرآن پاک کی تعلیم دینا تھا تاکہ ہماری یونٹ میں خیروبرکت ہو۔ایک دن تقریباً 2یا3 بجے کا ٹائم تھا میں قرآن پاک کی تلاوت کرر ہا تھا اچانک میری آنکھ بند ہوئی تو میرے پیرومرشد **''حضرت علامہ مولانا جمیل''** صاحب تشریف لائے اور میرے دائیں طرف آکر بیٹھ گئے اور میں ان کی زیارت کرر ہا تھا چند لمحے تک میں ان کی زیارت کرتا رہا۔کچھ وقت گزار کے میں ان کی زیارت کرر ہا تھا کہ اچانک میرے پیرومرشد **''حضرت علامہ مولانا جمیل''** صاحب کا فون آگیا اور آپ نے کہا کہ جاؤ جا کر تہجد کے نوافل ادا کرو۔اور میں نے فوراً نوافل ادا کیے۔یہ میری زندگی کا بہت خوبصورت واقعہ تھا۔پس خدا نے دنیا میں بھی نیک بندے بھیجے ہیں جو لوگوں کو اللہ کے راستے پر چلنے کی تلقین کرتے ہیں میری لیے بھی ایک نیک ہستی میرے مرشد **''حضرت علامہ مولانا جمیل''** نقشبندی صاحب ہیں اللہ ان کا مقام بلند کرے اور ہم سب کو ان کا ادب واحترام کرنے کی توفیق دے۔(آمین!)

میں خدا سے دعا کرتا ہوں:

''الٰہی

کوئی ضبط دے نہ جلال دے   مجھے اپنی راہ میں ڈال دے

مجھے صرف اتنا کمال دے   کہ زمانہ میری مثال دے

حافظ شکیل صاحب آف دوگیج ٹاؤن کی شادی کا واقعہ

میری شادی انجام نہیں پارہی تھی جو بھی رشتہ دیکھنے کیلئے آتا تھا دیکھ کر واپس چلا جاتا، منع کر دیتا تھا پھر میں اپنے مرشد کے پاس گیا، سلام عرض کیا اور بیٹھ کر ان کی خدمت کرتا رہا۔ کچھ دیر کے بعد پیر صاحب نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کیا پریشانی ہے؟ عرض کیا امی ابو پریشان ہیں، فرمایا کیوں پریشان ہیں؟ عرض کیا! پیر صاحب جو بھی مجھے دیکھنے کے لیے آتا ہے رشتہ کے لیے منع کر دیتا ہے۔ جب میں نے یہ لفظ کہے پیر صاحب نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی اور خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور جب پیر صاحب نے مجھے جانے کی اجازت دی تو فرمایا آپ کا کام ہو جائے گا۔ اگلی صبح گیارہ بجے کے قریب اوکاڑہ سے کچھ افراد رشتہ کے لئے آئے اور انہوں نے مجھ سے کوئی سوال نہیں کیا اور ہاں کر کے چلے گئے۔ اگلے دن عشاء کی نماز کے بعد جب میں پیر صاحب کو بتانے گیا تو وہ چوہدری کالونی سے پیدل گھر کی طرف جا رہے تھے میں نے سلام عرض کیا اور کہا پیر صاحب رشتہ کے لئے ہاں ہوگئی ہے۔ پیر صاحب نے فرمایا کہاں رشتہ ہوا ہے؟ عرض کی پیر صاحب! اوکاڑہ میں، فرمایا، وہاں تو حضرت کرماں والی سرکار ہیں جب جایا کرو گے وہاں سے ہوتے جایا کرنا۔

جب میں اگلی صبح پیر صاحب کو ملنے جا رہا تھا رستے میں پھل والی گلی میں پیر صاحب مجھے ملے سلام کے بعد فرمایا منگنی کروانی ہے؟ میں نے عرض کی جی کروانی ہے آپ خاموش ہو گئے۔ اس واقعہ کے تین دن کے بعد فون آیا کہ ہم منگنی کرنے کیلئے آرہے ہیں۔ منگنی والے دن جب میں پیر صاحب سے ملنے گیا تو مجھے پھر وہیں اسی جگہ ملے تو میں نے خوشی سے عرض کی پیر صاحب، منگنی ہوگئی ہے۔ آپ چند قدم آگے بڑھے اور فرمایا شادی کروانی ہے؟ میں خاموش رہا پھر آپ نے فرمایا شادی کروانی ہے؟ میں ان کے پیچھے چل رہا تھا اور ہنسنے لگ گیا۔ آہستہ آہستہ

تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا، شادی کروانی ہے کہ نہیں! میں نے عرض کی پیر صاحب کروانی ہے۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے۔اس واقعہ کے ہفتہ گزرنے کے بعد میرے والدین لڑکی والوں کے گھر منگنی کرنے کیلئے گئے، انہوں نے کہا کہ شادی کے لیے دن بتائیں۔ میرے والدین 8 تاریخ کر کے واپس آ گئے اور جب میں تیل مہندی والے دن پیر صاحب کیلئے کھانا لے کر گیا۔ عرض کیا پیر صاحب میں نے آپ کیلئے اے سی والی کار کروائی ہے۔ آپ نے فرمایا پہلے مجھے خوشخبری دی مجھ سے ہی خوشخبری سن لو صبح جب آپ کی بارات جائے گی۔ موسم ٹھنڈا ہوگا اور ہلکی ہلکی بارش ہوگی۔ اگلے دن سات بجے کے قریب بارات لاہور سے روانہ ہوئی اور حضرت کرماں والی سرکار جا کر رکی ادھر سلام عرض کیا اور بیس پچیس منٹ وہیں کھڑی رہی اور پیر صاحب نے فرمایا چلو اور جب ہم ہال میں پہنچے نکاح اور کھانا کھانے کے بعد دھوپ نکلی تھی۔

میرے پیر صاحب **حاجی محمد جمیل** نقشبندی کیلانی

(۲) حافظ محمد شکیل صاحب ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ قبلہ حضرت حاجی محمد جمیل صاحب زید مجدہ کسی مریض کی عیادت کے لیے جنرل ہسپتال آئے ہوئے تھے۔ میں بھی آپ کے پیچھے ہسپتال پہنچ گیا۔ میں ہسپتال کے گیٹ نمبر ۲ سے داخل ہوا۔ اور جب ہسپتال کی عمارت کی دوسری منزل پر پہنچا تو حاجی صاحب زید مجدہ نے مجھے دیکھ لیا اور مجھے دیکھتے ہی آپ نے گلی میں دوڑ لگا دی اور میں آپ کے پیچھے بھاگا۔ اچانک آپ رُک گئے اور میری طرف غصے سے دیکھ کر فرمایا کہ واپس لوٹ جاؤ! اس وقت آپ پر جلالی کیفیت طاری تھی میں واپس ہو گیا اور تھوڑا آگے جا کر پھر واپس ہوا جب میں آپ کی طرف بڑھا تو آپ نے پھر دوڑ لگا دی۔ اور میں آپ کے پیچھے پیچھے بھاگا آپ گلی کی نکر سے پلٹے وہاں مجھے پتا چلا کہ یہاں حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین شہنشاہ اقلیم ولایت حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ ایک مریض کی عیادت کے لیے آئے ہوئے ہیں۔ آپ نے پھر

مجھے جھڑکا اور میں واپس لوٹ آیا اور گیٹ نمبر ۲ پر آ گیا تھوڑی دیر میں آپ بھی تشریف لے آئے تو آپ نے آتے ہی مجھے اپنے سینے مبارک سے لگایا پھر ایک صاحب دو کپ چائے لے آئے اس نے ایک کپ قبلہ حضرت حاجی صاحب کو اور ایک مجھے دے دیا پھر ایک خوبصورت گاڑی آ گئی قبلہ حاجی صاحب اس میں بیٹھ گئے اور میں بھی بیٹھ گیا پھر ایک مکان پر پہنچے جو باہر سے تو خستہ حال تھا لیکن جب اندر گئے تو کسی محل سے کم نہ تھا۔ اور اس کی آرائش و زیبائش بیان سے باہر تھی تو ہم وہاں بیٹھ گئے۔

پھر اچانک گھر والوں نے مجھے اُٹھا دیا۔

(۳) حافظ محمد شکیل صاحب سکنہ دوگنج ٹاؤن اپنی بیعت کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ چونگی بازار ایک مینار والی مسجد کے پاس واقعہ "حامد کریانہ سٹور" کے گھر محفل میلاد تھی۔ لالہ محمد طفیل صاحب نے مجھ سے محفل پر جانے کے لیے کہا تو میں فوراً رضامند ہو گیا۔ جب ہم محفل کی جگہ پہنچے تو محفل پر عجیب سماں تھا۔ بھینی بھینی خوشبو آ رہی تھی اور پوری محفل پر روحانیت طاری تھی۔ ایسے لگ رہا تھا کہ حضرت قبلہ حاجی محمد جمیل کیلانی صاحب زید مجدہ شمع محفل بنے ہوئے ہیں اور پروانے آپ کے گرد جمع ہیں۔ ایسی کیف آور محفل میں نے آج تک نہیں دیکھی تھی۔ قبلہ حاجی صاحب کی مسحور کن شخصیت نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ولی اور برگزیدہ بندے ہیں اور نور ولایت سے آپ کا سینہ منور ہے یہی بات تھی جس نے مجھے مجبور کیا میں حضرت قبلہ حاجی صاحب زید مجدہ سے شرف بیعت حاصل کروں اور آپکی صحبت کو اپنے لیے حرزِ جاں بناؤں۔

صوفی محمد رضوان سیفی صاحب کا واقعہ

صوفی محمد رضوان صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے غریب خانہ (واقع گلبرگ III گلی نمبر 17) پر محفل میلاد شریف منعقد تھی اور حضرت پیر طریقت رہبر شریعت **حاجی محمد جمیل**

صاحب کیلانی زید مجدہ مہر مجلس تھے اور شمع محفل تھے۔ محفل جاری تھی کہ بھینی بھینی خوشبوئیں آنا شروع ہوگئیں اور شرکاء محفل پر عجیب سی کیفیت طاری ہوگئی۔ اچانک قبلہ حاجی صاحب زید مجدہ دست بستہ مؤدب کھڑے ہوگئے اور آپ کو دیکھ کر شرکاء محفل بھی کھڑے ہوگئے کچھ دیر کھڑے ہونے کے بعد جب آپ اس حالت سے نکلے تو آپ نے فرمایا کہ محفل میں حضورﷺ کی تشریف آوری ہوئی ہے۔ قبلہ حاجی صاحب زید مجدہ کیلئے یہ خوشبوئیں اجنبی نہیں تھیں اگر میں حضرت نصیر الدین نصیر رحمۃ اللہ علیہ کا لہجہ ادھار لوں تو کیا خوب فرمایا۔

ایک بار وہ جدھر سے گزرتے ہیں نصیر
ہزار بار ادھر سے بہار گزری ہے

صحابہ کرام علیہم الرضوان حضورﷺ کی خوشبوؤں سے اندازہ لگا لیتے تھے کہ محبوب ﷺ اس طرف گئے ہیں، بہاریں ان راہوں کا آج بھی طواف کررہی ہیں۔ جہاں سے آپﷺ گزرے، آج بھی ان جگہوں سے خوشبوئیں آتی ہیں جہاں حضور ٹھہرے، رُکے، وہ جگہیں محبت کی جلوہ گاہ بن گئیں اور آج بھی اہل محبت اس کا مشاہدہ کرتے ہیں اور خوشبوئیں پاتے ہیں۔

گمشدہ بچے کا لوٹ آنا

فتح شیر (سکنہ دوگنج ٹاؤن) کا بیٹا (جہانزیب) دو تین دن سے لاپتہ تھا اس لڑکے کی عمر پندرہ سال تھی۔ اسکی والدہ حضرت قبلہ حاجی جمیل صاحب کیلانی زید مجدہ کے پاس آئی اور بچے کی گمشدگی کی شکایت کی آپ نے ایک وظیفہ بتایا کہ اسے 313 بار پڑھو۔

انہوں نے دو دن پڑھا اور تیسرے دن وہ لڑکا واپس گھر آگیا۔ جب اس لڑکے سے پوچھا گیا کہ وہ کہاں تھا تو اس نے بتایا کہ میں بہاولپور تھا اور وہاں سے کراچی جانے کا قصد کیا لیکن نہ جانے کیا ہوا کہ میں کراچی جانے کی بجائے لاہور واپس چلا آیا۔ دراصل یہ قبلہ حاجی

صاحب کی روحانی توجہ تھی جو اسے واپس اسکے گھر کھینچ لائی۔

☆ حاجی محمد جمیل نقشبندی کیلانی صاحب میرے استاد ہیں میں نے قرآن کریم انہیں سے پڑھا ہے۔ بلکہ تقریباً پورا علاقہ میں تقریباً سبھی آپ کے شاگرد ہیں۔ اللہ کی رحمتیں آپ کے ساتھ ہیں۔ میں یہ اقرار کرتا ہوں کے آپ دورِ حاضر کے کامل ولی ہیں۔ میں نے بچپن سے آج تک آپ کی اللہ کی راہ میں سخاوت آپ کی نیک نیتی دیکھی اور سنی ہے۔ آپ کا شمار دوگنج ٹاؤن بلکہ اگر میں یوں کہوں کہ آپ کا گھرانہ شروع ہی سے نیک گھرانوں میں ہوتا ہے۔ میں ان کا بیعت نہیں مگر اقرار کرتا ہوں کہ آپ کا دستِ شفقت مجھ پر بچپن ہی سے ہے۔ ایک رات جب میں سو رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ میں حضرت ایشاں رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار میں کھڑا ہوں اور مجھ کو میرا نام لے کر پکارا گیا تقریباً ایک سے دو بجے کا وقت تھا۔ میں نے حضرت ایشاں رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی بہت ہی خوبصورت قد و قامت تھی آپ کا چہرہ مبارک نور سے بھرپور تھا۔

آپ کا رنگ ماشاء اللہ گلاب کی مانند سُرخ تھا۔ میں نے یہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے آپ کوئی فرشتہ ہیں۔ پھر ملاقات کے بعد میں گھر واپس آگیا۔ جہاں میں رہائش پذیر ہوں۔ میرے استادِ محترم حاجی محمد جمیل نقشبندی کیلانی میرے گھر مغل پورہ مجاہد آباد میں تشریف لائے اور آپ کیساتھ دو افراد بھی تھے۔ وہ آپ کیساتھ دائیں اور بائیں کھڑے تھے۔ حالانکہ میرے استادِ محترم حاجی محمد جمیل نقشبندی کیلانی نے میرا گھر بھی نہیں دیکھا تھا۔ میں نے احتراماً ان کا حال احوال پوچھا۔ تو آپ نے اپنے چہرے پر مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے مجھے مبارکباد پیش کی۔ اور کہا بیٹا 30 سال ہوگئے جو میرے ساتھ ہیں۔ ان کو بھی یہ شرف حاصل نہیں ہوا۔ میں بہت حیران و پریشان ہوگیا کہ انہیں کیسے علم ہوا میرے خواب کے بارے میں آپ نے مسکرا کر مجھے گلے لگایا اور چلے گئے۔ میں نے استادِ محترم کیساتھ جو دو بزرگ دیکھے

وہ بہت ہی حسین وجمیل نظر آرہے تھے۔مگر آپ سے ایک قدم پیچھے کھڑے تھے۔وہ دونوں بزرگ افغانی نظر آرہے تھے اللہ تعالیٰ میرے ستاذِ محترم کے درجات بلند وبالا کرے میں خدا کو گواہ بنا کر ایک ایک حرف سچ بتا رہا ہوں۔آپ کی دیانت،صداقت اور ذہانت اور علم اور خدا کی راہ میں سخاوت اور اپنے آپ کو اللہ اور اس کے محبوب ﷺ اور بزرگانِ دین کیلئے اپنے مال وجان کو وقف کر دیا ہے۔آپ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔آپ ہمارے لئے بلکہ پورے علاقے کیلئے باعثِ رحمت ہیں۔آپ کا طرزِ زندگی سنت وشریعت کے عین مطابق ہے آپ کے مرتبے کی پہچان اہلِ نظر کو صاف نظر آتی ہے۔اور آپ کی عبادت وریاضت کی وجہ سے آپ کا شمار اللہ کے نیک بندوں میں ہوتا ہے وہ دو بزرگ آپ کے پیچھے ہاتھ کھڑے تھے۔آپ نے کم عمری میں ہی وہ مرتبہ وہ مقام حاصل کیا ہے۔جو صدیوں میں کہیں جا کر ملتا ہے۔اللہ اپنا دستِ شفقت آپ پر ہمیشہ رکھے۔(آمین)

آج آپ کی بدولت سینکڑوں لوگ نمازی اور پرہیز گار بن چکے ہیں۔اس جدید دور میں بھی جو آپ کے ساتھ جڑ جاتا ہے اسے آپ پکا اور سچا مسلمان بنا دیتے ہیں۔ماشاء اللہ آپ کی بدولت ہمارے علاقے پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتیں ہیں۔اللہ ہمارے سروں پر آپ کا دستِ شفقت قائم ودائم رکھے(آمین)

(بابر حفیظ ولد عبدالحفیظ موتیاں والے)

☆میری بچپن سے خواہش تھی میں سیال شریف (سرگودھا) پیر سیال حضرت خواجہ حمید الدین سیالوی صاحب مدظلہ العالیٰ کے ہاتھ پر شرفِ بیعت حاصل کروں۔والدہ کے ہمراہ مئی 2015 شرفِ بیعت حاصل کرنے سیال شریف پہنچا عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد لنگر خانہ میں لنگر شریف تناول کیا۔ان دنوں حضرت پیر حمید الدین سیالوی مدظلہ العالی کی طبیعت ناساز تھی ایک مرید کے کہنے پر اگلے دن صبح 8 بجے آستانہ عالیہ آنے کو کہا گیا۔صبح جب آستانہ عالیہ پہنچا تو ایک خادم سے میں نے کہا میں لاہور سے آیا ہوں اور حضرت صاحب کے ہاتھ کا بوسا لیکر بیعت

ہونا چاہتا ہوں (جبکہ چادر کا بوسا دے کر بیعت کیا جاتا ہے)۔اسطرح حضرت خواجہ حمید الدین سیالوی صاحب کے ہاتھ پر شرفِ بیعت حاصل کیا۔میں والدہ صاحبہ کے ہمراہ دو دن سیال شریف رہنا چاہتا تھا۔دوسرے روز (پیر کے دن) حضرت **حاجی محمد جمیل** نقشبندی کیلانی صاحب کا فون آیا پوچھنے پر میں نے عرض کی حضور میں سیال شریف ہوں،مختصراً آپ نے فرمایا کہ حضور پیر سیال کی بارگاہ میں میرا اسلام بھی پیش کرنا۔اس کے بعد آپ نے فرمایا واپسی کس دن ہے،میں نے عرض کی حضور انشاء اللہ منگل کے دن تو حضرت **حاجی محمد جمیل** نقشبندی کیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **"آج رات تمہاری لاہور واپسی ہے"** فون بند ہونے کے بعد میں سیال شریف کے بازار کی طرف نکلا تو والدہ صاحبہ ملیں۔انہیں حضرت حاجی صاحب کے فون آنے کا علم نہ تھا۔وہ بے چین سی دکھائی دیں اور کہا چلو گھر چلیں۔میں نے کہا اماں جان ہم نے تو منگل کو واپس لاہور جانا تھا تو والدہ صاحبہ نے خاموش رہنے کا حکم دیا اور کہا:

"آج ہی گھر جانا ہے"۔

اللہ تعالیٰ حاجی محمد جمیل صاحب نقشبندی کیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا سایہ ہمیشہ ہمارے سروں پر سلامت رکھے،اور ان کے علم میں اضافہ فرمائے۔

(محمد ذیشان منظور سیالوی آف دوگیج)

حضرت سیّد **آغا جان** المعروف کوئٹہ والے شاہ صاحب

ایک دفعہ آپ ایک گاؤں سے گزر رہے تھے۔رات کا اندھیرا چھا گیا تھا۔آپ ایک گھر کے پاس رکے دروازے پر دستک دی اندر سے ایک آدمی آیا۔آپ نے اس سے فرمایا: میں مسافر ہوں رات گزارنا چاہتا ہوں وہ شخص آپ کی شخصیت سے متاثر ہوا فوراً اس نے ہاں کر دی آپ کو اپنے گھر میں علیحدہ کمرے میں لے گیا۔آپ کمرے کے اندر گئے پھر وہ آدمی چلا گیا اس

کے بعد ایک لڑکی اندر آئی اس نے آپ سے کہا میں آپ کی خدمت کے لئے آئی ہوں ساری رات آپ کیساتھ رہوں گی۔ آپ ان کے ارادوں کو فوراً سمجھ گئے، آپ نے رات بھی گزارنی تھی اوران لوگوں سے بچنا بھی تھا۔ وہ لوگ شیعہ مسلک کے تھے کسی بھی غیر معمولی شخصیت کو اپنی طرف کرنے کیلئے ایسے ہتھکنڈے استعمال کرتے تھے۔ تاکہ اسے اپنی طرف راغب کیا جائے اس لڑکی کے سامنے آپ نے اپنے جسم پر خارش کرنا شروع کردی اس لڑکی نے جب آپ کو اپنے آگے خارش کرتے دیکھا تو آپ کو کمرے میں چھوڑ کر چلی گئی یہ سمجھ کر کہ آپ کو خارش کی بیماری ہے۔ اس طرح آپ ان لوگوں سے بچنے میں کامیاب ہوئے۔ وہاں آپ نے رات گزاری صبح سویرے اندھرے میں ہی آپ وہاں سے نکلے جب ان کو آپ کی ہوشیاری سمجھ میں آئی وہ آپ کے پیچھے بھاگے لیکن اس وقت آپ ان سے بہت دور نکل آئے تھے۔

(۲) آپ کوئٹہ میں خشک میواجات کا کاروبار کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کوئٹہ میں منڈی میں گئے ایک بولی میں شریک ہوئے اس موقع پر آپ کے پاس بہت کم پیسے تھے جو خرچ ہوگئے بولی میں آپ نے کامیابی حاصل کرلی اتنے پیسے کہاں سے لائے جائیں ایک دن کا ٹائم وقفہ ہے اس وجہ سے آپ کی طبیعت خراب ہوگئی آپ کو پیچش بھی لگ گئے۔ طبیعت بہت خراب تھی، اگلے دن وہی بیوپاری آپ کے پاس آئے آپ سے کہنے لگے صاحب اس سے زیادہ رقم لے لیں پر مال ہمیں دے دیں۔ چنانچہ آپ نے اس رقم سے زیادہ سودا کر کے وہ مال ان کو دیا اس طرح آپ کو وعدہ کے مطابق بولی کی رقم کی ادائیگی میں کوئی مشکل نہیں ہوئی بلکہ پہلے سے بہت زیادہ منافع بھی لیا۔ اُسی رقم سے آپ نے پھر مال خریدا اور ٹرک بھر کر منڈی فیض آباد (ڈھوکہ منڈی) تشریف لائے۔

☆☆☆☆☆

سفرنامہ

آج 10 اگست صبح دربار نقشبندیاں کے امام سیّدنا مرشد خواجہ خاوند محمود المعروف حضرت ایشاں قدس سرہ، سیّدنا و مرشدنا سید میر جان رحمۃ اللہ علیہ سیدنا و مرشدنا سید محمود رحمۃ اللہ علیہ، سیدہ صدیقہ متقیہ عفیفہ بی بی جان رحمۃ اللہ علیہا کے دربار مقدس میں حاضری دے کر اپنی بہو، بیٹی اور پوتے محمد حامد، محمد محمود، خادم محمد جمیل ایئرپورٹ کی طرف روانہ ہوئے۔ کافی احباب، علامہ عبدالرؤف، علامہ محمد فاروق آف جامعہ فاروقیہ رضویہ جناب آفتاب صاحب، حافظ محمد رضوان، محمد مختار صاحب، حاجی محمد ندیم صاحب، کافی عشاق نے تڑپ اور درد کے ساتھ وداع کیا۔ ان کے آنسو گنبد خضریٰ میں مجھے بار بار یاد آتے رہے ان تمام کا سلام عرض کرتا رہا۔ خیر مدینہ شریف کا ائرپورٹ آگیا ہے۔ عجیب نظارہ ہے۔

ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں نے دل کی مرجھائی کلیوں کو جلا بخشی۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ جذب القلوب میں فرماتے ہیں کہ سرکار ﷺ نے فرمایا جو لوگ مدینہ شریف میرے لیے آتے ہیں ان کے لیے خوشخبری ہے ان کی میں شفاعت کروں گا۔ "مَن زَارَ قَبری وَجَبَت لَہ شَفَاعَتِی"۔ "مَن زَارَنِی بَعدَمَمَاتِی فَکَاَنَّمَا زَارَنِی فِی حَیَاتِی"۔ "فَمَن حَجَّ وَلَم یَزرنِی فَقَدجَفَانِی"۔ ترجمہ: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے (شفاعت) واجب ہے میں اس کی شفاعت کروں گا، "جس نے میری قبر کی زیارت کی بعد وصال کے گویا اس نے مجھے زندگی میں دیکھ لیا۔" "جس نے حج کیا (اور) وہ میری زیارت کو نہ آیا اُس نے جفا کی"۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں جو زائر سیدھا مدینہ منورہ زادھا شرفا کو جاتا ہے فرشتے رحمت کے طشت بھرے، پھول انور کے زائرین کے لیے آجاتے ہیں ان کے استقبال کے لیے لیکن اہل اللہ کو وہ نظر آتے ہیں یہ بات مدینہ شریف میں ہے مکہ مکرمہ میں نہیں۔ خیر 50 ریال کی ٹیکسی کرایہ پر لی۔ 15 منٹ کے فاصلے پر پیارے آقا ﷺ کا مقدس شہر عجیب نظارہ

ہے۔نورانی جھونکے ہواؤں کے آرہے ہیں۔ بتیاں جگ مگ کررہی ہیں۔ ٹیکسی جارہی ہے صلوٰۃ کی کثرت ہے مسجد نبوی شریف کے مینار نظر آ گئے ہیں جو جنت کے محلات کو شرمندہ کررہے ہیں ایسی مسجد دنیا میں نہیں ہے۔ ایسی کوئی عمارت نہیں ہے۔ دیوانے باب السلام سے حاضری کے لئے داخل ہورہے ہیں جہاں حضرت خضر علیہ السلام روزانہ عصر کے بعد باب السلام میں داخل ہوکر حاضری دیتے ہیں اہل اللہ دیکھتے ہیں۔ ایک پیا بھردا ہزاراں دیاں جھولیاں، (منظر ہو بیان کیسے الفاظ نہیں ملتے جب سامنے آنکھوں کے دربار نظر آئے)۔ پتنگے سڑ رہے ہیں تندور جل رہے ہیں پروانے جل رہے ہیں، میں مناں واں حکم شرع دا برحق الہ اے سجدہ جائز نہیں سوائے خدا۔ عشق مینوں سجدے کرائے تے میں کی کراں۔ جے بے خودی طاری ہوجائے۔ عقل ماری جائے جو چاہے کرے، (بس یاد رہا اتنا سینے سے لگی جالی۔ پھر خبر نہیں کیا کیا انوار نظر آئے)، مکے کی فضاؤں میں طیبہ کی ہواؤں میں ہم نے تو جدھر دیکھا سرکار ﷺ نظر آئے۔

حاضری کا عجیب نظارہ ہے آنسوؤں کی لڑی موسلا دھار بارش کی طرح رواں رواں ہے، عجیب معطر خوشبو کے جھونکے آرہے ہیں، دل کی مرجھائی ہوئی کلیاں کھل رہی ہیں۔ اندھیری اور تاریکی کے وسوسے نورانی اجالوں سے دور ہورہے ہیں۔ بلغ العلیٰ بکمالہ، کشف الدجیٰ بجمالہ۔ (شیخ سعدی) ''وہ اپنے کمال سے بلندیوں تک پہنچے ہیں، دور کیے اپنے سوہنے مکھڑے کی روشنی سے اندھیرے''، ایسے معطر حجرہ انور سے کھلے آرہے ہیں (کہ) بیان سے باہر ہیں ''انکی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں۔ جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیتے ہیں۔ سلام عرض کیا، بے خودی چھا گئی ہے پتہ نہیں کیا ہوگیا ہے۔ جو ہوگیا، ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے محبوب ﷺ معاف فرمائیں۔ احباب کا سلام عرض کیا۔ سیّدنا ابوبکر صدیق، سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بارگاہ عالیہ میں سلام عرض کیا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ سوم کی بارگاہ قدسیہ میں سلام عرض کیا پھر امہات المومنین کی بارگاہِ قدسیہ میں سلام عرض کیا۔ سیّدہ فاطمہ ان کے ساتھ سیدنا حضرت عباس چچا سید عالم ﷺ اور سیدنا امام حسن اور امام

زین العابدین اور امام صادق اور امام جعفر اور امام عقیل اور سیدہ رقیہ، سیدہ زینب اور ام کلثوم، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور امام مالک، حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ ﷺ ان کی قبر انور کیساتھ سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والد محترم آقائے دو عالم ﷺ اور حضرت حنظلہ غسیل ملائکہ اور حضرت طلحہ جو جنگ اُحد میں سید عالم ﷺ کے لئے چٹان بنے۔ جب مسجد کی توسیع ہوئی باب السلام کے ساتھ لوہے کے چھپر تھے میں نے 1982ء میں جب حج کیا اپنے استاد محترم مفتی کزن جناب اعلیٰ حضرت مولانا عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ تفسیر اسلاف نمونہ اعلیٰ حضرت شیر ربانی، پیکر حلیم وحیا جناب الشاہ عبدالغفور عالم ربانی نور اللہ مرقدہ رحمۃ اللہ علیہ جن کی ضیاء پاشیاں عالم اسلام کو منور کررہی ہیں۔ ان کے لگائے ہوئے بوٹے کو جامعہ فاروقیہ رضویہ کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ، سدا قائم دائم رکھے۔ ان کے صاحبزدگان کو ان کی صحیح جانشینی کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کو نظرِ بد سے بچائے۔ ان کے نورِ نظروں کو بدنظروں سے محفوظ فرمائیں۔ ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا کرے آمین۔ یہ مدرسہ اعلیٰ حضرت زیر ربانی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ انشاء اللہ یہ قیامت تک قائم رہے گا۔

آج انشاء اللہ قاری محمد ریاض مقیم مدینہ شریف جو عاشق رسول ﷺ ہیں ان کیساتھ ہیں۔ پہلی زیارت مسجد سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ یہاں سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبیلہ آباد تھا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہاں دو رکعت پڑھیں (تا کہ) یہاں ہم مسجد بنالیں۔ آپ ﷺ نے نماز پڑھی، سیدنا ابوذر غفاری نے یہاں مسجد بنالی۔ اس کے بعد مسجد بخاری آئی یہاں سیدنا امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ باوضو دو رکعت ادا کر کے ایک حدیث لکھتے تھے۔ اس طرح انہوں نے حدیث بخاری اس جگہ مکمل کی آج ان کی قبر میں کستوری کی خوشبو آتی ہے۔ چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے، تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ۔ میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے، میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے۔

چار دیواری میں 7 قبریں شہدائے حُرّہ ہیں۔ وہاں جنگ حُرّہ یا جنگ موتہ کے شہداء مدفون ہیں۔ آگے عثمان غنی ذوالنورین کی قبرِ انور ہے۔ بائیں جانب سیّدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبرانور ہے۔ بڑی توقیر پائی تونے حلیمہ، نبی میرے آقا کی دائی حلیمہ۔ جناں دے قدماں دی کاک نوں نبی ترسن۔ اُناں دے لباں تے لب ٹکاندی حلیمہ جتھوں لنگدی جاندی سی حلیمہ دی، اوہ راہواں بن گیاں جنت اور تھاواں مسکراپیاں تبسم آمنہ دے لال نیں جد فرمایا۔ حسن دیاں ساریاں رنگین اداواں مسکراپیاں۔

اس کے بعد چار دیواریں ہیں ان میں تین قبریں ہیں ایک سیدہ فاطمہ بنت اسد سیدنا علی کی والدہ محترمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوران کے بعد سیدہ صفیہ اورسیدہ عاتکہ آپ کی پھوپھیاں رضی اللہ تعالیٰ عنھن بقیع شریف میں دس ہزار صحابہ کرام مدفون ہیں۔ اولیاء کرام کا پتہ نہیں کتنے ہیں۔ اس کے بعد مسجد اُجابہ آتی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے محبوب محترم ﷺ نے تین دعائیں کیں۔ دو قبول ہوئیں ایک سے منع کر دیا گیا اس کے بعد مسجد عثمان غنی آئی۔ اس کے بعد مسجد ابوبکر، مسجد علی، مسجد عمر، مسجدِ غمامہ بھی آئی اس مسجد میں نمازِ عید ادا کی اور ایک رویت میں یہاں بارش کی دعا کی گئی (اور) خوب بارش ہوئی اس کے بعد وہ مقام آیا جہاں بچیوں نے جب آپ آئے ہجرت فرما کر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آئے یہاں طلع البدر علینا پڑھا۔ اس کے بعد مسجد جمعہ آئی جب مدینہ طیبہ آئے یہاں آقاء دوعالم ﷺ ہر ہفتہ تشریف لاتے کبھی پیدل کبھی سوار ہوکر (فرمایا) جو دو رکعت پڑھے گا اس کو عمرہ کا ثواب ملے گا۔ مسجد قبا کے ساتھ کنواں ہے اس میں عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انگوٹھی گری تھی اس وقت سے فساد کا دور شروع ہوگیا تھا لیکن وہ انگوٹھی نکال کر ترک حکومت لے گئی ہے۔ فوارے چل رہے ہیں مسجدِ قبا کے ساتھ اور وہ اس سردار کے گھر چل رہے ہیں جو کہتا تھا یارسول اللہ ﷺ میرے گھر میں جلوہ فرما ہوں آپ ﷺ نے فرمایا میری اونٹنی مامور ہے وہ اونٹنی سیدنا ایوب کے گھر ٹھہری کیا کیسا نظارہ ہے کیسے لمحات ہوں گے جب سید عالم ﷺ اور سیدنا صدیق اکبر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ قبا شریف اترے حمال ہمنشین درمن اثر کرد، تھہ آگ میں پڑ جائے تو آگ بن جاتا ہے۔ سید عالم ﷺ فرماتے ہیں، جو علم اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں ڈالا وہ میں نے ابوبکر کے سینے میں ڈال دیا۔ لوگوں کو پتا نہیں چل رہا تھا ابوبکر کون ہیں؟ سیّدِ عالم نور مجسم ﷺ کون ہیں لوگ پریشان ہوگئے۔ سیدنا ابوبکر بھانپ گئے۔ آپ نے پنکھا جھلنا شروع کردیا تاکہ پتہ چل جائے آقا کون ہے غلام کون ہے۔

پورے مدینہ شریف میں کوئی کوا، لالی، چڑیا دکھائی نہیں دی گئی ایک ایسا باغ دیکھا اس مین چڑیاں، کوے، لالی اُڑ رہے تھے، چشمہ جاری تھا۔ سیّدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا محلہ جس میں آپ پیدا ہوئیں وہ بھی دیکھا ایسی مسجد دیکھی اصل حالت میں جس میں اللہ تعالیٰ کے محبوب محترم ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر سیدنا امیر حمزہ عم رسول اللہ ﷺ کے مزار پر، سیدنا عبداللہ بن جحش، معصب بن عمیر شہدا کے مزار پر حاضری دی۔ ایسی خوشبوؤں کے حُلّے آئے بیان سے باہر ہیں۔ آپ گورنر مدینہ ہیں۔ اس کے بعد مسجد قبلتین آئی۔ یہود نے طعنہ مارا تھا آپ ہمارے بیت المقدس ی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ آپ علیہ السلام کو نماز کے اندر خیال آگیا بار بار آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محبوب علیہ السلام "قدنری تقلب وجهك فى السماء" اے محبوب ﷺ آپ ﷺ کا سوہنا مکھڑا بار بار آسمان کی طرف ہم اٹھا دیکھ رہے ہیں ابھی نماز پڑھتے چہرہ پھیریئے ہم آپ کی رضا چاہتے ہیں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

حدیث قدسی تمام کائنات میری رضا کی طالب ہے۔ میں چاہتا ہوں اے محبوب ﷺ آپ مجھ پر راضی ہوجائیں۔ ہم پھر جہاں غزوۂ خندق ہوا آئے جہاں سات مساجد ہیں۔ مسجد فتح یہاں اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کا خیمہ تھا وہاں ترکوں نے مسجد بنادی ہے۔ یہاں عنبر کی خوشبو کے حُلّے آتے ہیں۔ سلمان فارسی کی مسجد ہے۔ مسجد علی ہے یہ مسجد فاطمہ ہے۔ باقی

مساجد شہید کر کے ایک بڑی مسجد بنادی گئی ہے۔قاری ریاض نے ایک جگہ بتائی جہاں ابی بن خلف منافق بھاگا تھا وہاں بھی ترکوں نے نشان لگا دیا ہے۔ایک مسجد منارتین ہے جہاں ایک بکری مری تھی بدبو آ رہی تھی، فرمایا کون کھاتا ہے، یارسول اللہ کیسے کھائیں۔اس کی مثال دنیا کے مال کی مثال ہے ایسی ہی دنیا کے مال کی مثال ہے جو دنیا کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔اس میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مزارات ہیں۔مسجد کو بلڈوزر سے شہید کر دیا گیا لیکن مزارات باقی ہیں۔آج عظمت سیالوی مقیم مدینہ شریف آف بھیرہ شریف نے عجیب واقعہ سنایا۔گنبدِ خضریٰ کے سامنے خواجہ قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید محمد رمضان وہ خواجہ پٹھان تونسہ شریف گیا۔پیر پٹھان کے پوتے نے فرمایا"سیال کے کُتے بہت وفادار ہیں۔آپ (خواجہ قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنے مرید محمد رمضان کو کہا تھا اس چیز کا گواہ رہنا لہٰذا میرے ساتھ چلو تونسہ شریف۔خواجہ قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے بازار سے ایک پٹہ اور ایک سنگلی لے لی، رمضان سے کہا میرے گلے میں ڈال، آپ کے مرید رمضان نے ڈالی، خواجہ قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ چارزانو پیر پٹھان کے پوتے کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے دیکھ کر فرمایا او سیالو یو! تم نے ہمارا سارا گھر لوٹ لیا ہے اب کون سی بھوک باقی ہے۔ یہ ہے مقام یہ ہے ادب پیر کا مرید کا معنی ہے بِک جانا، تب کچھ حاصل ہو جاتا ہے خواجہ قمرالدین سیالوی وہ ہستی ہیں جب جمعیت کے صدر تھے ایک مرتبہ ایوان میں آئے سارا ایوان ان کے استقبال کے لئے کھڑا ہو گیا۔جنرل ضیاء الحق نے قدم بوسی کی اور اوپر (سٹیج) پر لے گیا۔

مسجد نبوی میں جو ترکوں نے بنائی ہے باب السلام کے ساتھ ایک جگہ میں دیوار پر سوراخ ہے قبلہ کی طرف اس جگہ سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان تھا، اس جگہ سید عالم نورِ مجسم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے پرنالہ لگایا تھا۔ایک دن بارش ہوئی اس پرنالے سے سارا پانی مسجد میں بھر گیا۔سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غصہ میں آ کر پرنالہ اکھیڑ دیا۔ایک دن حضرت سیدنا عباس تشریف لے آئے فرمایا اے عمر تم جانتے ہو یہ پرنالہ کس نے لگایا تھا؟ یہ

پرنالہ سید عالم ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے لگایا تھا، آپ نے اکھیڑ دیا حضرت عمر بن خطاب نے فوراً جا کر پرنالہ لگا دیا فرمایا پرنالہ قیامت تک لگا رہے گا ترکوں نے اس جگہ نشان لگا دیا ہے یہ قیامت تک لگا رہے گا۔سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنی بار مسجد کی توسیع کرائی، سرکار ﷺ کے وقت میں کتنی مسجد تھی، کتنی اونچائی تھی، نشان لگے ہوئے ہیں۔ریاض الجنۃ میں تمام ستونوں پر نشان لگے ہوئے ہیں۔جالیوں پر سوراخ ہیں وہاں سید عالم نور مجسم ﷺ کے نورانی چہرہ کا نشان ہے جو تاریک دلوں کو منور کرتا ہے آگے ایک ستارہ ہے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ اور اس کے آگے ستارہ ہے یہاں سیدنا عمر بن خطاب کے چہرہ کا نشان ہے۔یہ تمام نشان ریاض الجنۃ کی طرف ہیں۔یہاں مصلّٰی ہے جہاں سید عالم ﷺ نماز پڑھتے تھے اس کے ساتھ محراب ہے۔جہاں سید عالم ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے، ساتھ اُستن حنانہ ہے جو اللہ کے محبوب ﷺ کی تڑپ سے رویا تھا (اُستن حنانہ از ہجر رسول) اے حنانہ اے کھجور کے تنے کیوں روتا ہے؟ یارسول اللہ ﷺ آپ پہلے میرے ساتھ تکیہ لگا کر وعظ کرتے تھے آج مجھے محرُوم کر دیا گیا ہے۔آج آپ ﷺ کے ہجر و فراق میں رو رہا ہوں۔آپ ﷺ نے اس کو سینے سے لگایا اور وہ ایسا روتا تھا جیسے بچے روتے ہیں۔پھر فرمایا کہ اگر تو چاہے کہ تیرا پھل جنت میں اللہ تعالیٰ کے نبی، ولی کھائیں (جب خاموش ہوا) اس جگہ اس کو دفن کر دیا گیا، جو اس ستون پر دعا مانگے گا اس کی دعا قبول ہو گی اس ستون کو اُستن حنانہ کہتے ہیں۔اس کے ساتھ منبر ہے اس پر امام خطبہ پڑھتا ہے۔ساتھ منبرِ بلال ہے جس پر اذان پڑھی جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے محبوب ﷺ کے حجرہ مبارکہ کیساتھ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حجرہ ہے۔باہر مقام تہجد ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ نمازِ تہجد ادا کرتے تھے۔ساتھ مقام صفہ ہے جہاں اصحاب صفہ بیٹھا کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ ان کے درمیان بیٹھ کر ان کو تعلیم دیتے تھے۔منبرِ بلال تک سید عالم ﷺ کی مسجد ہے اس کے آگے بابِ رحمت، بابِ ابوبکر، باب السلام تک سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توسیع ہے۔بابِ رحمت میں ستر ہزار قطب بیٹھتے ہیں۔اس

باب (دروازے) پر کلمہ ابھرا ہوا ہے جو اس کو ہاتھ لگا کر دو نوافل ادا کرے گا اس کی دعا قبول ہو
گی مگر بتیوں میں کیمرے فٹ ہیں بچ کر ورنہ ٹھپہ لگ جاتا ہے پاسپورٹ پر وہ بندہ مدینہ منورہ
نہیں آسکتا۔ بابِ فہد داخل ہوتے ہی بائیں جانب پہلے قالین کے نیچے سیدنا طلحہ انصاری کے
دو کنویں کے نشان ہیں جو انہوں نے مسلمانوں کے لئے وقف کیے تھے۔

یہ کنویں بئر غرس ہیں جس کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب مجھے غسل دیا جائے
اس کنویں کے پانی سے دیا جائے اس کنویں کے پانی سے مخاطب ہو کر نبی کریم ﷺ نے تو پانی
ادب سے اوپر آگیا اور عرض کی میری اوقات تو نہیں کہ میں آپ ﷺ کو مس کروں لیکن آپ ﷺ
کا حکم ہے تو آپ کو چھونے کی کوشش کروں گا۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی ہوئی وہ مکان دیکھا جہاں آپ کی سہیلیوں
نے آپ کی دعوت کی اور وہ جگہ دیکھی جب آپ ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ میں
آگئے۔ بچیوں نے دف بجائی۔ وہ باغ کھجوروں کا دیکھا سید عالم ﷺ کے وقت کا، جب
آپ ﷺ مدینہ شریف آئے اس راستے سے گزرے تو باغ جھک گیا ابھی بھی جھکا ہوا ہے یہ
آپ ﷺ کے وقت کا باغ ہے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سیدِ عالم ﷺ نے جو باغ
عطا کیا وہ باغ بھی مدینہ شریف میں دیکھا سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سید بلال حبشی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا کر دیا۔ وہاں سیدہ طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے زمین پر ہاتھ مارا، چشمہ جاری
ہو گیا ابھی تک جاری جو اس کا پانی پی لیتا ہے تمام بیماریاں دفع ہو جاتی ہیں۔ خاص طور پر گھٹنے کا
درد وغیرہ دور ہو جاتا ہے، وہاں سیدنا امام عالی مقام امام حسن، امام حسین، سیدہ فاطمہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کا گھر موجود ہے کھجور کا پھل اوپر ہے۔ سیدنا حسنین کریمین نے عرض کی اماں جان ہم
چھوٹے ہیں ہم کھجوروں کا پھل کیسے توڑیں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے جبریل امین علیہ السلام کو بھیجا
اے جبریل فوراً حسنین کریمین کے لیے چند کھجوروں کے پودوں کے نیچے پھل لگا دے تو چند
درختوں کے نیچے پھل لگا دیا گیا۔ ہم نے مشاہدہ کیا ہے کیا واقعی وہ پھل نیچے لگا ہوا ہے یہ شان

ہے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ یہ وہ مسجد ہے جب آقا دو عالم ﷺ اپنے سسرال
سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف لاتے یہاں ٹھہرتے یہ مسجد آپ ﷺ نے خود
بنائی۔ باغ سلمان فارسی کا ہے۔ سیدنا سلمان فارسی کے لئے 40 پودے اُگے یہ باغ بھی اللہ
کے محبوب محترم ﷺ کے وقت کا باغ ہے۔

اور یہ باغ جس میں سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ مزدوری کرتے تھے یہ باغ بھی سید
عالم ﷺ کے وقت کا باغ ہے۔ یہ مسجد بھی وہ مسجد ہے جہاں سیدنا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
نمازِ عصر قضاء ہوئی تھی۔ سید عالم ﷺ نے سورج واپس کیا تھا۔ سیدنا علی شیر خدا نے نمازِ عصر ادا کی
پھر سورج غروب ہو گیا۔ وہ پہاڑی دیکھی جہاں سیدہ طیبہ فاطمہ عبادت کرتی تھیں۔ یہاں جو بھی
منت مانگی جائے پوری ہو جاتی ہے یہ مجرب بات ہے۔ یہ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر
ہے ساتھ ہی ان کا اس وقت کا خوبصورت اس وقت کا کھجور کا باغ ہے۔ اس باغ کی کھجور اس
وقت کے بادشاہ شاہ عبداللہ کے گھر جاتی ہیں یعنی اس کی کھجوریں بہت ہی لذیز ہیں۔

باب العوالی:۔

حضور ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ المنورہ تشریف لائے تو باغ سرکار ﷺ کی آمد پر
ادب سے جھک گیا اور اس باغ کے دو درختوں نے تعظیم سے سجدہ کیا جو آج بھی سرکار ﷺ کے
معجزات میں سے ہیں۔ اسی محلے میں مسجدِ نور ہے جس پر سبز گنبد آپ سرکار ﷺ نے اپنے دستِ
مبارک سے خود تعمیر کیا تھا، موجود ہے۔ اس کے علاوہ دو اور مساجد ہیں جنہیں پیارے آقا
حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے خود تعمیر کروایا تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی
جس باغ میں دعوت کی وہ باغ اب بھی باب العوالی میں موجود ہے۔ حضور ﷺ اور آپ ﷺ
کے چند صحابی رسول ﷺ کو جب حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعوت پر مدعو کیا دسترخوان
بچھایا گیا، بکری جسے ذبح کر کے کھانے میں رکھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کھانے کے دوران

اس کی ہڈیاں نہ توڑنا۔ تمام صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنھم جب سیر ہو کر کھانا کھا چکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "قم باذن الله" بکری اللہ کے حکم سے زندہ ہوگئی۔ یہودیوں نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اگر آپ گٹھلیوں کو بوئیں تو اگلی صبح یہ تناور درخت بنے ہوں، اُن میں پھل لگا ہو تو ہم مسلمان ہو جائیں گے۔ تو آپ ﷺ نے گٹھلیوں کو بو دیا۔ رات کو یہودیوں نے تمام دبی ہوئی گٹھلیوں کو نکال کر جلا کر راکھ کر دیا۔ آپ ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب صبح صادق یہاں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ میں راکھ کو بکھیر دیتا ہوں آپ اس میں پانی ڈال دیں اسی وقت وہاں پر درخت بن گئے، جن پر پھل تھا۔

یہ وہ مقدس جگہ ہے فتح خیبر کے وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھوڑے نے پرواز کی تھی یہاں جنگ بہت سخت ہوئی کئی دن جاری رہی فتح کے وقت یہاں سے سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھوڑے نے پرواز کی اور یہ ہاشم کا محلّہ ہے۔

اس جگہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سید عالم ﷺ اور صحابہ کرام کی دعوت کی تھی جب جنت سے کھانا آیا تھا ہر قدم پر ہزار آدمی کی مغفرت ہوئی تھی۔ یہ مقام الحزن ہے یہاں ہر آنکھ قدرتی طور پر اشکبار ہو جاتی ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں سیدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے 72 ساتھیوں کے ساتھ مدینہ شریف چھوڑ کر آخری خطبہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے مدینے والو! بتائیں ہماری کیا غلطی ہے آپ نے کربلا کی طرف ہجرت کی شہادت کا جام نوش کیا نانا جان کا دین اسلام زندہ کیا۔ جن کو دھوکے سے کوفے بلایا گیا۔ جن کے بچوں کو پیاسا رلایا گیا جن کی گرن پر خنجر چلایا گیا۔ اس حسین ابن حیدر پہ لاکھوں سلام۔

اب ہم نقل جماعی مدینہ منورہ کے اڈا پر پہنچ چکے ہیں فی کس 70 ریال کے حساب سے ٹیکسی لی۔ اپنی بہو اور بیٹی اور اپنی یعنی محمد جمیل، محمد حامد، محمد محمود کی تین عدد ٹکٹیں لیں۔

اب بس ذوالحلیفہ مسجد میں پہنچ چکے ہیں ہم نے احرام باندھا۔ میں (محمد جمیل) جناب پیر طریقت رہبر شریعت امام کبیر صوفی باصفاء محمد صدیق نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی

طرف اس عمرہ کو منسوب کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، شائد بخشش کا ذریعہ بن جائے۔ آمین!

شنیدم کہ در روزِ امید و بیم بدار
رابنکاں به بخشد کریم

جنہوں نے مجھے 40 سالہ وجد سے نکالا، اپنی قبر انور مقدس سے خرقہ خلافت سے نوازا، اپنے لختِ جگر، نورِ نظر پیکر تقوی جگر گوشہ پیر طریقت مظہر علم لدنی میاں محمد معروف صاحب کو آپ نے بارہ دفعہ ارشاد فرمایا۔ محمد جمیل کو دستار باندھو، جب دستار باندھی قبر انور سے مس کر کے تو چالیس سالہ وجد ختم ہوا۔ جتنے منصوبے مکہ مکرمہ میں حرم کی توسیع کے ہیں وہ سب اپنی زندگی میں صوفی باصفا صوفی محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے ہی بتا دیئے تھے۔ حتیٰ کہ ایک دفعہ جامعہ فاروقیہ رضویہ میں تشریف لائے۔ آپ نے مفتی استاد محترم مولانا عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا تھا کہ اس جگہ مسجد ہوگی، اب بن گئی بڑی خوبصورت مسجد ہے۔ مجھے پتہ ہے اس وقت 5 روپے میں سیمنٹ کا توڑا آتا تھا۔ یہ مسجد والی جگہ لاکھوں میں خریدی گئی تھی۔ یعنی صوفی محمد صدیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کہی ہوئی بات پوری ہوگئی۔ یہ میرا الحمدللہ 27واں سفر ہے جب میں اکیلا آیا کرتا تھا۔ صفا و مروہ کے درمیاں چھوٹے چھوٹے بچوں کو احرام باندھے دیکھتا تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے میں بھی یہ دن دیکھوں الحمدللہ اب میں یہ دن دیکھ رہا ہوں پوتے محمد حامد اور محمود، محمد جمیل (میں خود) اور بیٹی اور میری بہو اور محمد طیب کئی بار حاضری دے چکے ہیں ان کی والدہ کئی بار حاضری دے چکی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ گھر والوں کا تقریباً کوٹا مکمل ہو چکا ہے۔ محمد حامد اور ان کی والدہ کی دوسری حاضری ہے، دو بیٹیاں شادی شدہ ہیں ان کے بچے ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ حاضری نصیب فرمائے۔ ہم تمام کو حاضری کی بار بار سعادت نصیب کرے آمین ثم آمین۔

اب سب سے پہلے غار ثور پر جا [illegible] ئے ہیں۔ یہاں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے عشق و سوز و گداز پیکرِ تقویٰ، یارِ غار، رفیقِ غار، رفیقِ سفر و حضر، رفیقِ قبر، رفیق
حشر، رفیقِ جنت، جن کو سانپ نے ڈنک مارا لیکن کوئی حرکت کوئی جنبش نہ کی تاکہ آرام میں خلل
نہ ہو۔ اگر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان بتاؤں کتاب سفر نامہ بڑی بن جائے لیکن
یہاں ختم کرتا ہوں۔ پھر منیٰ آ گیا یہاں سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کیا گیا۔ یہاں ترکوں نے
چھوٹا سا گنبد بنا دیا ہے، پھر مزدلفہ آ گیا ہے، پھر عرفات آ گیا ہے یہاں حج ہوتا ہے۔ یہاں جبلِ
رحمت ہے یہاں سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ منظور ہوئی تھی۔ پھر غار حراء پر حاضر ہوئے ہیں
، یہاں سورۃ اقراء نازل ہوئی ہے پھر سیدہ خدیجہ اماں جان کے مزار پر حاضری دی ہے پھر مسجد
جن پر حاضر ہوئے ہیں پھر حرم آ گئے ہیں۔ پھر ہم وداع ہو کر بس میں بیٹھ کر فی کس 70 ریال
دے کر نقل جماعی میں مدینہ منورہ میں حاضر ہو گئے ہیں۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ مدینہ شریف سے
6 شوال کو روانگی ہے۔

پاکستان سے حجاز مقدس کا سفر

نحمدہ ونصلی علی الکریم اما بعد ! یہ عمرہ مبارک سیدنا عبداللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی ذات مبارکہ کی طرف منسوب کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔ اگر آقا دو عالم صلی
اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی منظور فرمالیں اس احقر کی سعادت مندی ہے۔ اس مبارک سفر کا
آغاز ۲۸ نومبر ۱۹۹۱ء بروز جمعرات گیارہ بجے (۱۱:۰۰) لاہور ایئر پورٹ سے شروع ہو گیا ہے۔
دوست و احباب اور بھائی الوداع کرنے کے لیے ایئر پورٹ پر آئے ہیں۔ ہمارا جہاز ۱۱:۲۵ پر
کراچی کیلئے روانہ ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم ایک گھنٹہ چھبیس منٹ پر کراچی کے ایئر پورٹ
پہنچ جائیں گے۔ ہمارے قافلے میں میاں تاج دین جو تیسری مرتبہ حاضری سے مشرف ہو رہے
ہیں، حاجی حسن دین جو دوسری مرتبہ حاضری سے مشرف ہو رہے ہیں۔ حاجی محمد لطیف جو تیسری
دفعہ حاضری سے مشرف ہو رہے ہیں، حاجی محمد شفیع اور ان کی زوجہ صفیہ بی بی جو دوسری دفعہ

حاضری کا شرف حاصل کر رہی ہیں اور احقر محمد جمیل جو پانچویں مرتبہ سرکار علیہ السلام کی مبارک
نظر سے حاضری دے رہا ہے۔
اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کراچی پہنچ چکے ہیں۔ کراچی ایئر پورٹ سے ضروری کا
کاغذات چیک کرانے کے بعد ہم جہاز پر بیٹھ چکے ہیں۔ سوا چھ بجے (۶:۱۵) ہمارا جہاز جدہ کی
طرف روانہ ہو چکا ہے۔ جدہ انٹرنیشنل ایئر پورٹ نہایت ہی خوبصورت ہے۔

مدینہ منورہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری، مسجد نبوی شریف اور دیگر مقامات مقدسہ کی زیارت

ضروری کاغذات چیک کرانے کے بعد مدینہ منورہ طیبہ وطاہرہ کی حاضری کے لیے
ٹیکسیوں پر میاں تاج دین، حاجی حسن دین، حاجی محمد شفیع، ان کی زوجہ صفیہ بی بی، حاجی لطیف
اور احقر محمد جمیل روانہ ہو چکے ہیں۔ اللہ! اللہ! ہماری کاریں مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفا کی طرف
روانہ ہو چکی ہیں۔ وہ مدینہ منورہ جس کی حاضری کے لیے پوری کائنات ترس رہی ہے ستر
ہزار (۷۰۰۰۰) معصوم فرشتے صبح اور اتنی ہی تعداد میں رات کو روزانہ حاضری دیتے ہیں لیکن
زندگی بھر میں ایک بار باری آتی ہے، قیامت تک ترستے ہی رہیں گے دوبارہ باری نہیں آئے
گی۔ مدینہ منورہ قریب آ گیا ہے۔ مدینہ طیبہ کی نورانی بتیاں اپنی خاص چمک بکھیر رہی ہیں۔
سبحان اللہ! مسجد نبوی شریف کے نورانی مینار نظر آ گئے ہیں۔ آنکھوں میں بے اختیار آنسو جاری
ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، سیدی رسول ﷺ کی نظر سے مقدس شہر مدینہ منورہ میں داخل ہو
چکے ہیں۔

نہ خواہش خلد دی دل وچ نہ حوراں دی طلب مینوں
بس ایہو کافی اے جنت تیرے کوچے نوں بناواں میں

☆☆☆☆☆

دستارِ فضیلت والے احباب

(۱) علامہ محمد یاسین (والٹن)　　(۲) حافظ قاری محی الدین (پی ایف کالونی لاہور)

(۳) علامہ غلام رسول (مدرس جامعہ نظامیہ لاہور)　　(۴) صاحبزادہ شاہد حفیظ

(۵) حاجی محمد صابر حسین (راولپنڈی)　　(۶) محمد رضوان لودھی سیفی) (گلبرگ لاہور)

نوٹ:

پتھری و درد گردہ کی مفت دوائی دی جاتی ہے۔ (آرائش فرنیچر شوروم بزد طیب کھرانہ سٹور)



المعدودة ٣٧٢　　　　١٣٩٧ھ

الحمد لله الذی اراد الخیر بعباده الفقهاء فی ... وابان لهم كنز الحكمة التی تقر بها كل فؤاد وكل عين واوضح عليهم سبله التی تنور كانهار اللجين وافاض عليهم بحر العناية فی البداية والنهاية فبلغوا غاية الكفاية فی الدارين فصاروا اساة للملة البيضاء تحت لواء صاحب قاب قوسين عليه وعلى آله واصحابه الصلوات الزاكيات والتسليمات الزاضيات من فاطر الملوين

اما بعد فيقول فقير ربه واسير ذنبه محمد حسين النعيمی مهتمم جامعه نعيميه لاهور ايدها الله تعالیٰ وايدها لما قرأ فی مدرستنا العربية العالية .مولانا الفاضل. محمد جميل بن محمد شفيع .سلمه الله تعالیٰ عن كل شين وزانه بكل زين. المتوطن بركيج من مضافات لاهور و باكستان

من كتب الاحاديث والتفاسير والفقه وغيرها ثم التمس منی ان اجيزه بما احتوى عليه سندی من كتب الاحاديث والتفاسير والفقه وغيرها وذلك من حسن ظنه بانی اهل لذلك وليس الامر كذلك ولكن قضی بانی اسئل عن تلك المسالك فاجبته لما سال واجزت له فيما قال كما اجابنی و اجازنی سيدی ومولائی فخر الاماثل صدر الافاضل السيد محمد نعيم الدين المرادابادی قدس الله تعالیٰ سره وهو مجاز عن استاذه امام العلماء الاعلام شيخ الكل فی الكل مولانا الحاج محمد گل قدس سره وهو مجاز عن استاذه قدوة الفضلاء الكرام كوكب الهداية عمدة المحققين السيد محمد المكی الكتبی الخطيب المدرس بالمسجد الحرام وهو مجاز عن والده قدوة المحققين السيد محمد الكتبی الخطيب المدرس بالمسجد الحرام وهو مجاز عن والده مفتی الاحناف ببلدة الحرام السيد محمد بن حسين الكتبی روح الله تعالیٰ روحه وهو مجاز بذلك عن استاذه خاتم المحققين مولانا مقتدانا السيد احمد الطحطاوی المحشی للدر المختار رحمه مولاه رحمة الابرار وسنده مذكور بالتفصيل فی مسانيده المطولة المشهورة فی ديار العرب والعجم خصوصا فی المدرسة العالية الازهرية الواقعة فی قاهره (مصر) وعممته بالعمامة السنية كما روی عن عبد الرحمٰن بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه واسأل الله تعالیٰ عنه ان ينفعنی واياه ويبلغنا ما تمناه بمنه وكرمه

امضاء المهتمم



کنواں مبارک سے پانی ٹیوب ویل کے ذریعے باہر کھینچا جا رہا ہے



حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا باغ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تنظیم المدارس (اہل السنۃ) پاکستان

الرقم المسلسل ٣٨٧



شهادة العالمية في العلوم العربية والإسلامية

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خاتم الانبياء والمرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين

نشهد بان ...مولانا محمد جميل... ابن/بنت ...محمد شفيع...

وتاريخ ميلاده ...١٩٥٩... ورقم التسجيل ...٤١ د... ورقم الجلوس ...٤٩...

من طلاب ...الجامعة النعيمية لاهور...

قد حصل على شهادة العالمية في العلوم العربية والاسلامية

بعد اتمام الدراسة النهائية واجتياز الامتحان المنعقد

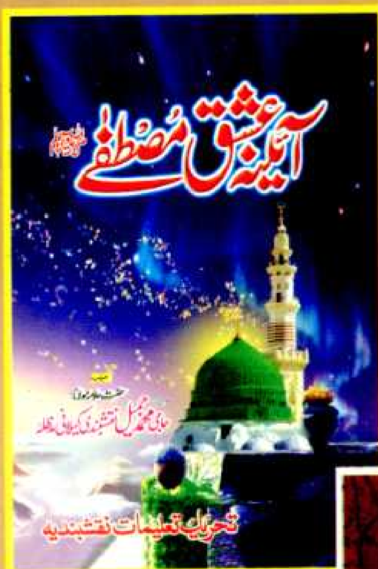
باشراف تنظيم المدارس (اهل السنة) في ...١٣٩٧... ه الموافق ...١٩٧٧... ش

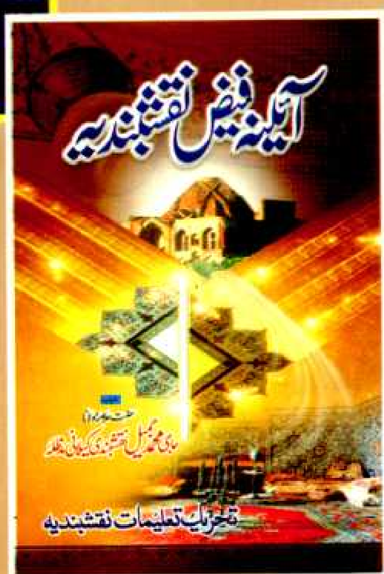
بتقدير ...الممتاز... وعدد درجاته ...٤٧٠/٧٠٠... فقط

ونسال الله عزوجل ان يسلك به سبيل العلماء العاملين

المكتب المركزي لتنظيم المدارس (اهل السنة) پاکستان
بالجامعة النظامية الرضوية
داخل باب لوهاری لاهور

الرئيس	الامين العام	محل الاصدار
[illegible]	[illegible]	التاريخ [illegible]





ناشر

تحریک تعلیمات نقشبندیہ

رینجر ہیڈ کوارٹر لاہور

0322-4757685